قال اللہ تعالیٰ عزّوجلّ

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

(ترجمہ) فرمایا اللہ بزرگ برتر نے کہ اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ آپ اپنی حالت نہ بدلے

مدّوجزر اسلام ۱۲۹۶ھ

معروف بہ

مسدس حالی ۱۸۷۹ع

مع

ضمیمہ ۱۳۰۳ھ

و

عرض حال ۱۳۰۳ھ ۱۸۸۶ع

جسے عالی جناب مولوی الطاف حسین صاحب انصاری متخلص بہ حالی نے اہل اسلام کی ترقی و تنزل کے بیان مین تصنیف فرمایا

مطبع نامی شہر لکھنؤ مین طبع ہوا

بار اوّل ماہ مئی سنہ ۱۹۱۶ع

اشتہارات

عثمان مریم - مؤلفہ لائف انشورنش ایجنٹ لنڈن جسمین جنگ صلیبی کے بعض جنگ اور سلاطین یورپ کے مختصر سوشل حالات کے ساتھ پردۂ نسوان کے فوائد کا ذکر ہے قیمت فی جلد ۱۲ر

جفائے ناز - حضرت وحشی نگرامی کی تالیفات سے چشم بد دور یہ ناول بھی آنکھوں سے لگانے کے لائق ہے بندش حسب محاورات صحیح و درست عبارت خوب قصہ مرغوب بول چال پیاری زبان ایسی جسپر دل صدقے جان واری قیمت فی جلد ۵ر

نسیم آرزو - اس ناول کی خوبی عبارت پر اگر لحاظ نہ کیا جاوے تو بھی عبرت آمیز درد کا بھرا ہوا قصہ ہے قیمت فی جلد ۳ر

مجوس گزشت - اگرچہ ناول کے طرز پر لکھا گیا ہے مگر یہ صحیح تاریخ اوسی زمانہ کی ہے کہ جب ہجری ۵۰۰ شہ لکھا جاتا تھا اور غازی سلطان محمود مرحوم نے اسلامی حملوں سے خون کے دریا بہا دیے بہادر چھریلوں کے ہاتھوں کے طوطے اوڑا دیے تھے یہ ناول نہین ہے بلکہ جنگ سومنات کا پورا فوٹو ہی قیمت فی جلد عہ ر

معشوقۂ عرب - اس ناول مین لائق مصنف نے اہل عرب اور ترک کے طرز تمدن کا اچھے پیرایہ مین فوٹو اوتارا ہے - قیمت فی جلد عہ ر

شبیل منتی - یہ سچا قصہ بطرز ناول

منشی عبدالحفیظ صاحب انسپکٹر کی تالیفات سے قیمت فی جلد ۴ر

ماریہ سلطانہ - اس ناول مین وہ عجیب و غریب حیرت انگیز سرگزشت لکھی گئی ہے جو پہلی صدی ہجری کی یادگار ہے قیمت فی جلد ۴ر

خون آرزو - نہایت حیرت انگیز نتیجہ خیز ناول حضرت وحشی کی یادگار ہے قیمت فی جلد ۴ر

عمیر وریحانہ - اس ناول مین پولیس کی کاروائی اچھی دکھائی ہے قیمت فی جلد ۲ر

اشک خون یالاڈلا بیٹا - اس ناول مین اولاد کو تعلیم و تربیت سے بے بہرہ رکھنے کے خراب نتائج دکھائے گئے ہین قیمت فی جلد ۴ر

جذبۂ حسن - یہ ناول انگریزی سے ترجمہ کیا گیا ہے جسکے مؤلف لارڈ لٹن صاحب بہادر تھے ہنی وڈ در چلینڈ کا اسمین ڈھنگ اگایا گیا ہے قیمت فی جلد ۸ر

عامر وصفیہ یا عبرت انگیز - یہ ناول دیکھنے کے لائق زبان اچھی محاورات صحیح نتیجہ پُراثر قیمت فی جلد ۲ر

خون جگر یا نیلوفر - یہ سچا ناول سلطنت عثمانیہ غازی سلطان مراد خان اول اور حاکم سرویا و بلگریا کی جنگ اور شاہزادی نیلوفر کے واقعات کا فوٹو ہے قیمت فی جلد ۴ر

فریب حسن - یہ ناول محمد عبدالحفیظ صاحب کی لیاقت کا بہت اچھا نمونہ ہے قیمت فی جلد ۱ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا دیباچہ

سنہ ۱۲۹۶ھ
۱۸۷۹ء

حامدًا و مصلیًا

بلبل کی چمن مین ہمزبانی چھوڑی	بزم شعرا مین شعر خوانی چھوڑی
جبسے دلِ زندہ تونے ہمکو چھوڑا	ہمنے بھی تری رام کہانی چھوڑی

بچپن کا زمانہ جو کہ حقیقت مین دنیا کی بادشاہت کا زمانہ ہی ایک ایسے دلچسپ اور پرُ فضا میدان مین گذرا جو کلفت کے گرد و غبار سے بالکل پاک تھا۔ نہ وہان ریت کے ٹیلے تھے۔ نہ خار دار جھاڑیان تھین نہ آندھیون کے طوفان تھے۔ نہ باد سموم کی لپٹ تھی جب اس میدان سے کھیلتے کودتے آگے بڑھے تو ایک اور صحرا اس سے بھی زیادہ دلفریب نظر آیا جسکے دیکھتے ہی ہزارون ولولے اور لاکھون اُمنگین خود بخود دل مین پیدا ہو گئین مگر یہ صحرا جسقدر نشاط انگیز تھا اوسیقدر وحشت خیز تھا اسکی سر سبز جھاڑیون مین ہولناک درندے چھپے ہوے تھے۔ اور اسکے خوشنما پودون پر سانپ اور بچھو لپٹے ہوے تھے۔ جون ہین اسکی حد مین قدم رکھا ہر گوشہ سے شیر و پلنگ اور مار و کژدم نکل آئے باغ جوانی کی بہار اگرچہ قابل دید تھی مگر دنیا کے مکروہات سے دم لینے کی فرصت نہ ملی۔ نہ خود آرائی کا خیال آیا نہ عشق و جوانی کی ہوا لگی۔ نہ وصل کی لذت اُٹھائی۔ نہ فراق کا مزہ چکھا

اوڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوے	نہان تھا دام سخت قریب آشیان کے

البتہ شاعری کی بدولت چند روز جھوٹا عاشق بننا پڑا۔ ایک خیالی معشوق کی چاہ مین برسون دشت جنون کی وہ خاک اوڑائی کہ قیس و فرہاد کو گرد کر دیا کبھی نالۂ نیم شبی سے ربع مسکون کو ہلا ڈالا کبھی چشم دریابار سے تمام عالم کو ڈبو دیا آہ و فغان کے شور سے کروبیون کے کان بہرے ہو گئے شکایتون کی بوچھار سے زمانہ چیخ اوٹھا۔ طعنون کی بھرمار سے آسمان چھلنی ہو گیا۔ جب رشک کا طلاطم ہوا تو ساری خدائی کو رقیب سمجھا یہانتک کہ آپ اپنے سے بدگمان ہو گئے۔ جب شوق کا دریا اُمڈا تو کشش دل سے جذب مقناطیسی اور قوت کہربائی کا کام لیا۔ بارہا تیغ ابرو سے شہید ہوے اور بارہا ایک ٹھوکر سے جی اوٹھے۔ گویا زندگی ایک پیراہن تھا کہ جب چاہا اوتار دیا اور جب چاہا پہن لیا۔ میدان قیامت مین اکثر گذر ہوا بہشت دوزخ کی بارہا سیر کی۔ بادہ نوشی پر آئے تو خم کے خم لنڈھا دیے اور پھر بھی سیر نہوے۔ کبھی خانۂ خمّار کی چوکھٹ پر جبہہ سائی کی۔ کبھی مے فروش کے در پر گدائی کی۔ کفر سے مانوس رہے۔ ایمان سے بیزار رہے۔ پیر مغان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ برہمنون کے چیلے بنے۔ بُت پوجے زُنّار باندھا۔ قشقہ لگایا زاہدون پر پھبتیان کہین۔ واعظون کا خاکہ اوڑایا دیر و بتخانہ کی تعظیم کی کعبہ و مسجد کی توہین کی۔ خدا سے شوخیان کین۔ نبیون سے گستاخیان کین۔ اعجاز مسیحی کو ایک کھیل جانا حُسن یوسفی کو ایک تماشا سمجھا۔ غزل کہی تو پاک شہدون کی بولیان بولین۔ قصیدہ لکھا تو بھاٹ اور بادخوانون کے مُنھ پھیر دیے۔ ہر مشت خاک مین اکسیر اعظم کے خواص بتلائے۔ ہر چوب خشک مین (مسیح دوران ۱۲) عصاے موسیٰ کے کرشمے

دکھائے - ہر نمرود وقت کو ابراہیم خلیل سے جا ملایا - ہر فرعون بے سامان کو قادر مطلق سے جا بھڑایا - جسکے مداح بنے اُسے ایسا بانس پر چڑھایا کہ خود ممدوح کو اپنی تعریف مین کچھ مزہ نہ آیا - غرض نامۂ اعمال ایسا سیاہ کیا کہ کہین سفیدی باقی نہ چھوڑی

چو پرسش گنہم روز حشر خواہد بود ۔۔۔ تمسکات گناہان خلق پارہ کنند

بیس۲ برس کی عمر سے چالیسوین سال تک تیلی کے بیل کی طرح اُسی ایک چکر مین پھرتے رہے اور اپنے نزدیک سارا جہان طے کر چکے - جب آنکھین کھُلین تو معلوم ہوا کہ جہانسے چلے تھے اب تک وہین ہین -

شکست رنگ شباب و ہنوز رعنائی ۔۔۔ دران دیار کہ زادی ہنوز آنجائی

نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو دائین بائین آگے پیچھے ایک میدان وسیع نظر آیا جسمین بیشمار راہین چارون طرف کھُلی ہوئی تھین اور خیال کے لیے کہین عرصہ تنگ نہ تھا جی مین آیا کہ قدم آگے بڑھائین اور اس میدان کی سیر کرین - مگر جو قدم بیس۲ برس تک ایک چال سے دوسری چال نہ چلے ہون اور جنکی دوڑ گز دو گز زمین مین محدود رہی ہو اُن سے اس وسیع میدان مین کام لینا آسان نہ تھا - اسکے سوا بیس۲ برس کی بیکار اور نکمی گردش مین ہاتھ پاؤن چور ہو گئے تھے اور طاقت رفتار جواب دے چکی تھی - لیکن پاؤن مین چکر تھا - اسلیے نچلا بیٹھنا بھی دشوار تھا - چند روز اسی تردد مین یہ حال رہا کہ ایک قدم آگے بڑھتا تھا دوسرا پیچھے ہٹتا تھا ناگاہ دیکھا کہ ایک خدا کا بندہ[1] جو اس میدان کا مرد ہی ایک دشوار گذار راستے مین رہ نورد ہی بہت سے لوگ جو اُسکے ساتھ چلے تھے تھک کر پیچھے رہ گئے ہین بہت سے ابھی اوسکے ساتھ

[1] یعنے ڈاکٹر سر سید احمد خان (غفر اللہ لہ)
۱۳۱۵ھ

افتان و خیزان چلے جاتے ہین - مگر ہونٹھون پر پپڑیان جمی ہین - پیرون مین چھالے پڑ رہے ہین دم چڑھ رہا ہی چہرے پر ہوائیان اوڑ رہی ہین لیکن وہ اولوالعزم آدمی جوان سبکار ہنا ہی اُسی طرح تازہ دم ہی - نہ اُسے رستے کی تکان ہی - نہ ساتھیون کے چھوٹ جانے کی پرواہ ہی - نہ منزل کی دوری سے کچھ ہراس ہی اُسکی چتونون مین غضب کا جادو بھرا ہی کہ جسکی طرف آنکھ اوٹھا کر دیکھتا ہی وہ آنکھین بند کرکے اوسکے ساتھ ہو لیتا ہی اُسکی ایک نگاہ اِدھر بھی پڑی اور اپنا کام کر گئی - بیس برس کے تھکے ہارے خستہ و کوفتہ اُسی دشوار گذار رستہ پر پڑ لیے - نہ یہ خبر ہی کہ کہان جاتے ہین - نہ یہ معلوم ہی کہ کیون جاتے ہین نہ طلب صادق ہی نہ قدم راسخ ہی - نہ عزم ہی نہ استقلال ہی - نہ صدق ہی - نہ اخلاص ہی - مگر ایک زبردست ہاتھ ہی کہ کھینچے لیے چلا جاتا ہی -

آن دل کہ رم نمودے از خوبرو جوانان
دیرینہ سال پیرے بردش بیک نگاہے

زمانے کا نیا ٹھاٹھ دیکھکر پُرانی شاعری سے جی سیر ہو گیا تھا اور جھوٹے ڈھکوسلے باندھنے سے شرم آنے لگی تھی - نہ یارون کی اُبھارون سے دل بڑھتا تھا نہ ساتھیون کی ریس سے کچھ جوش آتا تھا مگر یہ ایک ایسے ناسور کا مُنھ بند کرنا تھا جو کسی نہ کسی راہ سے تراوش کیے بغیر نہین رہ سکتا اسلیے بخارات درونی جنکے رُکنے سے دم گھٹا جاتا تھا دل و دماغ مین تلاطم کر رہے تھے اور کوئی رخنہ ڈھونڈھتے تھے قوم کے ایک سچے خیر خواہ نے (جو اپنی قوم کے سوا تمام ملک مین اسی نام سے پکارا جاتا ہی اور جس طرح خود اپنے پُرزور ہاتھ اور قوی بازو سے بھائیونکی خدمت کر رہا ہی اسی طرح ہر آیا بیج اور نکمّے کو اُسی کام مین لگانا چاہتا ہی)

اگر ملامت کی اور نہ غیرت دلائی کہ "حیوان ناطق ہونے کا دعویٰ کرنا اور خدا کی دی ہوئی زبان سے کچھ کام نہ لینا بڑی شرم کی بات ہی"		
روچو انسان لب بجنبان ورنہ ہین		در جمادی لاف انسانی مزن

قوم کی حالت تباہ ہی۔ عزیز ذلیل ہو گئے ہین۔ شریف خاک مین ملگئے ہین۔ علم کا خاتمہ ہو چکا ہی۔ دین کا صرف نام باقی ہی۔ افلاس کی گھر گھر پکار ہی۔ پیٹ کی چارون طرف دوہائی ہی۔ اخلاق بالکل بگڑ گئے ہین اور بگڑتے جاتے ہین تعصب کی گھنگھور گھٹا تمام قوم پر چھائی ہوئی ہی۔ رسم ورواج کی بیڑی ایک ایک کے پانؤن مین پڑی ہی جہالت اور تقلید سبکی گردن پر سوار ہی۔ اُمرا جو قوم کو بہت کچھ فائدہ پہونچا سکتے ہین غافل اور بے پرواہ ہین علما جنکو قوم کی اصلاح مین بہت بڑا دخل ہی زمانہ کی ضرورتون اور مصلحتون سے ناواقف ہین۔ ایسے وقت مین جس سے جو کچھ بن آئے سو بہتر ہی ورنہ ہم سب ایک ہی ناؤ مین سوار ہین۔ اور ساری ناؤ کی سلامتی مین ہماری سلامتی ہی۔ ہرچند لوگ بہت کچھ لکھ چکے۔ اور لکھ رہے ہین۔ مگر نظم جو کہ انسان کو بالطبع مرغوب ہی اور خاصکر عرب کا ترکہ اور مسلمانون کا موروثی حصہ ہی قوم کے بیدار کرنے کے لیے اتنک کسی نے نہین لکھی اگرچہ ظاہر ہی کہ اور تدبیرون سے کیا ہوا جو اس تدبیر سے ہوگا۔ مگر ایسی تنگ حالتون مین انسان کے دل پر ہمیشہ دو طرح کے خیال گذرتے رہے ہین۔ ایک یہ کہ ہم کچھ نہین کر سکتے۔ دوسرے یہ کہ ہمکو کچھ کرنا چاہیے پہلے خیال کا نتیجہ ہمیشہ یہ ہوا کہ کچھ نہ ہوا اور دوسرے خیال سے دنیا مین بڑے بڑے عجائبات ظاہر ہوے۔

درفیض ست نہ شین از کشائش نا امید اینجا		بزنگ دانہ از ہر قفل میروید کلید اینجا

"وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ"[1]

ہرچند اس حکم کی بجا آوری مشکل تھی اور اس خدمت کا بوجھ اوٹھانا دشوار تھا مگر ناصح کی جادو بھری تقریر جی مین گھر کر گئی - دل ہی سے نکلی تھی دل ہی مین جا کر ٹھہری برسون کی بجھی ہوئی طبیعت مین ایک ولولہ پیدا ہوا اور باسی کڑھی مین ایک اُبال آیا افسردہ دل اور بوسیدہ دماغ جو امراض کے متواتر حملون سے کسی کام کے نہ رہے تھے اونھین سے کام لینا شروع کیا - اور ایک مسدّس کی بنیاد ڈالی - دُنیا کے مکروہات سے فرصت بہت کم ملی - اور بیماریون کے ہجوم سے اطمینان کبھی نصیب نہ ہوا - مگر ہر حال مین یہ دُھن لگی رہی - بارے الحمد للہ کہ بہت سی دقّتون کے بعد ایک ٹوٹی پھوٹی نظم اس عاجز بندہ کی بساط کے موافق تیار ہو گئی - اور ناصح مشفق سے شرمندہ نہ ہونا پڑا - صرف ایک امید کے سہارے پر یہ راہ دور و دراز طے کی گئی ہی ورنہ منزل کا نشان نہ اب تک ملا ہی نہ آیندہ ملنے کی توقع ہی -

خبرم نیست کہ منزلگہ مقصود کجاست		اینقدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

اس مسدّس کے آغاز مین پانچ سات بند تمہید کے لکھکر اول عرب کی اوس ابتر حالت کا خاکہ کھینچا ہی جو ظہور اسلام سے پہلے تھی اور جسکا نام اسلام کی زبان مین جاہلیت رکھا گیا - پھر کوکب اسلام کا طلوع ہونا اور نبی اُمی کی تعلیم سے اُس ریگستان کا دفعتہً سرسبز و شاداب ہو جانا اور اُس ابر رحمت کا امت کی کھیتی کو

[1] اور وہ ایسا خدا ہے کہ جب لوگ نا امید ہو جاتے ہین تو وہ مینھ برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے - ۱۲

رحلت کے وقت ہرا بھرا چھوڑ جانا اور مسلمانون کا دینی و دنیوی ترقیات مین تمام عالم پر سبقت لیجانا بیان کیا ہی۔ اسکے بعد اونکے تنزل کا حال لکھا ہی اور قوم کے لیے اپنے بے ہنر ہاتھون سے ایک آئینہ خانہ بنایا ہی۔ جس مین آکر وہ اپنے خط و خال دیکھ سکتے اور سمجھ سکتے ہین کہ ہم کون تھے اور کیا ہو گئے۔ اگرچہ اِس جانکاہ نظم مین (جسکی دشواریان لکھنے والے ہی کا دل اور دماغ خوب جانتا ہی) بیان کا حق نہ مجھسے ادا ہوا ہی نہ ہو سکتا تھا مگر شکر ہی کہ جسقدر ہو گیا اتنی بھی امید نہ تھی ہمارے ملک کے اہل مذاق ظاہرا اِس روکھی پھیکی سیدھی سادھی نظم کو پسند نہ کرینگے کیونکہ اسمین یا تاریخی واقعات ہین یا چند آیتون اور حدیثون کا ترجمہ ہی۔ یا جو آجکل قوم کی حالت ہی اُسکا صحیح صحیح نقشہ کھینچا گیا ہی۔ نہ کہین نازک خیالی ہی۔ نہ رنگین بیانی ہی۔ نہ مبالغہ کی چاٹ ہی نہ تکلف کی چاشنی ہی۔ غرض کوئی بات ایسی نہین ہی جس سے اہل وطن کے کان مانوس اور مذاق آشنا ہون اور کوئی کرشمہ ایسا نہین ہی کہ لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ[۱]۔ گویا اہل دہلی و لکھنؤ کی دعوت مین اک ایسا دستر خوان چنا گیا ہی جسمین اُبالی کھچڑی اور بے مرچ سالن کے سوا کچھ بھی نہین مگر اس نظم کی ترتیب مزے لینے اور واہ واہ سُننے کے لیے نہین کی گئی ہی۔ بلکہ عزیزون اور دوستون کو غیرت اور شرم دلانے کے لیے کی گئی ہی اگر دیکھین اور پڑھین اور سمجھین تو اونکا احسان ہی۔ ورنہ کچھ شکایت نہین

حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن ست و بس	در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

[۱] نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا نہ کسی بشر کے دل مین گذرا ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كَلِمَتَانِ غَرِيْبَتَانِ فَاحْتَمِلُوْهُمَا

دو باتیں نادر ہیں انھیں گوارا کرو

كَلِمَةُ حِكْمَةٍ مِّنْ سَفِيْهٍ فَاقْبَلُوْهَا وَكَلِمَةُ سَفَهٍ مِّنْ حَكِيْمٍ فَاغْفِرُوْهَا

دانائی کی بات جو نادان کہے اُسے قبول کرو، اور نادانی کی بات جو دانا کہے اوسے بخشدو

رباعی

پستی کا کوئی حد سے گذرنا دیکھے
اسلام کا گر کر نہ اُبھرنا دیکھے
مانے نہ کبھی کہ مد ہے ہر جزر کے بعد
دریا کا ہمارے جو اُترنا دیکھے

مسدس

کسی نے یہ بقراط[۱] سے جا کے پوچھا
مرض تیرے نزدیک مہلک ہیں کیا کیا
کہا دُکھ جہان میں نہیں کوئی ایسا
کہ جسکی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا
مگر وہ مرض جسکو آسان سمجھیں
کہے جو طبیب اُسکو ہذیان (بیہودہ کلام - بڑبڑانا ۱۲) سمجھیں
سبب[۲] یا علامت گر اُنکو سجھائیں
تو تشخیص (جانچ مرض کی ۱۲) میں سو نکالیں خطائیں
دوا اور پرہیز سے جی چرائیں
یونہیں رفتہ رفتہ مرض کو بڑھائیں
طبیبوں سے ہرگز نہ مانوس (مرغوب ۱۲) ہوں وہ
یہانتک کہ جینے سے مایوس ہوں وہ

[۱] یہ شخص قدیم دار الخلافہ شام یعنے شہر حمص میں سکندر سے تقریباً سو برس پہلے گذرا ہے عربی زبان میں طب کی کوئی کتاب بقراط کی کتابوں سے پہلے ترجمہ نہیں ہوئی ۱۲

[۲] طب کی اصطلاح میں سبب وہ چیز ہے جس سے مرض پیدا ہو - اور علامت جس سے مرض پہچانا جائے ۱۲

یہی حال دنیا میں اُس قوم کا ہے | بھنور میں جہاز آکے جسکا گھرا ہے
کنارا ہے دور اور طوفان بپا ہے | گمان ہے یہ ہر دم کہ اب ڈوبتا ہے
نہیں لیتے کروٹ مگر اہل کشتی | پڑے سوتے ہیں بیخبر اہل کشتی

گھٹا سر پہ اِدبار کی چھا رہی ہے | فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے (مفلسی ۱۲)
نحوست پس و پیش منڈلا رہی ہے (نحوست ۱۲) | چپ و راست سے یہ صدا آرہی ہے
کہ کل کون تھے آج کیا ہو گئے تم | ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم

پر اُس قوم غافل کی غفلت وہی ہے | تنزل پہ اپنی قناعت وہی ہے
ملے خاک میں پر رعونت وہی ہے | ہوئی صبح اور خواب راحت وہی ہے
نہ افسوس انھیں اپنی ذلت پہ ہے کچھ | نہ رشک اور قومونکی عزت پہ ہے کچھ

بہائم کی اور اُنکی حالت ہے یکسان | کہ جس حال میں ہیں اُسی میں ہیں شادان
نہ ذلت سے نفرت نہ عزت کا ارمان (چوپایہ ۱۲) | نہ دوزخ سے ترسان نہ جنت کے خواہان
لیا عقل و دین سے نہ کچھ کام اُنھون نے | کیا دین برحق کو بدنام اُنھون نے

وہ[۱] دین جسنے اعدا کو اخوان بنایا | وحوش اور بہائم کو انسان بنایا
درندون کو غمخوار دوران بنایا | گڈریون کو عالم کا سلطان بنایا
وہ خطہ جو تھا ایک ڈھورونکا گلہ | گران کر دیا اُسکا عالم سے پلہ

۱ جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہوا ہے "کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا" یعنی تم دشمن تھے سو خدا نے تمھارے دلون میں الفت پیدا کی اور ہو گئے تم اوسکے فضل سے بھائی بھائی ۱۲

عرب جسکا چرچا ہے یہ کچھ وہ کیا تھا — جہان سے الگ اک جزیرہ نما[۱] تھا
زمانے سے پیوند جسکا جدا تھا — نہ کشور ستان تھا نہ کشور کشا تھا
تمدن[۲] کا اوسپر پڑا تھا نہ سایا — ترقی کا تھا وان قدم تک نہ آیا

نہ آب و ہوا ایسی تھی روح پرور — کہ قابل ہی پیدا ہون خود جس سے جوہر
نہ کچھ ایسے سامان تھے وان میسر — کنول جس سے کھِلجائین دل کے سراسر
نہ سبزہ[۳] تھا صحرا مین پیدا نہ پانی — فقط آب باران پہ تھی زندگانی

زمین سنگلاخ اور ہوا آتش افشان — لُوون کی لپٹ بادِ صرصر (آندھی ۱۲) کے طوفان
پہاڑ اور ٹیلے سراب اور بیابان (ریگستان ۱۲) — کھجورون کے جُھنڈ اور خارِ مغیلان (ببول ۱۲)
نہ کھتون مین غلہ نہ جنگل مین کھیتی — عرب اور کُل کائنات (موجودات ۱۲) اُسکی یہ تھی

نہ وان مصر[۴] کی روشنی جلوہ گر تھی — نہ یونان کے علم و فن کی خبر تھی
وہی اپنی فطرت پہ طبع بشر تھی — خدا کی زمین بن جُتی سربسر تھی
پہاڑ اور صحرا مین ڈیرا تھا سبکا — تلے آسمان کے بسیرا تھا سبکا

---

۱ جزیرہ نما جغرافیہ کی اصطلاح مین خشکی کا وہ قطعہ ہے جسکے تین طرف پانی اور ایک طرف خشکی ہو ۱۲

۲ عربی مین سویلزیشن یعنے (تہذیب) کا ترجمہ تمدن کیا گیا۔ چنانچہ عرب یورپ کی سلطنتون کو دول التمدن کہتے ہین ۱۲

۳ یعنے عرب مین سبزہ باغ و آب جاری وغیرہ مین سے کوئی چیز ایسی تھی جس سے دماغ انسان مین تازگی دل مین شگفتگی قوے مین طاقت پیدا ہو ۱۲ -

۴ مصر کی روشنی مصر کے علوم و فنون سے مراد ہے مصر کی ترقی ہند اور فارس کے سوا تمام دنیا سے مقدم مانی گئی ہے چنانچہ یونان بھی مصر ہی کے پرتو سے روشن ہوا تھا ۱۲ -

کہین آگ پجتی تھی وان بے محابا
کہین تھا کواکب پرستی[۱] کا چرچا
بہت سے تھے تثلیث[۱] پر دل سے شیدا
بتون کا عمل سو بسو جا بجا تھا
کرشمون کا راہب[۱] کے تھا صید کوئی (شعبدہ ۱۲)
طلسمون مین کاہن[۱] کے تھا قید کوئی

وہ دنیا مین گھر سب سے پہلا خدا کا
خلیل[۲] ایک معمار تھا جس بنا کا
ازل مین مشیت نے تھا جسکو تاکا
کہ اس گھر[۲] سے ابلے گا چشمہ ہدیٰ کا
وہ تیرتھ تھا اک بت پرستون کا گویا
جہان نام حق کا نہ تھا کوئی جویا

قبیلے قبیلے کا بت اک جدا تھا
کسی کا ہبل[۳] تھا کسی کا صفا تھا
یہ عزّےٰ پہ وہ نائلہ پر فدا تھا
اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا
نہان ابر ظلمت مین تھا مہر انور (آفتاب ۱۲)
اندھیرا تھا فاران[۴] کی چوٹیون پر

---

۱ صائبین کا فرقہ ستارون کو پوجتا تھا اور آگ کی بھی تعظیم کرتا تھا۔ عیسائی تثلیث کے قائل تھے۔ عیسائی درویش جو پہاڑون اور جنگلون مین رہتے تھے اور دنیا کی لذتین ترک کر دیتے تھے وہ راہب کہلاتے تھے۔ جو لوگ علم غیب کا دعوی کرتے تھے اور زمانہ آئندہ کی خبرین دیکر لوگون کو فریفتہ کرتے تھے وہ کاہن کہلاتے تھے یہ سب فرقے جزیرہ نماے عرب مین جمع تھے ۱۲

۲ اس گھر سے مراد خانہ کعبہ ہے جو کہ بناے حضرت سلیمانؑ یعنے بیت المقدس سے نو سو پچانوے برس پہلے اور حضرت عیسیٰؑ کی ولادت سے دو ہزار برس پہلے تعمیر ہوا تھا ۱۲

۳ ہبل۔ صفا۔ عزّیٰ۔ نائلہ۔ چارون بتون کے نام ہین انکے سوا لات اور منات اور آساف وغیرہ اور بہت سے بت تھے اور ہر ایک بت کسی خاص قبیلہ کے ساتھ مخصوص تھا ۱۲

۴ فاران سے مراد مکہ کا پہاڑ ہے اس شعر مین اوس بشارت کی طرف اشارہ ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے کی بابت حضرت موسیٰؑ نے توریت مین اور حبقوق نبی نے اپنی کتاب مین دی ہے اس بشارت کے اردو ترجمہ کے لفظ یہ ہین ،، خدا سینا سے نکلا ساعیر سے چمکا فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوا۔ اوسکے دائین ہاتھ مین شریعت روشن اور لشکر ملائکہ کے ساتھ آیا۔ ،، کوہ سینا کو حضرت موسیٰؑ سے اور کوہ ساعیر کو حضرت عیسیٰؑ سے اور کوہ فاران کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت دی ہے (توریت کتاب پنجم باب ۳۳-۲) ،، آئے گا اللہ جنوب سے اور قدوس فاران کے پہاڑ سے۔ آسمان کو جمال سے چھپا دیا اوسکی ستایش سے زمین بھر گئی ،، کتاب حبقوق باب ۳-۳-

چلن اُنکے جتنے تھے سب وحشیانہ — ہر اک لوٹ اور مار مین تھا یگانہ
فسادون مین کٹتا تھا اُنکا زمانہ — نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت مین چالاک ایسے — درندے ہون جنگل مین بیباک جیسے

نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اڑ بیٹھتے تھے — سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپس مین لڑ بیٹھتے تھے — تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے
بلند ایک ہوتا تھا گر وان شرارا — تو اُس سے بھڑک اُٹھتا تھا ملک سارا

وہ بکر اور تغلب[۱] کی باہم لڑائی — صدی جسمین آدھی اُنھون نے گنوائی
قبیلون کی کر دی تھی جسنے صفائی — تھی اک آگ ہر سو عرب مین لگائی
نہ جھگڑا کوئی ملک و دولت کا تھا وہ — کرشمہ اک اُنکی جہالت کا تھا وہ

اسی طرح اک اور خون ریز بیدا — عرب مین لقب حرب داحس[۲] ہی جسکا
رہا ایک مدت تک آپس مین برپا — بہا خون کا ہر طرف جسمین دریا
سبب اسکا لکھا ہی یہ اصمعی[۳] نے — کہ گھوڑ دوڑ مین چیند کی تھی کسی نے

سلہ یہ لڑائی جاہلیت کے اشعار مین حرب بسوس کے نام سے مذکور ہے۔ بنیاد اسکی یہ تھی کہ ایک شخص کا اونٹ کھیت مین چلا گیا۔ کھیت والی عورت نے اوسے مارا۔ اونٹ والے نے عورت کی چھاتی کاٹ ڈالی اس بات پر ۴۹۴ع سے ۵۳۴ع تک برابر لڑائی رہی۔ اول یہ لڑائی بنی بکر اور بنی تغلب مین شروع ہوئی تھی مگر رفتہ رفتہ تمام عرب کے قبیلے اوسمین شریک ہوگئے اور ابتدا سے آخر تک ستر ہزار آدمی مارے گئے ۱۲

سلہ یہ لڑائی ۵۶۸ع سے ۶۳۱ع تک جاری رہی۔ داحس ایک گھوڑا تھا۔ گھوڑ دوڑ مین وہ آگے بڑھا چاہتا تھا ایک شخص نے بڑھکر اوسے بدکا دیا۔ اتنی بات پر ایسا رن پڑا کہ قبیلے کے قبیلے کٹ مرے۔ اس لڑائی کا خاتمہ بالکل اوسوقت ہوا جب بعض قبیلے اسلام لائے۔

سلہ اصمعی رح سے زمانہ جاہلیت کے اکثر قصے منقول ہین ۱۲

کہین تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا ۔ کہین پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لب جو کہین آنے جانے پہ جھگڑا ۔ کہین پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
یون ہین روز ہوتی تھی تکرار اُنمین ۔ یون ہین چلتی رہتی تھی تلوار اُنمین

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر مین دختر ۔ تو خوف شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور ۔ کہین زندہ گاڑ آتی تھی اوسکو جاکر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی ۔ جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی

جو اونکی دن رات کی دل لگی تھی ۔ شراب اونکی گھٹی مین گویا پڑی تھی
تعیش تھا غفلت تھی دیوانگی تھی ۔ غرض ہر طرح اونکی حالت بُری تھی
بہت اسطرح اونکو گذری تھین صدیان ۔ کہ چھائی ہوئی نیکیون پر تھین بدیان

یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت ۔ بڑھا جانب بوقبیس[۱] ابر رحمت
ادا خاک بطحا[۲] نے کی وہ ودیعت ۔ چلے آتے تھے جسکی دیتے شہادت
ہوئی پہلوے آمنہ[۳] سے ہویدا ۔ دعاے خلیل[۴] اور نوید مسیحا
امانت ۱۲ ۔ بشارت ۱۲

۱؎ یہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو مکہ معظمہ سے جانب مشرق واقع ہے۔ مکہ اسکے نیچے غرب کی جانب آباد ہے ۱۲
۲؎ بطحا ایک مقام مکہ اور مدینے کے درمیان واقع ہے مگر بطحا کا اطلاق عموماً ارض مکہ پر کیا جاتا ہے
بطحا لغت مین اُس زمین کو کہتے ہین جسمین سنگریزے کثرت سے ہون ۱۲
۳؎ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدۂ ماجدہ کا نام ہے ۱۲
۴؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین اپنے دادا ابراہیم کی دعا اور بھائی عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہون۔ کیونکہ حضرت ابراہیمؑ نے جیسا کہ سورۂ بقر کے رکوع پندرہ مین مذکور ہے دعا کی تھی کہ الٰہی مکہ والون مین ایک نبی اونھین مین سے مبعوث کر اور حضرت عیسیٰؑ نے جیسا کہ سورۂ صف کے پہلے رکوع مین اور انجیل یوحنا کے سولھوین باب مین ہے اپنی قوم کو بشارت دی تھی کہ میرے بعد ایک نبی آوے گا جسکا نام فارقلیط یعنے (احمدؐ) ہوگا ۱۲۔

بعثت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوئے محوِ عالم سے آثارِ ظلمت
کہ طالع ہوا ماہ برجِ سعادت
نہ چھٹکی مگر چاندنی ایک مدت
کہ تھا ابر مین ماہتابِ رسالت
یہ چالیسوین سال لطفِ خدا سے
کیا چاند نے کھیت غارِ حرا[۱] سے

وہ نبیون مین رحمت[۲] لقب پانیوالا
مرادین غریبون کی بر لانیوالا
مصیبت مین غیرونکی کام آنیوالا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانیوالا
فقیرون کا ملجا ضعیفونکا ماویٰ[ع]
یتیمون کا والی غلامونکا مولیٰ

خطاکار سے درگزر کرنے والا
بداندیش کے دل مین گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اُتر کر حرا سے سوے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا[۳] ساتھ لایا

مسِ خام کو جسنے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جسپہ قرنون (صدیان ۱۲) سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن مین اُسکی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موجِ بلا کا
اِدھر سے اودھر پھر گیا رُخ ہوا کا

پڑی کان (کھان ۱۲) مین دھات تھی اک نکمی
نہ کچھ قدر تھی اور نہ قیمت تھی جسکی
طبیعت مین جو اوسکے جوہر تھے اصلی
ہوئے سب تھے مٹی مین ملکر وہ مٹی
یہ تھا ثبت علمِ قضا و قدر مین
کہ بنجائے گی وہ طلا (کندن ۱۲) اک نظر مین

ع ملجا و ماویٰ بمعنی پناہ ۱۲

۱ کوہ حرا جو کہ مکۂ معظمہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے اوسمین ایک غار ہے جسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعثت سے پہلے جاکر ذکر و فکر کیا کرتے تھے اسی غار کو غار حرا کہتے ہین۔ سب سے پہلے وحی الٰہی اسی غار مین نازل ہوئی تھی ۱۲

۲ یہ اشارہ ہے طرف آیہ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ کے ۱۲

۳ یہ استعارہ ہے طرف کلام مجید فرقان حمید کے ۱۲

وہ فخرِ عرب زیبِ محراب و منبر
تمام اہل مکہ کو ہمراہ لیکر
گیا ایک دن حسب فرمان داور
سُوے دشت اور چڑھ کے کوہِ صفا[1] پر
یہ فرمایا سب سے کہ ”اے آل غالب[2]
سمجھتے ہو تم مجھکو صادق کہ کاذب“
کہا سب نے ”قول آجتک کوئی تیرا
کبھی ہمنے جھوٹا سُنا اور نہ دیکھا“
کہا ”گر سمجھتے ہو تم مجھکو ایسا
تو باور کرو گے اگر مین کہونگا؟
کہ فوجِ گران پشت کوہِ صفا پر
پڑی ہے کہ لوٹے تمھین گھات پاکر“
کہا ”تیری ہر بات کا یان یقین ہے
کہ بچپن سے صادق ہے تو اور امین[3] ہے“
کہا ”گر مری بات یہ دلنشین ہے
تو سُن لو خلاف اسمین اصلا نہین ہے
کہ سب قافلہ یان سے ہے جانیوالا
ڈرو اوس سے جو وقت ہے آنیوالا“
وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت (آواز ۱۲) ہادی
عرب کی زمین جسنے ساری ہلادی
نئی اک لگن (لگاؤ ۱۲) دل مین سب کے لگادی
اک آواز مین سوتی بستی جگادی
پڑا ہر طرف غُل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اُٹھے دشت و جبل نام حق سے
سبق پھر شریعت کا اونکو پڑھایا
حقیقت کا گُر اونکو اک اک بتایا
زمانے کے بگڑے ہوؤن کو بنایا
بہت دن کے سوتے ہوؤن کو جگایا
کُھلے تھے نہ جو راز اب تک جہان پر
وہ دکھلا دیے ایک پردہ اوٹھا کر

[1] صفا اور مروہ مکہ مین دو پہاڑیان ہین جنکے بیچ مین حاجیون کو سات بار پے در پے دوڑنیکا حکم ہے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہاجرہ پہ جب یہان سخت حالت گذری تھی تو وہ قلق اور اضطراب مین اس مقام پر سرگشتہ و پریشان دوڑتی پھرتی تھین۔ اسی بنا پر مسلمانون کو یہان دوڑنیکا حکم ہوا ہے ۱۲

[2] قریش کے اکثر قبائل خصوصاً بنی ہاشم اور بنی امیہ غالب کی اولاد ہین۔ غالب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا نام ہے جو کہ عدنان سے گیارہ پشت نیچے ہین ۱۲

[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بسبب انکی سچائی دیانت وغیرہ کے ابتدا ہی سے امین کا لقب حاصل ہو گیا تھا اور آپکو بعثت سے پہلے سب لوگ محمد الامین کہکر پکارتے تھے ۱۲

کسیکو ازل کا نہ تھا یاد پیمان[1]
بھلائے تھے بندون نے مالک کے فرمان
زمانے مین تھا دور صہبای بطلان
مے حق سے محرم نہ تھی بزم دوران
اچھوتا[2] تھا توحید کا جام اب تک
خم معرفت کا تھا منھ خام اب تک

نہ واقف تھے انسان قضا اور جزا[3] سے
نہ آگاہ تھے مبدا و منتہا سے
لگائی تھی اک اک نے لو ماسوا[4] سے
پڑے تھے بہت دور بندے خدا سے
یہ سنتے ہی تھرا گیا گلہ سارا
یہ راعی[5] نے للکار کر جب پکارا

کہ ہے[6] ذات واحد عبادت کے لائق
زبان اور دل کی شہادت کے لائق
اوسی کے ہین فرمان اطاعت کے لائق
اوسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق
لگاؤ تو لو اوس سے اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اوسکے آگے جھکاؤ

اوسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم
اوسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم
اوسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم
اوسی کی طلب مین مرو جب مرو تم
مبرا ہے شرکت سے اوسکی خدائی
نہین اوسکے آگے کسیکو بڑائی

---

[1] یعنے پیمان الست جس کا اشارہ قرآن مجید کی اس آیت مین ہے اَلَستُ بِرَبِّکُم قالُوا بَلیٰ ۱۲-

[2] اچھوتا اوسے کہتے ہین جسکو کسی نے ہاتھ نہ لگایا ہو اور کسی نے استعمال نکیا ہو پس یہ مقصود ہے کہ جس توحید کی اسلام نے تعلیم دی وہ ادیان سابقہ کے حصہ مین نہین آئی تھی ۱۲-

[3] یعنے کفار عرب قیامت کے منکر تھے ۱۲-

[4] اصطلاح صوفیہ مین ذات باری کے سوا جو کچھ ہے اوسکو ماسوا کہتے ہین اور اس مصرعہ مین طنزاً معشوق مجازی سے مراد لی ہے ۱۲

[5] راعی بکریان چرانے والا- اس لفظ کا اطلاق انبیا پر اکثر کیا گیا ہے ۱۲

[6] تعلیم توحید جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ایسی کسی نبی سے نہین بن پڑی ۱۲-

زبردا ور اور اک رنجور ہین وان (عقل ۱۲)
جہاندار (بادشاہ ۱۲) مغلوب و مقہور ہین وان
نہ وہ ہر ادنیٰ سے مزدور ہین وان
نبی اور صدیق[۱] مجبور ہین وان
نہ پرستش ہے رہبان[۲] و احبار[۳] کی وان
نہ پروا ہے ابرار (نیک ۱۲) و احرار[۴] کی وان

نصاریٰ کے مانند دھوکا نہ کھانا
مری حد سے رتبہ نہ میرا بڑھانا
کسی کو خدا کا نہ بیٹا بنانا
بڑھا[۵] کر بہت تم نہ مجھکو گھٹانا
سب انسان ہین وان جسطرح سرفگندہ
اسیطرح ہون ہین بھی اک اُسکا بندہ

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہین بندہ ہونے مین کچھ مجھسے کم تم
نہ کرنا مری قبر پر سر کو خم (کج ۱۲) تم
کہ بیچارگی مین برابر ہین ہم تم
مجھے دی ہی حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ[۶] بھی ہون اُسکا اور ایلچی بھی

اسیطرح دل اُنکا اک اک سے توڑا
کہین ماسوی کا علاقہ نہ چھوڑا
ہر اک قبلۂ کج سے منھ اونکا موڑا
خداوند سے رشتہ بندونکا جوڑا
کبھی کے جو پھرتے تھے مالک سے بھاگے
دیے سر جھکا اونکے مالک کے آگے

۱ صدیق انبیا پر سب سے پہلے ایمان لانیوالا اور اپنی تمام زندگی راستبازی سے بسر کرنیوالا ۱۲
۲ رہبان عیسائیون کے درویش ۱۲
۳ احبار عیسائیون کے علماے دین ۱۲
۴ احرار جو لوگ خدا کے سوا سب چیزون سے آزاد اور بے تعلق ہین ۱۲
۵ یعنے امت مسیحہ کیطرح تم مجکو بڑھا کر الوہیت کے درجہ تک نہ پہونچا دینا کیونکہ اس سے دین کے مخالفون کو طعن کا موقع ملتا ہے اور دین کی تحقیر ہوتی ہے پس انبیا کو اونکی حد سے بڑھا دینا گویا اونکے رتبہ کو دنیا کی نظر مین گھٹا دینا ہے ۱۲۔
۶ جیسا کہ قرآن شریف مین ارشاد ہوا ہے "قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ" ۱۲

تعلیم معاش

پتا اصل مقصود کا پا گیا جب — نشان گنج و دولت کا ہاتھ آگیا جب
محبت سے دل اونکا گرما گیا جب — سمان اونپہ توحید کا چھا گیا جب
سکھائی معیشت کے آداب اونکو — بڑھائے تمدن کے سب باب اونکو

وقت

جتائی اونھین وقت کی قدر و قیمت — دلائی اونھین کام کی حرص و رغبت
کہا "چھوڑ دینگے سب آخر رفاقت[۱] — ہون فرزند و زن اسمین یا مال و دولت
نہ چھوڑیگا پر ساتھ ہرگز تمھارا — بھلائی مین جو وقت تمنے گذارا

فرصت

غنیمت ہی صحت علالت سے پہلے[۲] — فراغت مشاغل کی کثرت سی پہلے
جوانی بڑھاپے کی زحمت سے پہلے — اقامت مسافر کی رحلت سے پہلے
فقیری سے پہلے غنیمت ہی دولت — جو کرنا ہی کرلو کہ تھوڑی ہی مہلت"

علم

یہ کہکر کیا علم پر اونکو شیدا[۳] — کہ "ہین دور رحمت سی سب اہل دنیا
مگر دھیان ہے جنکو ہردم خدا کا — ہے تعلیم کا یا سدا جن مین چرچا
اونھین کے لیے یان ہی نعمت خدا کی — اونھین پر ہی وان جاکے رحمت خدا کی"

---

۱ یہ اشارہ ہے طرف اس حدیث کے یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلٰثَۃٌ فَیَرْجِعُ اِثْنَانِ وَیَبْقٰی مَعَہٗ وَاحِدٌ یَتْبَعُہٗ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَعَمَلُہٗ فَیَرْجِعُ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَیَبْقٰی عَمَلُہٗ ۱۲

۲ یہ گویا اس حدیث کا ترجمہ ہے اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ۔ شَبَابَکَ قَبْلَ ھَرَمِکَ وَ صِحَّتَکَ قَبْلَ سَقَمِکَ وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ وَحَیٰوتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ ۱۲

۳ یہ اس حدیث کیطرف اشارہ ہے اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ وَّ مَلْعُوْنٌ مَّا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰہِ وَمَا وَالَاہُ اَوْ عَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ ۱۲

سکھائی اونھین نوع انسان پہ شفقت
کہا ہے یہ اسلامیون[1] کی علامت
کہ ہمسایہ سے رکھتے ہین وہ محبت
شب و روز پہونچاتے ہین اوسکو راحت
وہ جو حق سے اپنے لیے چاہتے ہین
وہی ہر بشر کے لیے چاہتے ہین

خدا رحم[2] کرتا نہین اوس بشر پر
نہو درد کی چوٹ جسکے جگر پر
کسی کے گر آفت گذر جائے سر پر
پڑے غم کا سایہ نہ اوس بے اثر پر
کرو مہربانی تم اہلِ زمین پر
خدا مہربان ہوگا عرشِ برین پر

ڈرایا تعصب سے اونکو یہ کہکر
کہ زندہ[3] رہا اور مرا جو اسی پر
ہوا وہ ہماری جماعت سے باہر
وہ ساتھی ہمارا نہ ہم اوسکے یاور
نہین حق سے کچھ اُس محبت کو بہرا
کہ جو تمکو اندھا کرے اور بہرا

بچایا برائی سے اونکو یہ کہکر
کہ دو طاعت[4] سے ترکِ معاصی ہی بہتر
تورع کا ہے ذات مین جنکی جوہر
نہونگے کبھی عابد اونکے برابر
کرو ذکر اہلِ ورع کا جہان تم
نہ لو عابدون کا کبھی نام وان تم

۱ یہ اس حدیث کیطرف اشارہ ہے اَحْسِنْ اِلیٰ جَارِکَ تَکُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَکُنْ مُسْلِمًا ۱۲-

۲ یہ دو حدیثونکا ترجمہ ہے۔ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ ۱۲

۳ یہ اس حدیث کا ماحصل ہے لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلَی الْعَصَبِیَّۃِ وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِیَّۃً وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِیَّۃٍ حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ ۱۲-

۴ یہ اس حدیث کا ماحصل ہے کہ ذُکِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم بِعِبَادَۃٍ وَاجْتِھَادٍ وَذُکِرَ اٰخَرُ بِرِعَۃٍ فَقَالَ النَّبِیُّ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَۃِ یَعْنِیْ الْوَرَعَ ۱۲

غربا

غریبون کو محنت کی رغبت دلائی | کہ بازو سے اپنے کرو تم کمائی
خبر تاکہ لو اوس سے اپنی پرائی | نہ کرنی پڑے تمکو دردر گدائی
طلب سے ہے دنیا کی گریان یہ نیت | تو چمکوگے وان ماہ کامل کی صورت[۱]

اغنیا — نصیحت

امیرون کو تنبیہ کی اس طرح پر | کہ دو ہین تم[۲] ہین جو اغنیا اور توانگر
اگر اپنے طبقے مین ہون سب سے بہتر | بنی نوع کے ہون مددگار و یاور
نہ کرتے ہون بے مشورت کام ہرگز | اوٹھاتے نہون بیدھڑک گام ہرگز
تو مردون سے آسودہ تر ہے وہ طبقہ | زمانہ مبارک ملے جسکو ایسا
پہ جب اہل دولت ہون اشرار دنیا | ہو عیش مین جنکو او رونکی پروا
نہین اُس زمانہ مین کچھ خیر و برکت | اقامت سے بہتر ہے اُسوقت رحلت[۲]

امرا

دیے پھیر دل اونکے مکر و ریا سے | بھرا اونکے سینہ کو صدق و صفا سے
بچایا اونھین کذب سے افترا سے | کیا سرخرو خلق سے اور خدا سے
رہا قول حق مین نہ کچھ باک اونکو | بس اک شوب مین کر دیا پاک اونکو

[۱] اس حدیث کے الفاظ یہ ہین۔ مَنْ طَلَبَ الدُّنیا حلالًا اِستعفافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعیًا عَلٰی اَهلِهٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰی جَارِهٖ لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ قَمَرِ لَیْلَةِ الْبَدْرِ ۱۲

[۲] یہ اس حدیث کا ماحصل ہے اِذَا کَانَ اُمَرَآءُ کُمْ خِیَارُکُمْ وَاَغْنِیَآءُ کُمْ سُمَحَآءُ کُمْ وَاُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ بَطْنِهَا وَاِذَا کَانَ اُمَرَآءُ کُمْ شِرَارُکُمْ وَاَغْنِیَآءُ کُمْ بُخَلَآءُ کُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَآءِ کُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ ظَهْرِهَا ۱۲

کہین حفظ و صحت کے آئین سکھائے
سفر کے کہین شوق اونکو دلائے
مفاد اونکو سوداگری کے سوجھائے
اصول اونکو فرماندہی کے بتائے
نشان راہ و منزل کا اک اک دکھایا
بنی نوع کا اونکو رہبر بنایا

ہوئی ایسی عادت پہ تعلیم غالب
کہ باطل کے شیدا ہوئے حق کے طالب
مناقب (اوصاف حمیدہ ۱۲) سے بدلے گئے سب مثالب (برائیان ۱۲)
ہوئے روح سے بہرہ ور اونکے قالب
جسے راج (معمار ۱۲)[۱] رو کر چکے تھے وہ پتھر
ہوا جا کے آخر کو قائم سرے پر

جب امت کو سب مل چکی حق کی نعمت
ادا کر چکی فرض اپنا رسالت
رہی[۲] حق پہ باقی نہ بندونکی حجت
نبی نے کیا خلق سے قصد رحلت
تو اسلام کی وارث اک قوم چھوڑی
کہ دنیا مین جسکی مثالین ہین تھوڑی

سب اسلام کے حکم بردار بندے
سب اسلامیون کے مددگار بندے
خدا اور نبی کے وفادار بندے
یتیمون کے رانڈون کے غمخوار بندے
رہ کفر و باطل سے بیزار سارے
نشے مین مئے حق کی سرشار سارے

جہالت کی رسمین مٹا دینے والے
کہانت کی بنیاد ڈھا دینے والے
سر احکام دین پر جھکا دینے والے
خدا کے لیے گھر لٹا دینے والے
ہر آفت مین سینہ سپر کرنے والے
فقط ایک اللہ سے ڈرنے والے

رحلت خاتم المرسلین آنحضرت — خلافت راشدہ

۱ یہ اس پیشنگوئی کی طرف اشارہ ہے جو انجیل متی کے باب ۲۱ مین ہے اور جسکو مسلمان بنی اسمعیل کے حق مین سمجھتے ہین ۱۲ (درس ۴۲)

۲ یعنے جب نبی کی تعلیم سے خدا نے اپنے بندون کو دین حق سے مطلع کرا دیا اور کسیکو یہ کہنے کا منصب نہ رہا کہ ہمپر خدا نے نبی نہ بھیجا ۱۲

اگر اختلاف اونمین باہم دگر تھا
تو بالکل مدار اوسکا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑون مین شر تھا
خلاف آشتی سے خوش آیندہ تر تھا
یہ تھی موج پہلی اوس آزادگی کی [۱]
ہرا جس سے ہونے کو تھا باغ گیتی

نہ کھانو نمین تھی وان تکلف کی کلفت
نہ پوشش سے مقصود تھی زیب و زینت
امیر اور [۲] لشکر کی تھی ایک صورت
فقیر اور غنی سبکی تھی ایک حالت
لگایا تھا مالی نے اک باغ ایسا
نہ تھا جسمین چھوٹا بڑا کوئی پودا

خلیفہ تھے امت کے ایسے نگہبان
ہو گلہ کا جیسے نگہبان چوپان
سمجھتے تھے ذمی [۳] و مسلم کو یکسان
نہ تھا عبد و حر مین تفاوت نمایان
(عبد: غلام ۱۲ — حر: آزاد ۱۲ — تفاوت: فرق ۱۲)
کنیز اور بانو تھین آپس مین ایسی
زمانہ مین ماں جائی بہنین ہون جیسی

رہ حق مین تھی دوڑ اور بھاگ اونکی
فقط حق پہ تھی جس سے تھی لاگ اونکی
(لاگ: تعلق ۱۲)
بھڑکتی نہ تھی خود بخود آگ اونکی
شریعت کے قبضے مین تھی باگ اونکی
جہان کر دیا نرم نرما گئے وہ
جہان کر دیا گرم گرما گئے وہ

۱ یعنے جو آزادگی آخر کو یوروپ و امریکہ مین پھیلی اور جسنے دنیا کے ایک بہت بڑے حصہ کو سرسبز کر دیا اسکی بنیاد اول خلافت راشدہ کے زمانہ مین پڑی تھی جیسا کہ مختصر طور پر اس مسدس مین بیان کیا گیا ہے ۱۲

۲ خلیفہ وقت جسکا کمل کھجور کے تنکون سے سلا ہوا تھا وہ اونٹونکی مالش اپنے ہاتھ سے کیا کرتا تھا مشک کاندھے پر رکھکر لوگون کے گھرون مین پانی بھر آتا تھا میدان جنگ سے آئے ہوے خطوط ہر ایک کے مکان پر جا کر خود دے آتا تھا اور پھر اونکے جواب لیکر لشکر کو روانہ کرتا تھا ۱۲

۳ ذمی اون لوگون کو کہتے ہین جو غیر مسلم ہوتے ہین اور مسلمانون کی امان مین رہتے ہین ۱۲

کفایت جہان چاہیے وان کفایت
سخاوت جہان چاہیے وان سخاوت
جچی اور[1] تلی دشمنی اور محبت
نہ بے وجہ الفت نہ بے وجہ نفرت
جھکا حق سے جو جھک گئے اُس سے وہ بھی
رُکا حق سے جو رُک گئے اُس سے وہ بھی

ترقی کا جس دم خیال اونکو آیا
اک اندھیر تھا ربع مسکون[2] مین چھایا (چوتھائی حصہ زمین کا ١٢)
ہر اک قوم پر تھا تنزل کا سایا
بلندی سے تھا جسنے سبکو گرایا
وہ نیشن[3] جو ہین آج گردون کے تارے
دُھندلکے[4] مین پستی کی پنہان تھے سارے (تاریکی ١٢)

نہ وہ دور دورہ تھا عبرانیون کا (یہود ١٢)
نہ یہ بخت و اقبال نصرانیون کا
پراگندہ دفتر تھا یونانیون کا
پریشان تھا شیرازہ ساسانیون[5] کا
جہاز اہل روما[6] کا تھا ڈگمگاتا
چراغ اہل ایران کا تھا ٹمٹماتا

[1] جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام نے کسی جنگ مین اپنے دشمن کو مغلوب کیا اور جب قتل کرنا چاہا تو اوسنے آپ کے چہرۂ مبارک پر تھوک دیا آپ فوراً اوسکے سینہ سے اتر آئے دشمن نے متعجب ہوکر اپنے چھوڑ دیے جانیکا سبب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجکو تیرا قتل کرنا محض اللہ کیواسطے تھا تیرے تھوکنے پر مجکو غصہ آگیا اور اب چونکہ نفس کی شرکت ہوگئی ہے لہذا نفسانیت کے ساتھ مین نے قتل کرنا پسند نکیا اس بیان پاک کا آپ کے دشمن پر ایسا اثر ہوا کہ وہ فوراً ایمان لاکر مشرف باسلام ہوگیا ١٢

[2] کرۂ زمین پر ایک چوتھائی خشکی اور تین چوتھائی پانی مانا جاتا ہے پس ایک چوتھائی خشکی کا نام ربع مسکون ہے ١٢

[3] یعنے یوروپ و امریکہ کی ترقی یافتہ قومین نیشن انگریزی مین قوم کو کہتے ہین ١٢

[4] دھندلکا تاریکی اور روشنائی کے درمیان ایک تیسری حالت جسمین کوئی چیز اچھی طرح محسوس نہوتی ہو مجازاً تاریکی کو بھی کہتے ہین ١٢

[5] ساسان پسر دارا کی اولاد مین جو بادشاہ ہوے ہین وہ ساسانی کہلاتے ہین ١٢

[6] روما اٹلی کا بڑا مشہور شہر ہے جو کہ دریاے ٹابر کے بائین منارۂ بحیرۂ شام سے سولہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے رومیونکی شاہنشاہی کے عہد مین یہی شہر دار السلطنت تھا۔ جہاز کو روما کے ساتھ اور چراغ کو عبد النار یعنے قدماے اہل فارس کے ساتھ جو مناسبت ہے ظاہر ہے ١٢

ادھر ہند مین ہر طرف تھا اندھیرا — کہ تھا گیان گُن کا اُدایان سے ڈیرا
ادھر تھا عجم[۱] کو جہالت نے گھیرا — کہ دل سب نے کینش و کنش سے تھا پھیرا

نہ بھگوان کا دھیان تھا گیانیون مین — نہ یزدان پرستی تھی یزدانیون[۲] مین

ہوا ہر طرف موج زن تھی بلا کی — گلون پر چھُری چل رہی تھی جفا کی
عقوبت کی حد تھی نہ پرسش خطا کی — پڑی لُٹ رہی تھی ودیعت خدا کی

زمین پر تھا ابر ستم کا دونگڑا — تباہی مین تھا نوع انسان کا بیڑا

وہ قومین جو ہین آج غمخوار انسان — درندونکی اور انکی طینت تھی یکسان
جہان عدل کے آج جاری ہین فرمان — بہت دور پہونچا تھا وان ظلم و طغیان

بنے آج جو گلہ بان ہین ہمارے — وہ تھے بھیڑیے آدمی خوار سارے

ہنر کا جہان گرم بازار ہے اب — جہان عقل و دانش کا بیوپار ہے اب
جہان ابر رحمت گہر بار ہے اب — جہان ہُن[۴] برستا لگاتار ہے اب

تمدن کا پیدا نہ تھا وان نشان تک — سمندر کی آئی نہ تھی موج وان تک

۱ عجم لفظ عربی ہے عرب کی زمین کے سوا ہر زمین کو عجم کہہ سکتے ہین مگر اطلاق اسکا ایران وتوران تک ہے ۱۲

۲ یزدانی سے مراد پارسی ہین جو ایک خیر کا اور دوسرا شر کا خالق مانتے ہین پہلے کو یزدان اور دوسرے کو اہرمن کہتے ہین ۱۲

۳ زمانہ وسطی مین جو کہ حضرت عیسیٰ سے لیکر سنہ ۱۵ مسیحی تک رہا تقریباً آٹھ سو برس سے تمام یورپ مین تاریکی اور اندھیرا چھایا رہا ظلم اور بدنظمیان جہل اور ضلالت اور بے دیانتی وغیرہ تمام قومون پر غالب تھی یہی حال ایشیا اور افریقہ مین تھا اسوقت اسلام کی بدولت صرف عرب نے پرانی دنیا کے ہر ایک کھونٹ مین روشنی پھیلائی تھی ۱۲

۴ ہُن ایک سونے کا سکہ تھا جو کسی زمانہ مین دکن مین جاری تھا اور محاورہ مین ہُن برسنے سے دولت کی کثرت وافراط مراد ہوتی ہے یہان دولت علم مقصود ہے ۱۲

نہ رستہ ترقی کا کوئی کھلا تھا | نہ زینہ بلندی پہ کوئی لگا تھا
وہ صحرا انھیں قطع کرنا پڑا تھا | جہاں نقش پا تھا نہ شور درا تھا
جوں ہیں کان میں حق کی آواز آئی | لگا کرنے خود اون کا دل رہنمائی

گھٹا اک پہاڑوں سی بطحا کے اوٹھی | پڑی چار سو یک بیک دھوم جسکی
کڑاک اور دمک دور دور اوسکی پہونچی (مکہ معظمہ ۱۲) | جو ٹیگس[۱] پہ گرجی تو گنگا پہ برسی
رہی اوس سے محروم آبی نہ خاکی | ہری ہو گئی ساری کھیتی خدا کی

کیا اُمیوں[۲] نے جہاں میں اوجالا | ہوا جس سے اسلام کا بول بالا
بتوں کو عرب اور عجم سے نکالا | ہر اک ڈوبتی ناؤ کو جا سنبھالا
زمانے میں پھیلائی توحید مطلق | لگی آنے گھر گھر سے آواز حق حق

ہوا غلغلہ نیکیوں کا بدوں میں | پڑی کھلبلی کفر کی سرحدوں میں
ہوئی آتش افسردہ آتشکدوں میں | لگی خاک سی اوڑنے سب معبدوں میں (پرستش گاہ ۱۲)
ہوا کعبہ آباد سب گھر اُجڑ کر | جمے ایک جا سارے دنگل بچھڑ کر

لیے علم و فن اونسے نصرانیوں نے | کیا کسب اخلاق روحانیوں[۳] نے
ادب اونسے سیکھا صفاہانیوں نے (اہل اصفہان ۱۲) | کہا بڑھ کے لبیک[۴] یزدانیوں نے (مجوسی ۱۲)
ہر اک دل سے رشتہ جہالت کا توڑا | کوئی گھر نہ دنیا میں تاریک چھوڑا

۱ اندلس یعنی اسپین میں ٹیگس سے بڑی کوئی ندی نہیں ہے اسکا طول تخمینا ساڑھے پانچ سو میل ہے ارگون کی حدود سے نکلی ہے اور سپین میں سمندر سے جاکر ملی ہے مطلب یہ کہ اسلام اسپین سے ہندوستان تک پھیلگیا ۱۲
۲ اُمی ان پڑھ کو کہتے ہیں۔ عرب میں چونکہ قدیم سے تعلیم و تعلم کا رواج نہ تھا اسواسطے وہاں کے باشندوں کو اُمی کہا گیا ہے ۱۲
۳ روحانی وہ لوگ جو اپنے مذہب کی بنا صرف روحانی تعلیم پر منحصر کرتے ہیں جیسے عیسائی ۱۲
۴ لبیک ایک کلمہ ہے جسکو حاجی لوگ مقام عرفات میں بار بار کہتے ہیں اسکے معنے یہ ہیں کہ میں حاضر ہوں ۱۲

ارسطو[١] کے مردہ فنون کو جلایا | فلاطون[٢] کو پھر زندہ کر کے دکھایا
ہر اک شہر و قریہ کو یونان بنایا | مزہ علم و حکمت کا سبکو چکھایا
کیا برطرف پردہ چشم جہان سے (جگا کون ١٢) | جگایا زمانے کو خواب گران سے

ہر اک میکدے[٣] سے بھرا جا کے ساغر | ہر اک گھاٹ سے آئے سیراب ہو کر
گرے مثل پروانہ ہر روشنی پر | گرہ مین لیا باندھ حکم پیمبر
کہ دو حکمت[٤] کو اک گمشدہ لال سمجھو | جہان پاؤ اپنا اوسے مال سمجھو

ہر اک علم کے فن کے جویا ہوے وہ | ہر اک کام مین سب سی بالا ہوے وہ
فلاحت (زراعت ١٢) مین بے مثل و یکتا ہوے وہ | سیاحت (سفر ١٢) مین مشہور دنیا ہوے وہ
ہر اک ملک مین اونکی پھیلی عمارت | ہر اک قوم نے اونسے سیکھی تجارت

کیا جا کے آباد ہر ملک ویران | مہیا کیے سبکی راحت کے سامان
خطرناک تھے جو پہاڑ اور بیابان | اونھین کر دیا رشک صحن گلستان
بہار اب جو دنیا مین آئی ہوئی ہے | یہ سب پودا اونھین کی لگائی ہوئی ہے

[١] ارسطو یونان کے نہایت مشہور حکیمون سے ہے۔ سکندر اعظم کا استاد اور افلاطون کا شاگرد تھا۔ حضرت عیسیٰ سے تین سو بائیس برس پہلے تریسٹھ برس کی عمر مین مرا ١٢

[٢] فلاطون (افلاطون) ایتھنز دار الخلافہ یونان کا رہنے والا سقراط کا شاگرد نہایت مشہور حکیم ہے اکیاسی برس کی عمر مین حضرت عیسیٰ سے تین سو اڑتالیس برس پہلے مرا ١٢

[٣] یعنے وہ ہر موقع سے علم و حکمت حاصل کرتے تھے ١٢

[٤] اس حدیث کی طرف اشارہ ہے کہ اَلحِکمَۃُ ضَالَّۃُ المُؤمِنِ حَیثُ وَجَدَھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا ١٢

یہ ہموار سڑکین[۱] یہ راہین مصفّا ۔ دو طرفہ برابر درختون کا سایا
نشان جابجا میل[۲] و فرسنگ[۳] کے برپا ۔ سرِ رہ کنوین اور سرائین مہیا
اُنھین کے ہین سب یہ چربے[۴] اُتارے ۔ اُسی قافلہ کے نشان ہین یہ سارے

سدا اونکو مرغوب سیر و سفر تھا ۔ ہر اک برِّ اعظم[۵] مین اونکا گذر تھا
کھنگالا ہوا اونکا سب بحر و بر تھا ۔ جو لنکا مین ڈیرا تو بربر[۶] مین گھر تھا (جنگل ۱۲)
وہ گنتے تھے یکسان وطن اور سفر کو ۔ گھر اپنا سمجھتے تھے ہر دشت و در کو

۱ شیر شاہ نے پانچ برس کی سلطنت مین ایک سڑک بنوائی جو چار مہینے کے راستہ مین پھیلی ہوئی تھی اوس سڑک پر سات سات کوس کے فاصلہ سے ایک پختہ سرائے بنوائی۔ اب سڑک جابجا کنوین اور مسجدین بنوائین۔ ہر مسجد مین امام اور مؤذن مقرر کیا۔ ہر سرائے مین مسلمان اور ہندو آدمی نوکر رکھے تاکہ سب کو آرام ملے سڑک کے دونون طرف درخت لگوائے کوس کوس بھر پر ایک ایک منارہ بنوایا جس سے راستہ کا اندازہ ہو ۱۲

۲ چار ہزار قدم کی مسافت یا چار ہزار گز کی اور گز چھ مٹھی یا چوبیس اونگل کا ۱۲

۳ تین میل کی مقدار ۱۲

۴ کسی لکھے ہوئے کاغذ پر دوسرا باریک کاغذ رکھکر نیچے کا نقش اوپر اوتھانیکو چربہ اوتارنا کہتے ہین اور مجازاً ہر اوس نقل کو جو اصل کے بالکل مطابق ہو ۱۲

۵ یعنے جتنے براعظم اوسوقت تک انسان کو معلوم تھے ایشیا یورپ افریقہ سب مین عرب کا گذر تھا ۱۲

۶ افریقہ مین جو ایک صحرا تین ہزار میل لمبا ہے اُسکے شمالی ملک کو بربر کہتے ہین مطلب یہ کہ جنکا ڈیرہ یعنے خیمہ جو سفر کی علامت ہے لنکا مین تھا اونکا گھر بربر مین تھا یعنے اتنی دور جاکر بود و باش اختیار کرتے تھے چنانچہ لنکا مین ابتک عربی نسلین موجود ہین ۱۲

جہان کو ہی یاد اونکی رفتار ابتک
کہ نقش قدم ہین نمودار ابتک

ملایا[1] مین ہین اونکے آثار ابتک
اودھین رو رہا ہے ملیبار[2] ابتک

ہمالہ[3] کو ہین واقعات اونکے ازبر
نشان اونکے باقی ہین جبرالٹر[4] پر

نہین اس طبق[5] پر کوئی برّ اعظم
نہون جس مین اونکی عمارات محکم

عرب۔ ہند۔ مصر۔ اندلس شام دیلم[6]
بناؤن سے ہے اونکی معمور عالم

سر کوہ آدم[7] سے تا کوہ بیضا[8]
جہان جاؤگے کھوج پاؤگے اونکا

وہ سنگین محل اور وہ اونکی صفائی
جھی جنکے کھنڈرون پہ ہی آج کائی

وہ مرقد کہ گنبد تھے جنکے طلائی
وہ معبد جہان جلوہ گر تھی خدائی

زمانہ نے گو اونکی برکت اوٹھائی
نہین کوئی ویرانہ پر اوس سے خالی

ل۱ ملایا مجمع الجزائر یعنے مشرقی ہند مین ایک جزیرہ نما ہے ۱۲

ل۲ ملیبار ہندوستان کے جنوب کیطرف اور بحر ہند کے مغربی ساحل پر واقع ہے ۱۲

ل۳ ہمالہ کوہ ہمالیہ کا نام ہے جو سارے ہندوستان کی شمالی حد یعنے دیوار ہے ۱۲

ل۴ جبرالٹر کو عرب جبل طارق اور جبل الفتح بھی کہتے ہین۔ ابو عبد الرحمن ابن موسی نصیر نے جب اپنے غلام طارق کو اندلس کی مہم پر بھیجا تو وہ اول اسی پہاڑ پر پہونچا تھا گویا یہ پہاڑ فتح اندلس کا دروازہ تھا اسی لیے اسکے یہ دونون نام رکھے گئے ۱۲

ل۵ اس طبق کا اشارہ زمین کے نصف کرۂ علیا کی طرف ہے جس مین ہم موجود ہین ۱۲

ل۶ دیلم گیلان کے پاس ایک پہاڑی ملک بحیرہ کیسپین کے جنوب مین واقع ہے۔ پہلے یہ دونون ملک ایران کی حدود مین شامل تھے اب روس کے ماتحت ہین ۱۲

ل۷ لنکا مین جو سلسلہ پہاڑون کا ہے اس مین سب سے اونچی چوٹی قلہ آدم یا کوہ آدم ہے ۱۲

ل۸ کوہ بیضا اندلس مین ہے جسکو اہل یوروپ واندلس سیرا البیدا کہتے ہین چونکہ اسکی چوٹی برف سے سفید رہتی ہے اسلیے عرب اسکو قلۂ بیضا کہتے تھے اور اس کا قدیم نام سیرا ہے ۱۲

حال عرب اندلس

ہوا اندلس[1] اونسے گلزار یکسر — جہان اونکے آثار باقی ہین اکثر
جو چاہے کوئی دیکھ لے آج جاکر — یہ ہے بیت حمرا[2] کی گویا زبان پر
کہ تھے آل عدنان[3] سے میرے بانی — عرب کی ہون ہین اس زمین پر نشانی

ہویدا ہے غرناطہ[4] سے شوکت اُنکی — عیان ہے بلنسیہ[5] سے قدرت اونکی
بطلیوس[6] کو یاد ہے عظمت اُنکی — ٹپکتی ہے قادس[7] مین سے حسرت اُنکی
نصیب انکا اشبیلیہ[8] مین ہے سوتا — شب و روز ہے قرطبہ[9] اونکو روتا

[1] یہ نام اسپین کا مسلمانون نے رکھا تھا یہان سات سو برس تک عیسائی قوم مسلمانون کی محکوم رہی ۱۲

[2] حمرا نام ہے ایک عمارت کا شہر گرنیڈا مین جسکو عرب غرناطہ کہتے تھے اہل اسلام کی ابتک بڑی یادگار ہے خلفائے بنی اُمیہ سے دوسرے خلیفہ کے عہد مین تیار ہوئی تھی اور اٹھارھوین خلیفہ کے عہد مین مسلمانونکے ہاتھ سے نکلگئی ۱۲

[3] بنی امیہ جو کئی صدیون تک اندلس مین فرمانروا رہے اونکے جد اعلیٰ کا نام عدنان تھا پس بنی اُمیہ اور اونکے عم یعنے بنی ہاشم سب عدنان کی اولاد ہین اسی لیے خلفائے اُندلس کو جو کہ بنی اُمیہ سے تھے آل عدنان کہا گیا ہے ۱۲

[4] غرناطہ دگرنیڈا) اُندلس مین نہایت خوش سواد اور خوش اسلوب شہر ہے - اُندلس کا ایک صوبہ جسمین غرناطہ ہے اسی نام سے مشہور ہے - ابو علی عمرو بن محمد شلوبینی امام نحو اسی صوبہ کا رہنے والا ہے ۱۲

[5] بلنسیہ (ولنسیہ) اُندلس کے شرقی حصہ مین ایک نہایت عمدہ شہر ہے جسکا سواد باغون اور نہرون سے مالامال ہے ۱۲

[6] بطلیوس (بڈبجوز) قرطبہ کے شمال مغرب مین چھ دن کے فاصلہ پر بہت بڑا شہر ہے اسمین متوکل ابن عمر افطس نے نہایت عالیشان عمارتین بنوائی تھین - ابن فلاس نے اسکی یاد مین بہت حسرتناک شعر لکھے ہین ۱۲

[7] قادس جسکو انگریزی مین کیڈس بولتے ہین اُندلس مین ایک چھوٹا سا جزیرہ بارہ میل لنبا خلیج زقاق (بی آف کیڈس) کے متصل واقع ہے ۱۲

[8] اشبیلیہ (سیویل) اندلس کی دار الخلافتوںمین سے ہے اور قرطبہ سے چار دن کے فاصلہ پر واقع ہے ۱۲

[9] قرطبہ (کارڈوا) اندلس کا نہایت نامی اور بہت بڑا شہر ہے اسکی فصیل تیمر کی ہے جسمین سولہ سو مسجدین اور نو سو حمام اور پچاس شفاخانے اور ساتھ مدرسے خلفائے بنی امیہ کے عہد مین تھے ناصر اموی نے اسکے غرب مین ایک شہر بالائے کوہ آباد کیا تھا جسکا نام زہرا تھا اور جسکا ذکر سید یحییٰ قرطبی نے اپنے مرثیہ مین کیا ہے ۱۲

خلافت بغداد

کوئی قرطبہ کے کھنڈر جا کے دیکھے | مساجد کے محراب و در جا کے دیکھے
حجازی امیرون کے گھر جا کے دیکھے | وہ اُجڑا ہوا کر و فر جا کے دیکھے

خلافت کو زیر و زبر جا کے دیکھے

جلال انکا کھنڈرون مین ہے یون چمکتا
کہ ہو خاک مین جیسے کندن دمکتا

وہ بلدہ[1] کہ فخر بلاد جہان تھا | تر و خشک پر جسکا سکہ روان تھا
گرا جسمین عباسیون[2] کا نشان تھا | عراق[3] عرب جس سے رشک جنان تھا
اُڑا[4] لیگئی باد پندار جسکو
بہا لیگئی سیل تاتار جسکو

سُنے گوش عبرت سے گر جا کے انسان | تو وان ذرہ ذرہ یہ کرتا ہے اعلان
کہ تھا جن دنون مہر اسلام تابان | ہوا یان کی تھی زندگی بخش دوران
پڑی[6] خاک اٹھ جن زمین جان ہین جس سے
ہوا زندہ پھر نام یونان[5] ہین جس سے

۱ اس سے مراد بغداد ہے جو سنہ ۱۳۲ھ سے سنہ ۶۵۶ھ تک عباسیون کا دار الخلافت رہا ۱۲

۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباسؓ کی اولاد جن کی خلافت بغداد مین مدت دراز تک رہی ۱۲

۳ یہ شہر عراق عرب مین دجلہ کے دونون کنارون پر آباد ہے غربی کنارے کی آبادی کو کرخ کہتے ہین اور شرقی کو عسکر مہدی اور اصافہ عراق عرب وہ ملک ہے جسکے غرب مین زمین جزیرہ (ما بین دجلہ فرات) اور شرق مین بلاد کوہستان یعنے عراق عجم ہے اسکے مشہور شہر قادسیہ۔ کوفہ۔ بغداد۔ مدائن۔ بابل۔ نہروان۔ واسط۔ بصرہ وغیرہ ہین ۱۲

۴ یعنے جسکو باد غرور نے برباد کر دیا معتصم باللہ جسپر خلافت بغداد کا خاتمہ ہوا اوسکے غرور کا یہ حال تھا کہ قصر خلافت کے آستانہ پر ایک پتھر بمنزلۂ الحجر الاسود کے پڑا ہوا تھا جسکو امرا و اعیان سلطنت اندر جاتے وقت بوسہ دیتے تھے اوس غفلت و پندار کا انجام یہ ہوا کہ تاتاریون نے خلافت کا نام و نشان صفحۂ ہستی سے مٹا دیا دوسرے مصرعہ مین سیل تاتار اسی سے مراد ہے ۱۲

۵ یہ شہر قدیم سے یونان کا دار الحکومت ہے۔ یونان کے بڑے بڑے حکیم اور مقنن اسی شہر کے تھے اسیواسطے عرب اسکو مدینۃ الحکما کہتے ہین ۱۲

۶ خلفاے عباسیہ نے صرف یونان ہی کا نام زندہ نہین کیا بلکہ انکے عہد مین رومی۔ فارسی۔ سنسکرت سریانی وغیرہ کے بے شمار ترجمے عربی زبان مین ہوے ابو جعفر منصور نے ایلچی بھیجکر قیصر روم سے کتب حکمیہ کی نقلین اور ترجمے منگائے تحریر اقلیدس مجسطی اور کلیلہ دمنہ کا ترجمہ کرایا رشید نے اکثر علوم کی بڑی بڑی کتابین لکھوائین۔ مامون نے جزیرہ قبرص سیسیر سے یونانی فلسفہ کی بہت سی کتابین بہم پہونچائین اور یوروپ مین جہان کہین کتابونکا پتا لگا وہان سے طلب کین ۱۲

وہ لقمان[۱] و سقراط[۲] کے دُرِّ مکنون — وہ اسرارِ بقراط و درسِ فلاطون
ارسطو کی تعلیم سولن[۳] کے قانون — پڑے تھے کسی قبر کہنہ میں مدفون
یہیں آکے مُہرِ سکوت اُنکی ٹوٹی — اِسی باغِ رعنا (زیبا ۱۲) سے بُو اُنکی پھوٹی

یہ تھا علم پر وان توجہ کا عالم — کہ ہو جیسے مجروح جویاے مرہم
کسی طرح پیاس اُنکی ہوتی نہ تھی کم — بجھاتا تھا آگ اُنکی باران نہ شبنم
حریمِ خلافت میں اونٹوں پہ لدکر — چلے آتے تھے مصر و یونان[۴] کے دفتر

وہ تارے جو تھے شرق میں لمعہ افگن (جھلملاہٹ ۱۲) — پہ تھا اونکی کرنوں سے تا غرب روشن
نوشتوں سے ہیں جنکے اب تک مزین — کتب[۵] خانۂ پیرس و روم و لندن
پڑا غلغلہ (شور ۱۲) جنکا تھا کشوروں (ملک ۱۲) میں — وہ سوتے ہیں بغداد کے مقبروں میں

۱ لقمان ایک نامی فصیح و بلیغ مشہور حکیم ہے جو حضرت عیسیٰ سے تقریباً چھ سو برس پہلے یونان میں ہوا ہے اسکی کہانیاں جنکو عرب امثال لقمان کہتے ہیں بیسوں زبانوں میں ترجمہ ہوئی ہیں۔ یورپ کے مورخ کہتے ہیں کہ یہی کہانیاں ہیں جنہوں نے وحشیوں کو شائستہ اور ظالموں کو رحم دل اور سرکشوں کو فرمانبردار بنایا ہے آخر مقام ڈلفی میں اسپر لامذہبی کا الزام لگایا گیا اور پہاڑ پر سے نیچے گرا کر مار اگیا ۱۲

۲ سقراط ایتھنز کا رہنے والا نہایت مشہور حکیم اور نوع انسان کا رہنما اور خیر خواہ ہے اسکے وعظ اور نصیحت کی سارے یونان میں دھوم تھی۔ لوگوں نے اسکے اقوال نہایت سعی و کوشش سے جمع کیے حضرت عیسیٰ سے چار سو برس پہلے اسکو زہر دیا گیا اور اُسی میں وفات پائی ۱۲

۳ سولن بھی ایتھنز کا رہنے والا تھا۔ یہ اور لائی کرگس یونان کے مشہور مقنن ہیں ۱۲

۴ یہ اشارہ اوہمین کتابوں کیطرف ہے جنکا ذکر لفظ یونان کے حاشیہ میں بیان ہو چکا ہے ۱۲

۵ یورپ کے کتبخانوں میں مسلمانوں کی لکھی ہوئی مختلف علوم میں ایسی ایسی کتابیں موجود ہیں جنکی قدر پورے طور سے یوروپ ہی کرتا ہے بیس برس پہلے تو مسلمان اونکے ناموں سے بھی بہت کم واقف ہونگے مگر خوشی کا مقام ہے کہ اب اونمیں کی اکثر کتابیں شہر لیڈن۔ بیروت۔ قسطنطنیہ۔ مصر وغیرہ سے چھپکر شائع ہونیلگی ہیں اور بعض بعض ہندوستان میں بھی آجاتی ہیں ۱۲

وہ سنجار[1] کا اور کوفہ کا میدان	فراہم ہوئے جسمین مسّاح دوران (پیمائش کنندگان ۱۲)
کرہ کی مساحت (پیمائش ۱۲) کی پھیلائی سامان	ہوئی جزو سے قدر کل کی نمایان
زمانہ وہان آجتک نوحہ گر ہے	کہ عباسیون کی سبھا وہ کدھر ہے
سمرقند[2] سے اُندلس تک سراسر	اُنھین کی رصدگاہین[3] تھین جادہ گُستر
سواد مراغہ[4] مین اور قاسیون[5] پر	زمین سے صدا آرہی ہے برابر
کہ جنکی رصد کے یہ باقی نشان ہین	وہ اسلامیون کے مُنجّم (ستارہ شناس ۱۲) کہان ہین

[1] زمین جزیرہ (مابین دجلہ وفرات) مین جو سرزمین دیار ربیعہ کے نام سے مشہور ہے سنجار اوسکا ایک قدیم مشہور شہر ہے یہان ایک بہت بڑا کف دست میدان ہے جسکو عرب بریہ کہتے ہین ۔ ایک بار اس میدان مین اور دوسری بار کوفہ کے میدان مین مامون رشید کے حکم سے مہندس لوگ جمع ہوے اور کرہ ارض کے ایک درجہ دائرۂ عظیمہ کی پیمایش کی اور محیط کرہ کو چوبیس ہزار میل مشخص کیا ۔ موسیٰ بن ساکر کے چارون بیٹے ابوجعفر محمد ۔ احمد ۔ حسین جنکی کتاب حیل بن موسیٰ مشہور ہے اسی کام پر بھیجے گئے تھے ۱۲

[2] سمرقند اور اُندلس کی رصدگاہون کے کھنڈر ابتک موجود ہین ۱۲

[3] رصدگاہ یعنے رصد کا مقام رصد ایک عمارت کا نام ہے جسکو پہاڑ یا کسی بلند جگہ پر بناتی ہین اور اوسمین بیٹھکر ستارہ شناسی اوضاع وحالات کواکب دیکھتے اور معلوم کرتے ہین ۱۲

[4] مراغہ آذربایجان مین مروان ابن محمد کا آباد کیا ہوا شہر ہے اس شہر کے باہر ایک بلندی پر ہلاکو خان (ہولاگو خان) نے اپنے عہد مین خواجہ نصیر الدین طوسی وغیرہ سے ایک رصدگاہ بنوائی تھی ۱۲

[5] قاسیون دمشق کے شمال مین ایک پہاڑ ہے ۔ مشہور ہے کہ قابیل نے ہابیل کو یہین قتل کیا تھا مامون رشید نے ۲۱۵ھ ہجری مین قاسیون اور بغداد مین خالد بن عبدالملک وغیرہ سے رصدگاہین بنوانی شروع کی تھین ۔ ۲۱۸ھ مین جب وہ مرگیا تو وہ رصدین ناتمام چھوڑدی گئین ۔ پھر شرف الدولہ بن عضدالدولہ نے بغداد مین ویحن بن دستم کوہی وغیرہ سے رصد بنوائی ۱۲

مورخ[۱] ہین جو آج تحقیق والے ۔ تفحص (جستجو ۱۲) کے ہین جنکے آئین (قانون ۱۲) نرالے

جنھون نے ہین عالم کے دفتر کھنگالے ۔ زمین کے طبق جس نے سب چھان ڈالے

عرب ہی نے دل اونکے جاکر ابھارے ۔ عرب ہی سے وہ بھرنے سیکھے ترارے[۲]

اندھیرا تو اریخ[۳] پر چھا رہا تھا ۔ ستارہ روایت کا گہنا رہا تھا

درایت کے سورج پہ ابر آ رہا تھا ۔ شہادت کا میدان دھندلا رہا تھا

(حدیث پر کھنا ۱۲)

اسیرہ چراغ اک عرب نے جلایا ۔ ہر اک قافلہ کا نشان جس سے پایا (پچھی خبر دینا ۱۲)

گروہ[۴] ایک جویا تھا علم نبی کا ۔ لگا یا پتا جس نے ہر مفتری (جھوٹ کر گھڑنے والا ۱۲) کا

نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا ۔ کیا قافیہ تنگ ہر مدعی (دعوی کرنیوالا ۱۲) کا

کیے جرح[۵] و تعدیل کے وضع قانون ۔ نہ چلنے دیا کوئی باطل (جھوٹھا) کا افسون

---

[۱] یعنے اہل یوروپ جو آج علم تاریخ مین تمام عالم پر فائق ہین اور جنھون نے علم لسان اور علم جیولوجی اور مختلف قومون کی قدیمی مذہبی کتابون سے زمانۂ قدیم کے حالات استخراج کیے ہین اس فن مین اونکے اقرار کے موافق اونکے استاد عرب ہی تھے - افسوس ہے کہ عرب کی تاریخی کتابین مسلمانون مین نہین پائی جاتین بلکہ انگلستان - جرمن فرانس اور روم کے کتب خانون مین دفتر کے دفتر موجود ہین - ابو راشد - حاجی خلفہ ابن بطوطہ - ابن العاثر مقریطی - مسعودی - طبری - حمزہ - اصفہانی وغیرہ وغیرہ انہین سے ایک کی کتاب بھی ہمنے کبھی نہین دیکھی مگر یہ سب بے بہا نسخے یوروپ کے کتب خانون مین جابجا موجود ہین ۱۲

[۲] ترارے بھرنا گھوڑے و ہرن وغیرہ کا چوکڑیان بھرنا یعنے دوڑنے مین جست کرنا مجازاً فکر و خیال کی بلند پروازی ۱۲

[۳] یعنے علم تاریخ جسے انگریزی مین ہسٹری کہتے ہین ۱۲

[۴] اس گروہ سے مراد محدثین اہل اسلام ہین ۱۲

[۵] علماے محدثین کی اصطلاح مین راوی کے عیب ظاہر کرنیکو جرح اور اوسپر سے اعتراض دفع کرنیکو تعدیل کہتے ہین ۱۲

اسی دھن (خیال پیوستہ ۱۲) مین آسان کیا ہر سفر کو
اسی شوق مین طے کیا بحر و بر کو
سُنا خازنِ علم دین (صاحب علم حدیث ۱۲) جس بشر کو
لیا اوس سے جاکر خبر اور اثر[۱] کو
پھر آپ اوسکو پرکھا کسوٹی پہ رکھکر
دیا اور کو خود مزہ اوسکا چکھ کر

کیا فاش راوی مین جو عیب پایا
مناقب (خوبیان ۱۲) کو چھانا مثالب (برائیان ۱۲) کو تایا
مشائخ (اکابر دین ۱۲) مین جو قبح (عیب ۱۲) نکلا جتایا
ائمہ (جمع امام ۱۲) مین جو داغ دیکھا بتایا
طلسم[۲] ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ مُلا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

رجال[۳] اور اسانید کے جو ہین دفتر
گواہ اونکی آزادگی کے ہین یکسر
نہ تھا اونکا احسان یہ اک اہلِ دین پر
وہ تھے اسمین ہر قوم و ملت کے رہبر
لبرٹی[۴] مین جو آج فائق ہین سب سے
بتائین کہ لبرل بنے ہین وہ کب سے

۱ خبر اور اثر حدیث کی قسمین ہین ۱۲

۲ یعنے محدثین اسلام نے راویون کے حالات کی تنقیح نہایت آزادی اور انصاف سے کی ہے مقدس یعنے بزرگ لوگ جنکے بشری عیوب تقوی اور ورع کے پردہ مین چھپے ہوے تھے اونکو خوب ظاہر کر دیا تاکہ طالبان علم حدیث دھوکہ نہ کھاوین اور اونکی روایتونکو خوب جانچ لین ۱۲

۳ رجال سے مراد علم رجال ہے جسمین عالمون اور حدیث کے راویون کا حال نہایت صحت سے لکھا گیا ہے اور اسانید حدیث کی وہ وہ کتابین ہین جنمین ہر ایک حدیث مع اوسکے کل راویون کے نام بنام لکھی گئی ہو جیسے بخاری و مسلم وغیرہ۔ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب نے لکھا ہے کہ "علم رجال پر مسلمان جتنا فخر کرین بجا ہے نہ ایسی کوئی قوم گذری اور نہ اب ہے جسنے مسلمانون کی طرح بارہ سو برس تک علما کے حالات زندگی لکھے ہون جنکو پانچ لاکھ مشہور عالمون کا تذکرہ انکی کتابون سے ملسکتا ہے" ۱۲

۴ لبرٹی انگریزی مین آزادی کو اور لبرل آزاد کو کہتے ہین ۱۲

فصاحتِ عرب

[۱] فصاحت کے دفتر تھے سب گاؤ خوردہ | بلاغت کے رستے تھے سب ناسپردہ
اُدھر روم کی شمع انشا تھی مُردہ | اِدھر آتش پارسی تھی فسردہ
یکایک جو برق آ کے چمکی عرب کی | کھلی کی کھلی رہ گئی آنکھ سب کی

عرب کی جو دیکھی وہ آتش زبانی | سُنی بر محل - اُنکی شیوا بیانی
وہ اشعار کی دل مین ریشہ دوانی | وہ خطبون کی مانند دریا روانی
وہ جادو کے جملے وہ فقرے فسون کے | تو سمجھے کہ گویا ہم ابتک تھے گونگے

سلیقہ کسیکو نہ تھا مدح و ذم کا | نہ ڈھب یاد تھا شرح شادی و غم کا
نہ انداز تلقین وعظ و حکم کا | خزانہ تھا مدفون زبان اور قلم کا
نو اسنجیان اونسے سیکھی ہین سب نے | زبان کھولدی سبکی نطق عرب نے

زمانہ مین پھیلی طب انکی بدولت | ہوئی بہرہ ور جس سے ہر قوم و ملت
نہ صرف ایک مشرق مین تھی اونکی شہرت | مُسلّم (مانی گئی ۱۲) تھی مغرب تک اونکی حذاقت (عقلمندی ۱۲)
سلرنو [۲] مین جو ایک نامی مطب تھا | وہ مغرب مین عطار مشک عرب تھا

[۱] فصاحت بلاغت عرب کا ذاتی جوہر تھا - معرکۂ جنگ مین اونکی تقریرون سے مبارزون کے دل بڑھتے تھے - اور مخالفون کے جی چھوٹ جاتے تھے - انھین کی زبانین تھین جو لڑائیون مین تیر و سنان کا کام دیتی تھین - جان ڈیون پورٹ نے لکھا ہے کہ "عرب کے علم ادب نے روم اور یونان کے علم ادب مین از سر نو جان ڈالی تھی" اورنٹیل ٹرانسلیشن کمیٹی کی پہلی تجویز مین اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ "فن ادب اور خصوصًا قصص و حکایات مین کوئی عرب سے بڑھکر نہین ہوا" اہل یورپ کے ہان جواب اسپیچ کا دستور ہے جو کہ عام جلسون، قومی مجمعون اور لڑائی وغیرہ کے موقعون پر کیجاتی ہے وہ اُندلس کے مسلمانون سے اُنکے ہان پہونچی ہے ۱۲

[۲] سلرنو نیپلس صوبۂ اٹلی کا مشہور شہر ہے - وہان مسلمانون کا ایک نامی گرامی مدرسہ تھا جسمین طب کی علمی و عملی تعلیم ہوتی تھی اور تمام یورپ سے لوگ طب سیکھنے کو یہان آتے تھے (از رسالہ گوش مصنفہ ہنٹر سٹ جلد ۲) ۱۲

ابوبکر رازی[۱]، علی ابن عیسا[۲]
حنین[۴] ابن اسحق، قسطیں دانا
حکیم گرامی حسین ابن سینا[۳]
ضیاء ابن بیطار[۵] راس الاطبا
انہیں کے ہین مشرق مین سب نام لیوا
انہیں سے ہوا پار مغرب کا کھیوا

غرض فن ہین جو مایۂ دین و دولت
طب اور کیمیا ہندسہ اور ہیئت
طبیعی الٰہی ریاضی و حکمت
سیاحت تجارت عمارت فلاحت
لگاؤ گے کھوج انکا جا کر جہان تم
نشان انکے قدمون کے پاؤ گے وان تم

ہوا گو پامال بستان عرب کا
ہرا کر گیا سب کو باران عرب کا
مگر اک جہان ہے غزلخوان عرب کا
سپید و سیہ پر ہے احسان عرب کا
وہ قومین جو ہین آج سرتاج سبکی[۶]
کنوڑی رہین گی ہمیشہ عرب کی

۱ اسکی تصنیفات ۲۳۰ ضبط کیگئی ہین جنمین سے اکثر طب مین ہین۔ اول رے مین اور پھر بغداد مین مطبون علاج کیا گیا اور آخر مین اندھا ہو گیا۔ ۳۲۰ھ ہجری مین وفات پائی ۱۲

۲ علی ابن عیسیٰ کو چیمبرز ان سائکلوپیڈیا مین نہایت نامی اطبائے اسلام مین سے شمار کیا ہے ۱۲

۳ یعنے بوعلی شیخ الرئیس آس کا قانون صدہا برس تک یوروپ کے مدرسون مین پڑھا گیا ہے اسکی تصنیفات مختلف علوم مین چالیس کے قریب شمار کیگئی ہین جنمین سے کتاب حاصل و محصول کی ۲۰ شفا کی ۱۸ قانون کی ۵ کتاب الانصاف کی ۲۰ لسان العرب کی ۱۰ جلدین نہایت ضخیم ہین ۴۲۸ ہجری مین اٹھاون برس کی عمر مین مرا اور ہمدان مین مدفون ہوا ۱۲

۴ حنین عبادان کا رہنے والا عیسائی مذہب بہت بڑا نامی طبیب ہے چونکہ اسنے خلفائے عباسیہ کے یہان نشو و نما پائی تھی اور متوکل کے عہد مین سررشتۂ ترجمہ کا افسر تھا اور اسکا وطن بھی عراق عرب تھا اسلیے حکمای اسلام مین شمار کیا گیا ہے ۱۲

۵ ضیاء الدین ابن بیطار اندلسی علم نباتات مین بےمثل و یکتا تھا۔ نباتات کی تحقیقات مین دور دور کے سفر کیے ادویۂ مفردہ کے بیان مین اکثر کتابون کا ماخذ اسکی تصنیفات ہین۔ مصر کے تمام حکیم اسکو اپنا پیشوا جانتے تھے ۶۴۶ھ مین وفات پائی ۱۲

۶ یوروپ کے نامی مورخ مثل اڈورڈ گبن۔ ہنری لوئیس۔ ڈاکٹر ہیلی۔ سڈلیو فرانسس الگزنڈر ہملیٹ وغیرہ وغیرہ اس بات کے معترف ہین کہ ہمارے فضل و کمال کا سرچشمہ عرب تھا ۱۲

رہے جبتک ارکان اسلام برپا — چلن اہل دین کا رہا سیدھا سادا

رہا میل سے شہد صافی مصفا — رہی کھوٹ سے سیم خالص مبرا

نہ تھا کوئی اسلام کا مرد میدان — علم ایک تھا شش جہت میں درافشان

پہ گدلا ہوا جبکہ چشمہ صفا کا — گیا چھوٹ سررشتہ دین ہدا کا

رہا سر پہ باقی نہ سایہ ہما کا — تو پورا ہوا عہد تھا جو خدا کا

کہ "ہمنے بگاڑا[له] انہیں کوئی ابتک — وہ بگڑا انہیں آپ دنیا میں جبتک"

بُرے اُنپہ وقت آکے پڑنے لگے اب — وہ دنیا میں بسکر اُجڑنے لگے اب

بھرے اُنکے میلے بچھڑنے لگے اب — بنے تھے وہ جیسے بگڑنے لگے اب

ہری کھیتیان جل گئین لہلہا کر — گھٹا کھل گئی ساری عالم مین چھاکر

نہ ثروت رہی اونکی قائم نہ عزت — گئے چھوڑ ساتھ اُنکا اقبال و دولت

ہوے علم و فن اونسے اک ایک رخصت — مٹین خوبیان ساری نوبت بنوبت

رہا دین باقی نہ اسلام باقی — اک اسلام کا رہگیا نام باقی

ملے کوئی ٹیلہ اگر ایسا اونچا — کہ آتی ہو وان سے نظر ساری دنیا

چڑھے اوسپہ پھر اک خردمند دانا — کہ قدرت کے میدان کا دیکھے تماشا

تو قومون مین فرق اسقدر پائیگا وہ — کہ عالم کو زیروزبر پائے گا وہ

له جیسا سورہ رعد مین وارد ہے کہ "اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ" یعنے خداے تعالے کسی قوم کی حالت کو نہین بدلتا۔ جبتک وہ آپ اپنی حالت نہین بدلتی ۱۲

تمثیل حالت اسلام

وہ دیکھیگا ہر سو ہزارون چمن وان — بہت تازہ تر صورتِ باغِ رضوان
بہت اونسے کمتر پہ سرسبز و خندان — بہت خشک اور بے طراوت مگر ہان
نہین لائے گو برگ و بار اونکے پودے — نظر آتے ہین ہونہار اونکے پودے

پھر اک باغ دیکھے گا اُجڑا سراسر — جہان خاک اوڑتی ہو ہر سو برابر
نہین تازگی کا کہین نام جسپر — ہری ٹہنیان جھڑ گئین جسکی جلکر
نہین پھول پھل جسمین آنے کے قابل — ہوئے روکھ جسکے جلانے کے قابل

زنہر

جہان آگ کا کام کرتا ہے باران — جہان آکے دیتا ہی رو ابر نیسان
تردد سے جو اور ہوتا ہے ویران — نہین راس جسکو خزان اور بہاران
یہ آواز پیہم وہان آرہی ہے — کہ اسلام کا باغ ویران یہی ہی

وہ دینِ حجازی کا بیباک بیڑا — نشان جسکا اقصای عالم مین پہونچا
مزاحم ہوا کوئی خطرہ نہ جسکا — نہ عمان[1] مین ٹھٹھکا نہ قلزم[2] مین جھجکا
کیے پے سپر جسنے ساتوں سمندر[3] — وہ ڈوبا دہانہ[4] مین گنگا کے آکر

اطراف ۱۲ | طے ۱۲

[1] خلیج عمان عرب اور بلوچستان کے درمیان ہے ۱۲

[2] بحر قلزم جسکو بحر احمر بھی کہتے ہین یہ سمندر عرب اور افریقہ کے درمیان ہے ۱۲

[3] اس لفظ سے از روے محاورہ اکثر کل سمندر مراد ہین اسکا ماخذ ظاہرا سَبْعَةُ اَبْحُرٍ کا لفظ ہے جو قرآن مجید مین آیا ہے اور وہان اوس سے وہ ساتون سمندر مراد ہین جو ملک عرب کے اردگرد و دریا نزدیک واقع ہین جیسے بحیرۂ شام بحر قلزم - بحر عرب - بحر ہند بحر عمان - بحر فارس - بحر اشو د ۱۲

[4] دریا جس جگہ سے نکلتا ہے اوسے منبع اور جہان گرتا ہے اوسے دہانہ کہتے ہین ۱۲

اگر کان دھر کے سنین اہل عبرت
تو سیلون[١] سے تا بہ کشمیر و تبت
زمین روکھ بن پھول پھل ریت پربت
یہ فریاد سب کر رہے ہین بحسرت
کہ جو کل فخر تھا جنسے اہل جہان کو
لگا اونسے عیب آج ہندوستان کو

حکومت نے تمسے کیا گر کنارا
تو اوسمین نہ تھا کچھ تمہارا اجارا
زمانہ کی گردش سے ہے کسکو چارہ
کبھی یان سکندر کبھی یان ہی دارا
نہین بادشاہی کچھ آخر خدائی
جو ہے آج اپنی تو کل ہی پرائی

ہوئی مقتضی جبکہ حکمت خدا کی
کہ تعلیم جاری ہو خیر الوریٰ کی (بہترین عالم صلعم ١٢)
پڑی دھوم عالم مین دین ہدیٰ کی
تو عالم کی تمکو حکومت عطا کی
کہ پھیلاؤ دنیا مین حکم شریعت
کرو ختم بندو نپہ مالک کی حجت

ادا کر چکی جب حق اپنا حکومت
رہی اب نہ اسلام کو اسکی حاجت
مگر حیف اے فخر آدم کی امت
ہوئی آدمیت بھی ساتھ اسکے رخصت
حکومت تھی گویا کہ ایک جھول[٢] تمپر
کہ اڑتے ہی اسکے نکل آئے جوہر

زمانہ مین ہین ایسی[٣] قومین بہت سی
نہین جن مین تخصیص فرماندہی کی
پر آفت کہین ایسی آئی نہو گی
کہ گھر گھر یہ یان چھاگئی آکے پستی
چکور[٤] اور شہباز سب اوج پر ہین
مگر ایک ہم ہین کہ بے بال و پر ہین

١ سیلون سے تا بہ کشمیر و تبت ہندوستان کی شمالی اور جنوبی حد ہے اور یہ سب زمین کسی وقت مسلمانونکی زیر حکومت تھی ١٢

٢ جھول بالائی پوشش یا ملمع کو کہتے ہین جسکے اڑجانے سے کسی شے کی اصلیت ظاہر ہو جاتی ہے بعینہ حکومت کے جاتے رہنے سے تمہارے جوہر یعنے عیوب ظاہر ہو گئے عیبون کو بطریق استہزا جوہر بولتے ہین جیسے بعض اوقات حماقت کو عقلمندی کہتے ہین ١٢

٣ جیسے پارسی۔ یہودی۔ ہندو وغیرہ ١٢

٤ چکور سے محکوم اور شہباز سے حاکم قومین مراد ہین ١٢

مسلمانان ہندوستان

وہ ملت کہ گردون پہ جسکا قدم تھا
ہر اک کھونٹ مین جسکا برپا علم تھا
وہ فرقہ جو آفاق مین محترم تھا (قوم ۱۲)
وہ امت لقب جسکا خیر الامم[1] تھا
نشان اُسکا باقی ہے صرف اسقدر یان
کہ گنتے ہین اپنے کو ہم بھی مسلمان

دگرنہ ہماری رگون مین لہو مین
ہمارے ارادون مین اور جستجو مین
دلون مین زبانون مین اور گفتگو مین
طبیعت مین فطرت مین عادت مین خو مین
نہین کوئی ذرہ نجابت کا باقی
اگر ہو کسی مین تو ہے اتفاقی

ہماری ہر اک بات مین سفلہ پن ہے
کمینون سے بدتر ہمارا چلن ہے
لگا نام آبا کو ہمسے گہن ہے
ہمارا قدم ننگ اہل وطن ہے
بزرگون کی توقیر کھوئی ہے ہمنے
عرب کی شرافت ڈبوئی ہے ہمنے

نہ قومون مین عزت نہ جلسون مین وقعت
نہ اپنون سے الفت نہ غیرون سے ملت
مزاجون مین سستی دماغون مین نخوت (غرور ۱۲)
خیالون مین پستی کمالون سے نفرت
عداوت نہان دوستی آشکارا
غرض کی تواضع غرض کی مدارا

نہ اہل حکومت کے ہمراز ہین ہم
نہ درباریون مین سرافراز ہین ہم
نہ علمون مین شایان اعزاز ہین ہم
نہ صنعت مین حرفت مین ممتاز ہین ہم
نہ رکھتے ہین کچھ منزلت نوکری مین
نہ حصہ ہمارا ہے سوداگری مین

تنزل نے کی ہے بُری گت ہماری
بہت دور پہونچی ہے نکبت ہماری (ذلت ۱۲)
گئی گذری دنیا سے عزت ہماری
نہین کچھ اُبھرنے کی صورت ہماری
پڑے ہین اک اُمید کے ہم سہارے
توقع پہ جنت کی جیتے ہین سارے

[1] خیر الامم سب امتون سے بہتر امت جیسے آیہ کُنتُم خَیرَ اُمَّةٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ ۱۲

سیاحت کی گون ہے نہ مرد سفر ہین
خدا کی خدائی سے ہم بے خبر ہین
یہ دیوارین گھر کی جو بیش نظر ہین
یہی اپنے نزدیک حدِ بشر ہین
ہین تالاب مین مچھلیان کچھ فراہم
وہی اونکی دنیا وہی اونکا عالم

بہشت اور ارم[1] سلسبیل اور کوثر
(نام چشمۂ بہشت ۱۲ — نہر بہشت ۱۲)
پہاڑ اور جنگل جزیرے[2] سمندر
(ٹاپو ۱۲)
اسی طرح کے اور بھی نام اکثر
کتابون مین پڑھتے رہے ہین برابر
پہ جبتک نہ دیکھین کہین کس یقین پر
کہ یہ آسمان پر ہین یا ہین زمین پر

(بعض انسانون کی آبادی انتہائی حد ۱۲)

وہ بے مول پونجی کہ ہے اصل دولت
وہ شایستہ ملکون کا گنج سعادت
وہ آسودہ قومونکا راس البضاعت
(سرمایہ پونجی ۱۲)
وہ دولت کہ ہے وقت جس سے عبارت
نہین اوسکی وقعت نظر مین ہماری
یون ہین مفت جاتی ہے برباد ساری

اگر ہمسے مانگے کوئی ایک پیسا
تو ہوگا کم وبیش بار اوسکا دینا
مگر ہان وہ سرمایہ دین و دنیا
کہ اک ایک لمحہ ہے انمول جسکا
نہین کرتی خسّت اوڑانے مین اوسکو
بہت ہم سخی ہین لٹانے مین اوسکے

اگر سانس دن رات کی سب گنین ہم
تو نکلین گے انفاس ایسے بہت کم
کہ ہو جنمین کل کے لیے کچھ فراہم
یون ہین گذری جاتے ہین دن رات پیہم
نہین کوئی گویا خبردار ہم مین
کہ یہ سانس آخر ہے اب کوئی دم مین

تضییع اوقات

[1] نقل مشہور ہے کہ بادشاہ شداد نے سرزمین یمن مین صنعا اور حضرموت کے مابین ایک باغ بنوایا تھا جسکا عرض وطول بارہ بارہ فرسنگ تھا اوسیکا نام ارم ہے اور اکثر مقام پر شعرا نے اوسکو بمعنے بہشت بھی استعمال کیا ہے ۱۲

[2] وہ قطعۂ زمین جسکے چارونطرف پانی ہو ۱۲

گڈریے کا وہ حکم بردار کتا — کہ بھیڑوں کی ہر دم ہے رکھوال کرتا
جو ریوڑ میں ہوتا ہے پتے کا کھڑکا — تو وہ شیر کی طرح پھرتا ہے بپھرا
اگر انصاف کیجے تو ہے ہم سے بہتر — کہ غافل نہیں فرض سے اپنے دم بھر

وہ قومیں جو سب راہیں طے کر چکی ہیں — ذخیرے ہر اک جنس کے بھر چکی ہیں
ہر اک بوجھ بار اپنے سر دھر چکی ہیں — ہوئیں تب ہیں زندہ کہ جب مر چکی ہیں
اسیطرح راہِ طلب میں ہیں پویا [دوڑنا ۱۲] — بہت دور ابھی اونکو جانا ہے گویا

کسی وقت جی بھر کے سوتے نہیں وہ — کبھی سیر محنت سے ہوتے نہیں وہ
بضاعت [پونجی ۱۲] کو اپنی ڈبوتے نہیں وہ — کوئی لمحہ بیکار کھوتے نہیں وہ
نہ چلنے سے تھکتے نہ اُکتاتے ہیں وہ — بہت بڑھ گئے اور بڑھے جاتے ہیں وہ

مگر ہم کہ اب تک جہاں تھے وہیں ہیں — جمادات[لہ] کی طرح بارِ زمیں ہیں
جہاں ہیں ہیں ایسے کہ گویا نہیں ہیں — زمانہ سے کچھ ایسے فارغ نشیں ہیں
کہ گویا ضروری تھا جو کام کرنا — وہ سب کر چکے ایک باقی ہے مرنا

یہاں اور ہیں جتنی قومیں گرامی — خود اقبال ہے آج اونکا سلامی
تجارت میں ممتاز دولت میں نامی — زمانہ کے ساتھی ترقی کے حامی
نہ فارغ ہیں اولاد کی تربیت سے — نہ بیفکر ہیں قوم کی تقویت سے

دکان اونکی ہے اور بازار اونکا — بنج اونکا ہے اور بیوپار اونکا
زمانہ میں پھیلا ہے بیوپار اونکا — ہے بیڑہ جوان بر سر کار اونکا
مدار اہلکاری کا ہے اب انھیں پر — انھیں کے ہیں آفس انھیں کے ہیں دفتر [دفتر ۱۲]

اہل یورپ کا ضبط اوقات
اپنی وضع

لہ بیجان اشیاء معدنی جیسے پتھر وغیرہ ۱۲

معزز نہین ہر ایک دربار مین وہ
گرامی نہین ہر ایک سرکار مین وہ
نہ رسوا ہین عادات و اطوار مین وہ
نہ بدنام گفتار و کردار مین وہ
نہ پیشہ سے حرفہ سے انکار اونکو
نہ محنت مشقت سے کچھ عار اونکو

طبیعت مین اک اک کی ہی خاکساری
بُرا اُنکے کرتے ہین وہ بُردباری (برداشت ۱۲)
تواضع ہی سبکی رگ و پے مین ساری (روان ۱۲)
دماغ اونکے ہین کبر و نخوت سے عاری (جنکے یعنی خالی ۱۲)
نہ باتو مین اونکی حقارت کسی کی
نہ جلسو مین اونکے مذمت کسی کی

جو گرتے ہین گر کر سنبھل جاتے ہین وہ
پڑے زد تو بچکر نکل جاتے ہین وہ
ہر اک سانچہ مین جا کے ڈھلجاتے ہین وہ
جہان رنگ بدلا بدلجاتے ہین وہ
ہر اک وقت کا مقتضی جانتے ہین
زمانے کے تیور وہ پہچانتے ہین

مگر ہے ہماری نظر اتنی اونچی
وان اک یکسان ہی یان سب بلندی و پستی
نہین ابتک اصلا خبر ہمکو یہ بھی (مطلق ۱۲)
کہ ہے کون مردار گتیا ترقی
جدھر کھولکر آنکھ ہم دیکھتے ہین
زمانے کو اپنے سے کم دیکھتے ہین

زمانہ کا دن رات ہے یہ اشارا
کہ ہے آشتی مین مری یان گزارا (میل جول ۱۲)
نہین پیروی جسکو میری گوارا
مجھے اونسے کرنا پڑے گا کنارا
سدا ایک ہی رُخ نہین ناؤ چلتی
چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی

چمن مین ہوا آچکی ہے خزان کی
پھری ہے نظر دیر سے باغبان کی
صدا اور ہے بلبل نغمہ خوان کی
کوئی دم مین رحلت ہی اب گلستان کی
تباہی کے خواب آ رہے ہین نظر سب
مصیبت کی ہی آنیوالی سحر اب

فلاکت جسے کہیے اُمّ الجرائم — نہیں رہتے ایمان پہ دل جس سے قائم
(مفلسی ۱۲)
بناتی ہے انسان کو جو بہائم — مُصلّی ہیں دلجمع جس سے نہ صائم
(نمازی ۱۲)
وہ یوں اہل اسلام پر چھا رہی ہے — کہ مُسلم کی گویا نشانی یہی ہے
(مسلمان ۱۲)

کہیں مکر کے گُر سکھاتی ہے ہمکو — کہیں جھوٹ کی لو لگاتی ہے ہمکو
خیانت کی چالیں سُجھاتی ہے ہمکو — خوشامد کی گھاتیں بتاتی ہے ہمکو
فسوں جب یہ باقی نہیں کارگر وہ — تو کرتی ہے آخر کو دریُوزہ گر وہ
(بھٹکنگا ۱۲)

یہاں جتنی قومیں ہمارے سوا ہیں — ہزاروں میں خوش ہیں تو دو بےنوا ہیں
(غریب ۱۲)
یہاں لاکھ ہیں دو اگر اغنیا ہیں — تو سو نیم بسمل ہیں باقی گدا ہیں
(امیر ۱۲)
ذرا کام غیرت کو فرمائیں گر ہم — تو سمجھیں کہ ہیں مبتذل کسقدر ہم
(ذلیل و بیقدر ۱۲)

بگاڑے ہیں گردش نے جو خاندانی — نہیں جانتے بسکہ روٹی کمانی
دلوں میں ہے یہ یکقلم سب نے ٹھانی — کہ کیجے بسر مانگ کر زندگانی
جہاں قدردانوں کا ہیں کھوج پاتے — پہونچتے ہیں واں مانگتے اور کھاتے

کہیں باپ دادا کا ہیں نام لیتے — کہیں روشناسی سے ہیں کام لیتے
کہیں جھوٹے وعدوں پہ ہیں دام لیتے — نہیں ہیں وہ دیدیکے دم وام لیتے
(قرضا ۱۲)
بزرگوں کی نازاں ہیں جس نام پر وہ — اسے بیچتے پھرتے ہیں دربدر وہ

یہ ہیں ڈھنگ اُن تازہ آفت زدوں کے — بہت کم زمانہ ہوا جنکو بگڑے
ابھی ایک عالم ہے آگاہ جنسے — کہ ہیں کسکے بیٹے وہ اور کسکے پوتے
جنہیں دیس میں سب جانتے ہیں — حسب اور نسب جنکا پہچانتے ہیں

اگر بٹ چکا جنکا نام و نشان ہے
پرانی ہوئی جنکی اب داستان ہے
فسانون مین قصون مین جنکا بیان ہے
بہت نسل پر تنگ اونکی جہان ہے
نہین اونکی قدر اور پرسش کہین اب
اونھین بھیک تک کوئی دیتا نہین اب

بہت آگ چلمون کی سلگانے والے [۱]
بہت گھانس کی گٹھریان لانے والے [۲]
بہت دربدر مانگ کر کھانے والے
بہت فاقہ کر کر کے مرجانے والے
جو پوچھو کہ کس کان کے ہین وہ جوہر
تو نکلین گے نسل ملوک اونہین اکثر

انھین کے بزرگ ایکدن حکمران تھے
انھین کے پرستار ہر وجوان تھے
یہی ہامن عاجز و ناتوان تھے (جاے پناہ ۱۲)
یہی مرجع دیلم و اصفہان تھے (جاے مرجع ۱۲)
یہی کرتے تھے ملک کی گلہ بانی
انھین کے گھرون مین تھی صاحبقرانی [۳]

یہ اے قوم اسلام عبرت کی جا ہے
کہ شاہون کی اولاد در در گدا ہے
جسے سنیے افلاس مین مبتلا ہے
جسے دیکھیے مفلس و بینوا ہے
نہین کوئی انمین کمانے کے قابل
اگر ہین تو ہین مانگ کھانے کے قابل

۱ یہ اشارہ ہے دہلی کے اون حقہ پلانیوالونکیطرف جو اولاد تیمور سے ہین ۱۲

۲ یہ اشارہ ہے تغلق آباد کے اون گھسیارون کی طرف جو خاندان تغلق سے ہین ۱۲

۳ منجمون کی اصطلاح مین صاحبقران اوس بادشاہ کو کہتے ہین جسکی ولادت کے وقت زہرہ و مشتری ایک برج مین ہون - یہ بڑی اقبالمندی کی بات سمجھی جاتی ہے مجازاً ہر اقبالمند اور کامران بادشاہ کو بھی کہتے ہین ۱۲

نہین مانگنے کا طریق ایک ہی یان — گدائی کی ہین صورتین نت نئی یان
نہین حصر کنگلو نپہ گدیہ گری یان — کوئی دے تو منگتون کی ہی کیا کمی یان
بہت ہاتھ پھیلائے زیر ردا ہین — چھپے اُجلے کپڑو نمین اکثر گدا ہین

بہت آپ کو کہکے مسجد کے بانی (چادر ۱۲) — بہت بنکے خود سید خاندانی
بہت سیکھ کر نوحہ و سوز خوانی — بہت مدح مین کرکے رنگین بیانی
بہت آستانونکے خُدّام بنکر — بڑے مانگتے کھاتی پھرتے ہین در در

مشقت کو محنت کو جو عار سمجھین — ہنر اور پیشہ کو جو خوار سمجھین
تجارت کو کھیتی کو دشوار سمجھین — فرنگی کے پیسے کو مردار سمجھین
تن آسانیان چاہین اور آبرو بھی — وہ قوم آج ڈوبی گی گر کل نہ ڈوبی

کرین نوکری بھی تو بے عزتی کی — جو روٹی کمائین تو بے حرمتی کی
کہین پائین خدمت تو بے غیرتی کی — قسم کھائیے اونکی خوش قسمتی کی
امیرون کے بنتے ہین جب یہ مصاحب — تو جاتے ہین ہو کر حمیت سے تائب

کہین اُنکی صحبت مین گانا بجانا — کہین مسخرہ بنکے ہنسنا ہنسانا
کہین پھبتیان کرکے انعام پانا — کہین چھیڑ کر گالیان سب سے کھانا
یہ کام اور بھی کرتے ہین پر نہ ایسے — مسلمان بھائی سے بن آئین جیسے

امیرون کا عالم نہ پوچھو کہ کیا ہے — خمیر اُنکا اور اونکی طینت (سرشت ۱۲) جدا ہے
سزاوار ہے اونکو جو ناسزا ہے — روا ہے اُنھین سبکو جو ناروا ہے
شریعت ہوئی ہے نکونام اونسے — بہت فخر کرتا ہی اسلام اونسے

امیرون کے مصاحب

ذی مقدور مسلمان

ہر اک بول پر اونکے مجلس فدا ہے — ہر اک بات پر وان درست اور بجا ہے
نہ گفتار مین اونکے کوئی خطا ہے — نہ کردار اونکا کوئی ناسزا ہے
وہ جو کچھ کہین کہہ سکے کون اونکو — بنایا ندیمون نے فرعون اونکو

وہ دولت کہ ہے مایۂ دین و دنیا — وہ دولت کہ ہی توشۂ راہ عقبا (زادراہ ۱۲ — آخرت)
سلیمان[۱] نے کی جسکی حق سے تمنا — بڑھا جس سے آفاق مین نام کسرا (نوشیروان)
کیا جسنے حاتم کو مشہور دوران — کیا جسنے یوسف کو مسجود اخوان (برادران ۱۲)

بلا ہے یہ فخر اوسکو انکی بدولت — کہ سمجھی گئی ہے وہ اصل شقاوت (بدبختی ۱۲)
کہین ہے وہ سرمایۂ جہل و غفلت — کہین نشۂ بادۂ کبر و نخوت
جہان کے لیے جو کہ آب بقا ہے — وہ اس قوم کے حق مین سمّی ہوا ہے (زہر آمیز ۱۲)

ادھر مال و دولت نے یان منھ دکھایا — ادھر ساتھ ساتھ اسکے ادبار آیا
پڑا آکے جس گھر پہ ثروت کا سایا — عمل وان سے برکت نے اپنا اوٹھایا (نحوست ۱۲)
نہین راس یان چار پیسے کسی کو — مبارک نہین جیسے پر چیونٹی کو

سمجھتے ہین سب عیب جن عادتون کو — بہائم سے نسبت ہی جن سیرتون کو
چھپاتے ہین اوباش جن خصلتون کو — نہین کرتے اجلاف جن حرکتون کو (کمینے ۱۲)
وہ یان اہل دولت کو ہین شیر مادر — نہ خوف خدا ہے نہ شرم پیمبرؐ

طبیعت اگر لہو و بازی پہ آئی — تو دولت بہت سی اسی مین لٹائی
جو کی حضرت عشق نے رہنمائی — تو کردی بھری گھر کی دم مین صفائی
پھر آخر لگے مانگنے اور کھانے — یون ہین مٹ گئے یان ہزارون گھرانے

[۱] یہ اشارہ ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کی اوس دعا کیطرف جو قرآن پاک مین وارد ہے وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي ۱۲

نہ آغاز پر اپنے غور اونکو اصلا ۔۔۔ نہ انجام کا اپنے کچھ اونکو کھٹکا
نہ فکر اونکو اولاد کی تربیت کا ۔۔۔ نہ کچھ ذلت قوم کی اونکو پروا
نہ حق کوئی دنیا پہ اونکا نہ دین پر ۔۔۔ خدا کو نہ کیا منھ دکھائینگے جا کر

کسی قوم کا جب اُلٹتا ہے دفتر ۔۔۔ تو ہوتے ہین مسخ[1] اونمین پہلے تونگر
کمال اونمین رہتے ہین باقی نہ جوہر ۔۔۔ نہ عقل اونکی ہادی نہ دین اونکا رہبر
نہ دنیا مین ذلت نہ عزت کی پروا ۔۔۔ نہ عقبیٰ مین دوزخ نہ جنت کی پروا

نہ مظلوم کی آہ وزاری سے ڈرنا ۔۔۔ نہ مفلوک (تباہ حال ۱۲) کے حال پر رحم کرنا
ہوا و ہوس مین خودی سے گذرنا ۔۔۔ تعیش مین جینا نمایش پہ مرنا
سدا خواب غفلت مین بیہوش رہنا ۔۔۔ دم نزع تک خود فراموش رہنا

پریشان اگر قحط سے اک جہان ہی ۔۔۔ تو بیفکر ہین کیونکہ گھر مین سمان ہے
اگر باغ امت مین فصل خزان ہی ۔۔۔ تو خوش ہین کہ اپنا چمن گلفشان ہی
بنی نوع انسان کا حق اونپہ کیا ہی ۔۔۔ وہ اک نوع نوع بشر سے جدا ہی

کہان بندگان ذلیل اور کہان وہ ۔۔۔ بسر کرتے ہین بے غم قُوت (خورش ۱۲) و نان وہ
پہنتے نہین جز سمور[2] و کتان وہ ۔۔۔ مکان رکھتے ہین رشک خلد جنان وہ
نہین چلتے وہ بے سواری قدم بھر ۔۔۔ نہین رہتے بے نغمہ و ساز دم بھر

لہ اک صورت سے دوسری بری صورت بدلجانا ۱۲

سہ وہ نام ہے ایک جانور کے پوستین کا جسکا لباس امرا استعمال کرتے ہین
اور کتان باریک کپڑا ہے قیمتی ۱۲

کمربستہ ہین لوگ خدمت مین اونکی — گل ولالہ رہتے ہین صحبت مین اونکی

نفاست بھری ہی طبیعت مین اونکی — نزاکت سو داخل ہی عادت مین اونکی

دوا اونکی مشک اونکی اوٹھتا ہی ہیرون — وہ پوشاک مین عطر ملتے ہین سیرون

یہ ہو سکتے ہین اونکے ہمجنس کیونکر — نہین چین جنکو زمانے سے دم بھر

سواری کو گھوڑا نہ خدمت کو نوکر — نہ رہنے کو گھر اور نہ سونے کو بستر

پہننے کو کپڑا نہ کھانے کو روٹی — جو تدبیر اولٹی تو تقدیر کھوٹی

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدا کا[1] — کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا[2]

وہی دوست ہی خالق دوسرا کا — خلائق سے ہی جسکو رشتہ ولا کا (محبت ۱۲)

یہی ہی عبادت یہی دین و ایمان — کہ کام آئے دنیا مین انسان کے انسان

عمل جنکا تھا اس کلام متین پر (استوار ۱۲) — وہ سرسبز ہین آج روے زمین پر

تفوق (برتری ۱۲) ہے اونکو کہین (خرد ۱۲) وہ کہین (بزرگ ۱۲) پر — مدار آدمیت کا ہی اب ادنہین پر

شریعت کو جو ہمنے پیمان توڑے — وہ لیجا کے سب اہل مغرب[3] نے جوڑے (یورپ)

[1] کتاب ہدیٰ قرآن مجید اور شریعت اسلامیہ ۱۲

[2] یہ اشارہ ہے طرف اس حدیث کے اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ ۱۲

[3] اسجگہ اہل مغرب سے یوروپ کی مہذب قوم مراد ہے - مطلب یہ ہے کہ خدا کی طرف سے جو ہدایات ہمارے لیے آئی تھین اونکو ہمنے چھوڑ دیا مگر دوسرون نے انہین کی بدولت ترقیات حاصل کین ۱۲

اہل یورپ کی ہمدردی

سمجھتے ہین گمراہ جنکو مسلمان[۱] — نہین جنکو عقبیٰ مین امید غفران
نہ حصے مین فردوس جنکے نہ رضوان — نہ تقدیر مین حور جنکی نہ غلمان
پس از مرگ دوزخ ٹھکانا ہے جنکا — حمیم آب و زقوم[۲] کھانا ہے جنکا

وہ ملک اور ملت پہ اپنی فدا ہین — سب آپس مین اک کی حاجت روا ہین
اُولوالعلم (صاحب علم ۱۲) ہین انمین یا اغنیا ہین — طلبگار بہبود خلق خدا ہین
یہ تمغا تھا گویا کہ حصہ انہین کا — کہ حب الوطن[۳] ہے نشان مومنین کا

امیرون کی دولت غریبونکی ہمت — ادیبون کی انشا حکیمونکی حکمت
فصیحون کے خطبے شجاعونکی جرأت — سپاہی کے ہتھیار شاہونکی طاقت
دلون کی امیدین اُمنگونکی خوشیان — سب اہل وطن اور وطن پر ہین قربان

عروج اونکا جو تم عیان دیکھتے ہو — جہان مین اُنھین کامران دیکھتے ہو
مطیع اونکا سارا جہان دیکھتے ہو — اونھین برتر از آسمان دیکھتے ہو
یہ ثمرے ہین اونکی جوانمردیون کے — نتیجے ہین آپس کی ہمدردیون کے

[illegible]

غنی ہم مین ہین جو کہ ارباب ہمت — مُسلّم (مانی گئی ۱۲) ہے عالم مین جنکی سخاوت
اگر ہے مشائخ (بزرگان دین ۱۲) سے اونکو عقیدت — تو ہے پیرزادونپہ وقف اونکی دولت
لگے ہین دن رات وان عیش کرتے — یہ نوکر ہین جتنے وہ بھوکے ہین مرتے

سلہ اس بند مین مسلمانونکو غیرت دلائی گئی ہے کہ جن قومونکو وہ مذہب کی رو سے گمراہ اور اہل باطل سمجھتے ہین اونکے یہان ہمدردی انسانی اور خیر خواہی قوم و ملک جو کہ اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے ایسی اور ایسی ہے ۱۲

سلہ حمیم گرم پانی جو دوزخیون کو پلایا جاویگا - اور زقوم تھوہڑ جو اونکو کھلایا جاویگا ۱۲

سلہ جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ ۱۲

عمل واعظون کے اگر قول پر ہے | تو بخشش کی امید بے صرفہ زر ہے
نماز اور روزہ کی عادت اگر ہے | تو روزِ حساب انکو پھر کسکا ڈر ہے

اگر شہر مین کوئی مسجد بنا دی | تو فردوس مین نیو اپنی جما دی

عمارت کی بنیاد ایسی اُٹھائی | نہ نکلے کہین ملک مین جسکا ثانی
تماشون مین ثروت بڑونکی اڑائی | نمائش مین دولت خدا کی لُٹائی

دین اسلام کی حالت

چھٹی بیاہ مین کرنی لاکھون کے سامان | یہ ہین انکے ارمان یہ ہین انکی خوشیان

مگر دین برحق کا بوسیدہ ایوان | تزلزل مین مدت سے ہے جسکے ارکان (ستون ۱۲)
زمانہ مین ہے جو کوئی دن کا مہمان (محل ۱۲) | نہ پائینگے ڈھونڈے جسے پھر مسلمان (بھو بحال ۱۲)

قحط اہل اللہ

عزیزون نے اوس سے توجہ اوٹھالی | عمارت کا ہے اوسکی اللہ والی

پڑی ہین سب اُجڑی ہوئی خانقاہین | وہ درویش و سلطان کی امیدگاہین
کھلی تھین جہان علم باطن کی راہین | فرشتون کی پڑتی تھین جنپر نگاہین

قحط علماے دین

کہان ہین وہ جذب الٰہی کے پھندے | کہان ہین وہ اللہ کے پاک بندے

وہ علم شریعت کے ماہر کدھر ہین | وہ اخبار دین کے مبصر کدھر ہین
اصولی کدھر ہین مناظر کدھر ہین | محدث کہان ہین مفسر کدھر ہین

وہ مجلس جو کل سربسر تھی چراغان | چراغ اب کہین ٹمٹماتا نہین وان

مدارس وہ تعلیم دین کے کہان ہین | مراحل وہ علم و یقین کے کہان ہین (منازل ۱۲)
وہ ارکان شرع متین کے کہان ہین | وہ وارث رسول امین کے کہان ہین

رہا کوئی امت کا ملجا نہ ماوا | نہ قاضی نہ مفتی نہ صوفی نہ ملا

تنزلِ علومِ دینیہ

کہان ہین وہ دینی کتابون کے دفتر
کہان ہین وہ علمِ الٰہی[۱] کے منظر
چلی ایسی اس بزم مین باد صرصر
بجھین مشعلین نور حق کی سراسر
رہا کوئی ساماں نہ مجلس مین باقی
صراحی نہ منکبود مطرب نہ ساقی

علمائے سوء

بہت لوگ بنکر ہوا خواہ امت
سفیہون سے منوا کے اپنی فضیلت
سدا گانون در گانون نوبت بنوبت
پڑے پھرتے ہین کرتے تحصیل دولت
یہ ٹھہرے ہین اسلام کے رہنما اب
لقب انکا ہی وارثِ انبیا[۲] اب

صوفیان سوء

بہت لوگ پیرون کی اولاد بنکر
نہین ذات والا مین کچھ جنکی جوہر
بڑا فخر ہے جنکو لے دے کے اسپر
کہ تھے اونکے اسلاف مقبول داور
کرشمے ہین جا جا کے جھوٹے دکھاتے
مریدون کو ہین لوٹتے اور کھاتے (اگلے ۱۲)

یہ ہین جادہ پیماے راہِ طریقت
مقام انکا ہے ماورا[۳] ے شریعت
انھین پر ہے ختم آج کشف و کرامت
انھین کے ہی قبضہ مین بندونکی قسمت
یہی ہین مراد[۴] اور یہی ہین مرید اب
یہی ہین جنید[۵] اور یہی بایزید اب

۱ علم الٰہی وہ علم ہے جسمین ذات باریتعالی اور ارواح و مجردات سے بحث کیجاتی ہے یونان اسکو تھیولوجی کہتا ہی جسکو عربی مین اثولوجیا بنالیا ہے ۱۲

۲ یہ اشارہ ہے اَلعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الاَنبِیَاءِ کیطرف یعنے طنزاً اسکا مصداق اون حضرات کو ٹھہرایا گیا ہے جو فی زماننا مصنوعی مولوی بنکر دیہات مین گھومتے جہلا کو پھانستے اور تحصیل دولت کرتے پھرتے ہین ۱۲

۳ یعنے شریعت سے جدا جیسے کہ جاہل صوفی سمجھتے ہین کہ طریقت شریعت سے علحدہ ہے ۱۲

۴ صوفیہ کی اصطلاح مین مراد وہ شخص ہے جسنے جاذبۂ الٰہی کے بعد سلوک اختیار کیا ہو اور مرید وہ ہی جو سلوک کے بعد جذب کے مرتبہ کو پہونچا ہو ۱۲

۵ جنید بغدادی و بایزید بسطامی رحمہما اللہ غالباً تیسری صدی ہجری کے مشہور عرفا و کاملین مین سے ہین ۱۲

بڑے جس سے نفرت وہ تحریر کرنی
گنہگار بندوں کی تحقیر کرنی
جگر جس سے شق ہو وہ تقریر کرنی
مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی
یہ ہے عالمون کا ہمارے طریقہ
یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ

کوئی مسئلہ پوچھنے اونسے جائے
اگر بدنصیبی سے شک اوسمین لائے
تو گردن پہ بار گران لیکے آئے
تو قطعی خطاب اہل دوزخ کا پائے
اگر اعتراض اوسکی نکلا زبان سے
تو آنا سلامت ہی دشوار وان سے

کبھی وہ گلے کی رگین ہین پھلاتے
کبھی خوک اور سگ ہین اسکو بناتے (سوور ۱۲)
کبھی جھاگ[1] پر جھاگ ہین منھ پہ لاتے
کبھی مارنے کو عصا ہین اٹھاتے (لاٹھی ۱۲)
ستون (چشم بد دور) ہین آپ دین کے
نمونہ ہین خُلق[2] رسول امین کے

جو چاہے کہ خوش اونسے ہو[3] انسان
نشان سجدہ کا ہو جبین پر نمایان (پیشانی)
تو ہے شرط وہ قوم کا ہو مسلمان
تشرّع مین اسکے نہ ہو کوئی نقصان
ازار اپنی حد سے نہ آگے بڑھی ہو
لبین[4] بڑھ رہی ہون تو داڑھی چڑھی ہو

عقائد مین حضرت[5] کا ہمداستان ہو (ہمخیال ۱۲)
حریفون سے اونکے بہت بدگمان ہو
ہر اک اصل مین فرع مین ہمزبان ہو
مریدون کا اونکے بڑا مدح خوان ہو
اگر ایسا نہین ہی تو مردودِ دین ہے
بزرگون سے ملنے کے قابل نہین ہی

[1] جھاگ یعنے کف یہان اوس کف سے مراد ہے جو غصہ کے وقت انسان کے منہ سے نکلتا ہی ۱۲
[2] قرآن مجید مین خداے تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک مین خُلق عظیم فرمایا ہے یہان طنزاً بداخلاق مولویونکو اوسکا مصداق ٹھہرایا ہے ۱۲
[3] یعنے اگر اونسے کوئی غیر مسلم ملنا چاہی تو وہ خوش اخلاقی سے نہ پیش آوینگے ۱۲
[4] لبین موچھون کے بال جو ہونٹھون پر سے کترو ادیے جاتے ہین ۱۲
[5] یعنے اونھین قبلہ و کعبہ کا ۱۲

شریعت کے احکام تھے وہ گوارا
کہ شیدا تھے اونپر یہود اور نصارا
گواہ اونکی نرمی[۱] کا قرآن ہے سارا
خود "اَلدِّینُ یُسرٌ"[۲] نبی نے پکارا
مگر یان کیا ایسا دشوار اونکو
کہ مومن سمجھنے لگے بار اونکو

نہ کی اونکی اخلاق[۳] مین رہنمائی
نہ باطن مین کی اونکے پیدا صفائی
یہ احکام ظاہر کی لے یہ بڑھائی
کہ ہوتی نہین جس سے دم بھر رہائی
وہ دین جو کہ چشمہ تھا خُلقِ نکو کا
کیا اُسکو بالوعہ غسل و وضو کا

[illegible] کیا قلتین اسکو غسل و وضو کا

سدا اہل تحقیق سے دل مین بل ہے
حدیثون پہ چلنے مین دین کا خلل ہے
فتاوون پہ بالکل مدارِ عمل ہے
ہر اک رائے قرآن کا نعم البدل ہے
کتاب اور سنت کا ہے نام باقی
خدا اور نبی سے نہین کام باقی

۱؎ قرآن مین بہت سی آیتین دین اسلام کی آسانی پر دلالت کرتی ہین جیسے یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ اور لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اور مَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ وغیرہ ۱۲

۲؎ دین آسان ہے اسطرح کی بیشمار حدیثین اسی مضمون کی مروی ہین جیسے لَا رَهْبَانِیَّةَ فِی الْاِسْلَامِ لَا صَرَرَ وَلَا اِضْرَارَ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا اَمَّ اَحَدُکُمْ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الصَّغِیْرَ وَالْکَبِیْرَ وَالضَّعِیْفَ وَالْمَرِیْضَ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ (موسم حج مین) ایک شخص نے آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مین نے قربانی سے پہلے سر منڈوالیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہین ہے اب قربانی کرے پھر ایک اور شخص نے عرض کیا کہ مین نے کنکریان پھینکنے سے پہلے قربانی کرلی آپ نے فرمایا کچھ حرج نہین ہے اب کنکریان پھینک لے صاحب میزان شعرانی کا قول ہے کہ دین مین جسقدر آسانیان ہین وہ خدا اور رسول کیطرف سے ہین اور جتنی مشکلین ہین وہ علما کیطرف سے ہین ۱۲

۳؎ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ یعنے مین اسلیے بھیجا گیا ہون کہ اخلاق کی خوبیون کو کمال کے درجہ تک پہونچا دون - اور یہ بھی فرمایا کہ اچھا چلن اور نیک خصلت نبوت کا پچیسوان حصہ ہے اور یہ بھی فرمایا کہ وہ شخص مومن نہین ہے جسنے اپنا پیٹ بھر لیا اور ہمسایہ کو بھوکا چھوڑ دیا قرآن اور حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسالت کا بڑا مقصد اخلاق کی تہذیب تھی ۱۲

جہان مختلف ہون روایات باہم
کبھی ہون نہ سیدھی روایت سے خوش ہم
جسے عقل رکھے نہ ہرگز مسلّم
اوسے ہر روایت سے سمجھین مقدم
سب اسمین گرفتار چھوٹے بڑے ہین
سمجھ پر ہماری یہ پتھر پڑے ہین

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب مین مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنون پر کشادہ ہین راہین
پرستش کرین شوق سے جسکی چاہین

نبی کو جو چاہین خدا کر دکھائین
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائین
مزارون پہ دن رات نذرین چڑھائین
شہیدون سے جا جا کے مانگین دعائین
نہ توحید مین کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

وہ دین جس سے توحید پھیلی جہان مین
ہوا جلوہ گر حق زمین و زمان مین
رہا شرک باقی نہ وہم و گمان مین
وہ بدلا گیا آکے ہندوستان مین
ہمیشہ سے اسلام تھا جسپہ نازان
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلمان

تعصب[۱] کہ ہے دشمن نوع انسان
بھرے گھر کیے سیکڑون جسنے ویران
ہوئی بزم نمرود[۲] جس سے پریشان
کیا جسنے فرعون کو نذر طوفان
گیا جوش مین بولہب جسکی کھویا
ابوجہل کا جسنے بیڑا ڈبویا

۱ تعصب اصل مین بیجا حمایت کرنے کو کہتے ہین مگر چونکہ اکثر بیجا حمایت کے ساتھ ہی بیجا مخالفت اور بیجا نفرت بھی پائی جاتی ہے اسلیے تعصب کا اطلاق حیف و میل دونون پر ہوتا ہے ۱۲

۲ نمرود حضرت ابراہیم کی مخالفت سے اور فرعون حضرت موسیٰ کے عناد سے اور ابولہب اور ابوجہل ہمارے نبی کی دشمنی سے ایسے برباد ہوئے کہ انکی تباہی اور بربادی آجتک ضرب المثل ہے ۱۲

وہان اک عجب مجلس مین جلوہ گر ہے | چھپا جسکے پردے مین اُسکا ضرر ہے
بھرا زہر جس جام مین سر بسر ہے | وہ آبِ بقا ہمکو آتا نظر ہے
تعصب کو اک جزو دین سمجھے ہین ہم | جہنم کو خلدِ برین سمجھے ہین ہم

ہمین واعظون نے یہ تعلیم دی ہے | کہ جو کام دینی ہے یا دنیوی ہے
مخالف کی ریس اوسمین کرنی بُری ہے | نشان غیرتِ دین حق کا یہی ہے
نہ ٹھیک اُسکی ہرگز کوئی بات سمجھو | وہ دن کو کہے دن تو تم رات سمجھو

قدم گر رہ راست پر اوسکا پاؤ | تو تم سیدھے رستہ سے کترا کے جاؤ
پڑین اُسمین جو دقتین وہ اوٹھاؤ | لگین جسقدر ٹھوکرین اُسمین کھاؤ
جو نکلے جہاز اوسکا بچکر بھنور سے | تو تم ڈالدو ناؤ اندر بھنور کے

اگر مسخ ہو جائے صورت تمھاری | بہائم مین ملجائے سیرت تمھاری
بدلجائے بالکل طبیعت تمھاری | سراسر بگڑ جائے حالت تمھاری
تو سمجھو کہ ہے حق کی اک شان یہ بھی | ہے اک جلوۂ نور ایمان یہ بھی

نہ اوضاع مین تمسے نسبت کسیکو | نہ اخلاق مین تمپہ سبقت کسیکو
نہ حاصل یہ کھانون مین لذت کسیکو | نہ پیدا یہ پوشش پہ زینت کسیکو
تمھین فضل ہر علم مین بر ملا ہے | تمھاری جہالت مین بھی اک ادا ہے

کوئی چیز سمجھو نہ اپنی بُری تم | رہو بات کو اپنی کرتے بڑی تم
حمایت مین ہو جبکہ اسلام کی تم | تو ہو ہر بدی اور گنہ سے بری تم
بدی سے نہین مومنون کو مضرت | تمھارے گنہ اور ونکی طاعت

مخالف کا اپنے اگر نام لیجے
تو ذکر اوسکا ذلت سی خواری سے کیجے
کبھی بھول کر طرح اسمین نہ دیجے
قیامت کو دیکھو گے اسکے نتیجے
گنہاہون سے ہوتے ہو گویا مبرّا (پاک ۱۲)
مخالف پہ کرتے ہو جب تم تبرّا

نہ سُنّی ہین اور جعفری ہین ہو الفت
نہ نعمانی و شافعی ہین ہو ملّت
وہابی سے صوفی کی کم ہو نہ نفرت
مقلد (حنفی ۱۲) کرے نا مقلد پہ لعنت
رہے اہل قبلہ مین جنگ ایسی باہم
کہ دین خدا پر ہنسے سارا عالم

کرے کوئی اصلاح کا گر ارادہ
تو شیطان سے اوسکو سمجھو زیادہ
جسے ایسے مفسد سے ہی استفادہ
رہِ حق سے ہے برطرف اوسکا جادہ
شریعت کو کرتے ہین برباد دونون
ہین مردود شاگرد و اُستاد دونون

وہ دین جسنے الفت کی بنیاد ڈالی
کیا طبع دوران کو نفرت سے خالی
بنایا اجانب (بیگانے ۱۲) کو جسنے موالی
ہر اک قوم کے دل سے وحشت نکالی
عرب اور حبش ترک و تاجیک و دیلم[سلہ]
ہوے سارے شیر و شکر ملکے باہم

تعصب نے اوس صاف چشمہ کو آکر
کیا بغض کے خار و خس سے مکدر
بنے خصم (دشمن ۱۲) جو تھے عزیز اور برادر
نفاق اہل قبلہ مین پھیلا سراسر
نہین دستیاب ایسے اب دو مسلمان
کہ ہو ایک کو دیکھکر ایک شادان

نفرین تعصب ۔ نااتفاقی اہل اسلام

سلہ دیلم ایک پہاڑی ملک کا نام ہے جو گیلان کے پاس بحیرۂ کاسپین کے جنوب مین واقع ہے پہلے ایران مین شامل تھا اور اب عملداری روس مین داخل ہے اس ملک کے باشندونکو بھی دیلمی کہتے ہین جنکے بال اکثر گھونگھر والے ہوتے ہین ۱۲

فرض اہل اسلام

ہمارا یہ حق تھا کہ سب یار ہوتے
مصیبت مین یارونکے غمخوار ہوتے
سب اک اک کے باہم مددگار ہوتے
عزیزون کے غم مین دل افگار ہوتے
جب الفت مین یون ہوتے ثابت قدم ہم
تو کہہ سکتے اپنے کو خیر الامم ہم

غمخوار – شریک غم ہونیوالا

نتیجۂ تفرقہ

اگر بھولتے ہم نہ قولِ پیمبرؐ
کہ ہین سب مسلمان باہم برادر
برادر ہے جبتک برادر کا یاور
معین اوسکا خود ہی خداوند داور
تو آتی نہ بیڑے پہ اپنے تباہی
فقیری مین بھی کرتے ہم بادشاہی

ثمرۂ اتفاق

وہ گھر جس مین ہون دل ملے سب کے باہم
خوشی ناخوشی مین ہون سب یار و ہمدم
اگر ایک خوشدل تو گھر سارا خرم
اگر ایک غمگین تو دل سب کے پُر غم
مبارک ہو اوس قصر شاہنشہی سے
جہان ایک دل ہو مکدّر کسی سے

اخلاق اہل اسلام

اگر ہو مدار اسپہ تحقیق دین کا
کہ ہے دین والون کا برتاو کیسا
ہے بازار اونکا کھرا یا کہ کھوٹا
ہے قول و قرار اونکا جھوٹا کہ سچا
تو ایسے نمونے بہت شاذ ہین یان
کہ اسلام پر جنسے قائم ہو برہان

نادر ۱۲

غیبت

مجالس مین غیبت[۱] کا زور اسقدر ہے
کہ آلودہ اس خون مین ہر بشر ہے
نہ بھائی کو بھائی سے یان درگذر ہے
نہ ملاّ کو صوفی کو اس سے حذر ہے
اگر نشہ[۲] مے ہو غیبت مین پنہان
تو ہشیار پائے نہ کوئی مسلمان

پرہیز ۱۲

[۱] غیبت کے یہ معنے ہین کہ کسیکی پیٹھ پیچھے یعنے عدم موجودگی مین وہ بات کہنا جو اگر اوسکے روبرو کہتی تو وہ خجل و شرمندہ ہوتا پس اگر وہ عیب درحقیقت اوسمین موجود ہو جو بیان کیا جاوے تو غیبت ہے اور اگر اوسمین وہ عیب نہین ہے جو بیان کیا جاوے تو وہ غیبت نہین بلکہ تہمت و بہتان ہے۔ غیبت شرعًا و اخلاقًا بدترین عیوب انسانی ہے ۱۲

[۲] یعنے اگر غیبت مین بھی شراب کا سا نشہ ہو تو تمام مسلمان بدمست و مدہوش پائے جاوین کیونکہ غیبت سے کوئی بچا ہوا نہین ہے ۱۲

حسد و تکبر

جنھیں چار پیسے کا مقدور ہی یان — سمجھتے نہین ہین وہ انسان کو انسان
موافق نہین جنسے ایام دوران — نہین دیکھ سکتے کسیکو وہ شادان
نشہ مین تکبر کے ہے چور کوئی — حسد کے مرض مین ہی رنجور کوئی

اگر مرجعِ خلق ہے ایک بھائی — نہین ظاہر اوسمین کوئی برائی
بھلا جسکو کہتی ہے ساری خدائی — ہر اک دل مین عظمت ہی جسکی سمائی
تو پڑتی ہین اُسپر نگاہین غضب کی — کھٹکتا ہی کانٹا سا آنکھو مین سب کی

خود غرضی

بگڑتا ہے جب قوم مین کوئی بنکر — ابھی بخت و اقبال تھے جسکے یاور
ابھی گردنین جھکتی تھین جسکے در پر — مگر کردیا اب زمانے نے بے پر
تو ظاہر مین گو ُکڑھتے ہین خوش ہین جی مین — کہ ہمدرد ہاتھ آیا اک مفلسی مین

خبث النفس

اگر اک جوانمرد ہمدرد انسان — کرے قوم پر دل سے جان اپنی قربان
تو خود قوم اوسپر لگائے یہ بہتان — کہ ہی اوسکی کوئی غرض اسمین پنہان
وگرنہ پڑی کیا کسیکو کسی کی — یہ چالین سراسر ہین خود مطلبی کی

نکالے گر اونکی بھلائی کی صورت — تو ڈالین جہانتک بنے اوسمین کھنڈت
سُنین کامیابی مین جب اوسکی شہرت — تو دل سے تراشین کوئی تازہ تہمت
منہ اپنا ہو گو دین و دنیا مین کالا — نہ ہو ایک بھائی کا پر بول بالا

نفاق باہمی

اگر پاتے ہین دو دلون مین صفائی — تو ہین ڈالتے اونمین طرح جدائی
ٹھنی دو گروہون مین جسدم لڑائی — تو گویا تمنا ہماری بر آئی
بس اس سے نہین مشغلہ خوب کوئی — تماشا نہین ایسا مرغوب کوئی

بدنامی و رسوائی

تغالب مین بدبختی مین دغا مین — نمود اور بناوٹ فریب اور ریا مین
سعایت[۱] مین بہتان مین افترا مین (تہمت لگانا ۱۲) — کسی بزم بیگانہ و آشنا مین
نہ پاؤگے رسوا و بدنام ہمسے (یعنے ہم ایسے ۱۲) — بڑھے پھر نہ کیون شان اسلام ہمسے

خوشامد

خوشامد مین ہمکو وہ قدرت ہی حاصل — کہ انسان کو ہر طرح کرتے ہین مائل
کہین احمقون کو بناتے ہین عاقل — کہین ہوشیارون کو کرتے ہین غافل
کسیکو اوتارا کسیکو چڑھایا — یون ہین سیکڑون کو ہمامی بنایا

کذب و مبالغہ

روایات پر حاشیہ اک چڑھانا — قسم جھوٹے وعدون پہ سو بار کھانا
اگر مدح کرنا تو حد سے بڑھانا — مذمت پہ آنا تو طوفان اوٹھانا
یہ ہی روزمرہ کا یان اونکا عنوان — فصاحت مین بےمثل ہین جو مسلمان

خودپسندی

اوسے جانتے ہین بڑا اپنا دشمن — ہمارے کرے عیب جو ہمپہ روشن
نصیحت سے نفرت ہی ناصح سے اَن بن — سمجھتے ہین ہم رہنماؤن کو رہزن
یہی عیب ہی سبکو کھو یا ہی جسنے — ہمین ناؤ بھر کر ڈبویا ہے جسنے

وہ عہد ہمایون[۲] جو خیرالقرون تھا — خلافت کا جبتک کہ قائم ستون تھا
(مبارک ۱۲) نبوت کا سایہ ابھی رہنمون تھا — سمان خیر و برکت کا ہر دم فزون تھا
عدالت کے زیور سے تھے سب مزین (انصاف پسندی ۱۲) — پھلا اور پھولا تھا احمد کا گلشن (صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲)

---

[۱] چغلخوری و بدگوئی ۱۲

[۲] یہ اشارہ ہے طرف اس حدیث کے خَیرُ القُرُونِ قَرنِي ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَهُم ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَهُم ۱۲ -

سعادت بڑی اوس زمانہ کی یہ تھی | کہ جھکتی تھی گردن نصیحت پہ سب کی
نہ کرتے تھے خود قول حق سے خموشی | نہ لگتی تھی حق کی اونھین[1] بات کڑوی
غلامون سے ہو جاتے تھے بند آقا | خلیفہ سے لڑتی تھی اک ایک بڑھیا[2]
نبی نے کہا تھا جنھین فخر امت | جنھین خلد کی مل چکی تھی بشارت
مسلم تھی عالم مین جنکی عدالت | رہا مفتخر جنسے تخت خلافت
وہ پھرتی[3] تھی راتونکو چھپ چھپ کے در در | کہ شرمائین اپنا کہین عیب سنکر

[1] ایک مجلس مین مہاجر وانصار جمع تھے حضرت عمر رضہ نے (کہ اوسوقت خلیفہ تھے) تین بار سب سے مخاطب ہوکر یہ کہا کہ اگر مین حقوق خلافت مین سستی کرون تو تم کسطرح پیش آؤ؟ بشر بن سعد نے جواب دیا کہ اگر تو ایسا کرے تو ہم تجکو تیر کیطرح تیرے بل نکالدین۔ حضرت عمر رضہ نے کہا کہ اگر تم ایسے ہو تو تمہارا کیا کہنا ۱۲

[2] ایکبار حضرت عمر رضہ منبر پر کھڑے ہوے بڑے بڑے مہر باندھنے کی ممانعت کر رہے تھے کہ ایک بڑھیا نے کھڑے ہوکر قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی کہ اِنْ اٰتَیْتُمْ اِحْدٰھُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْئًا اور کہا کہ خلیفہ ہوکر قرآن نہین سمجھتا۔ حضرت عمر رضہ نے کہا عمر سے سب کا علم زیادہ ہے یہانتک کہ بڑھیون کا بھی اور پھر ممانعت نہ کی ۱۲

[3] حضرت عمر رضہ کے عہد مین ایکبار کچھ سوداگر شہر سے باہر اوترے۔ رات کو آپ اور عبدالرحمن بن عوف حسب عادت گشت کرنے کے لیے وہان گئے۔ اونکو رات بھر مین تین بار ایک بچہ کے رونے کی آواز آئی عمر فاروق رضہ ہر دفعہ اُس خیمہ پر جاتے تھے اور اُسکی مان کو ملامت کر آتے تھے کہ تو کیسی بری مان ہے کہ تیرا بچہ اول شب سے بےچین ہے۔ آخر اُس عورت نے کہا کہ اے خدا کے بندے تو نے مجھے ساری رات دق کیا مین اس سے دودھ پینے کی عادت چھوڑاتی ہون اور وہ ضد کرتا ہے کہا کیون؟ کہا عمر رضہ دودھ چھٹے بغیر بچونکا وظیفہ مقرر نہین کرتا یہ سنکر آپ بہت روئے اور کہا کہ خدا جانے مسلمانون کے کتنے بچے میرے سبب سے ہلاک ہوے ہونگے اوسیوقت منادی کرائی کہ کوئی عورت اپنے بچے کا دودھ جلدی نہ چھڑائے اور تمام ملک مین حکم دیا کہ ہر مسلمان کے یہان بچہ ہوتے ہی اوسکا وظیفہ مقرر کیا جاوے ۱۲

مگر ہم کہ ہین دام و دد ہمسے بہتر — نہ ظاہر کہین ہم مین خوبی نہ مضمر (باطن ۱۲)
نہ اقران و امثال مین ہم موقّر (در زندہ ۱۲ — چوپایہ ۱۲ — باوقار ۱۲) — نہ اجداد و اسلاف کے ہم ہین جوہر
نصیحت سے ایسا بُرا مانتے ہین — کہ گویا ہم اپنے کو پہچانتے ہین

نبوت نہ گر ختم ہوتی عرب پر — کوئی ہمپہ مبعوث ہوتا پیمبر
تو ہے جیسے مذکور قرآن کے اندر — ضلالت یہود اور نصاریٰ کی اکثر
یون ہی ہین جو کتاب اُس ہمپہ آتی — وہ گمراہیان سب ہماری جتاتی

ہنر ہم مین جو ہین وہ معلوم ہین سب — علوم اور کمالات معدوم ہین سب
چلن اور اطوار مذموم ہین سب — فراغت سے دولت سے محروم ہین سب
جہالت نہین چھوڑتی ساتھ دم بھر — تعصب نہین بڑھنے دیتا قدم بھر

وہ تقویم پارینہ[۱] یونانیون کی — وہ حکمت کہ ہے ایک دھوکے کی ٹٹّی
یقین جسکو ٹھہرا چکا ہے نکمّی — عمل نے جسے کر دیا آکے ردّی
اوسے وحی سی سمجھے ہین ہم زیادہ — کوئی بات اوسمین نہین کم زیادہ

زبور اور توریت و انجیل و قرآن — بالاجماع ہین قابلِ نسخ و نسیان
مگر لکھ گئے جو اصول اہلِ یونان — نہین نسخ و تبدیل کا اونمین امکان
نہین ٹلتے جبتک کہ آثار دنیا — مٹے گا کبھی کوئی شوشہ[۲] نہ اونکا

۱؎ تقویم پارینہ پرانی جنتری جو سال گذر جانے پہ کسی کام کی نہین رہتی ۱۲

۲؎ شوشہ ریزہ حرف کا سرا۔ مگر یہان اس فقرے سے انجیل کی اوس عبارت کی طرف تلمیح کیگئی ہے جسمین حضرت عیسیٰ فرماتے ہین "جبتک آسمان اور زمین نہ ٹلینگے توریت کا ایک لفظ یا ایک شوشہ نہ مٹیگا"، یعنے حکماے یونان کی کتابون کو مسلمان بھی گویا ایسا ہی سمجھتے ہین جیسا حضرت عیسیٰ نے توریت کی نسبت فرمایا ہے ۱۲

نتائج ہین جو مغربی علم و فن کے — وہ ہین ہند مین جلوہ گر سو برس سے
تعصب نے لیکن وہ ڈالے ہین پردے — کہ ہم حق کا جلوہ نہین دیکھ سکتے
جمی ہین دلون مین ارسطو[1] کی رائین — جو آب وحی اُترے تو ایمان نہ لائین

اب اس فلسفہ پر جو ہین مرنے والے — شفا[2] اور مجسطی[3] کے دم بھرنے والے
ارسطو کی چوکھٹ پہ سر دہرنے والے — فلاطون کی اقتدا کرنے والے
وہ تیلی کی کچھ بیل سے کم نہین ہین — پھری عمر بھر اور جہان تھے وہین ہین

وہ جب کر چکے ختم تحصیل حکمت — بندھی سر پہ دستار علم و فضیلت
اگر رکھتے ہین کچھ طبیعت مین جودت — تو ہے انکی سب سے بڑی یہ لیاقت
کہ گردون کو وہ رات کہدین زبان سے — تو منوا کے چھوڑین وہ سو اک جہان سے

سوا اسکے جو آئے اوسکو پڑھا دین — اونہین جو کچھ آتا ہو اوسکو بتا دین
وہ سیکھی ہین جو بولیان سب سکھا دین — میان مٹھو[4] اپنا سا اوسکو بنا دین
یہ لے دے کے ہی علم کا اونکی حاصل — اسی پر ہی فخر اونکو ہین اِلّا ماشاء [illegible]

بہت ہم مین ایسے ہین ... جنکو ازبر مقالات ہین ... مجسطی ... حواشی مین تحریر کیے سب کھنگالے

۱؎ ارسطو (ارسطاطالیس) نامی و مشہور حکیم ہے افلاطون کا شاگرد اور سکندر کا اُستاد اور وزیر تھا اور معلم اول کے لقب سے ملقب تھا علم حکمت و فلسفہ و منطق وغیرہ مین کامل دستگاہ رکھتا تھا بلکہ موجد مانا جاتا ہے ۱۲

۲؎ شفا بو علی سینا کی کتاب کا نام ہے جو تمام فنون حکمت کو جامع ہے اور جسکی اٹھارہ جلدین ہین ۱۲

۳؎ مجسطی حکیم بطلیموس کی کتاب علم ریاضی مین ہے جسکو خواجہ نصیر الدین محقق طوسی نے عربی مین ترجمہ کیا ہے ۱۲

۴؎ میان مٹھو طوطے کو کہتے ہین اور میان مٹھو بنانے سے ایسا پڑھانا مراد ہے جیسا طوطے کو پڑھاتے ہین کہ صرف الفاظ یاد کر لیتا ہے مگر سمجھتا بالکل نہین ہے ۱۲

نہ سرکار مین کام پانے کے قابل
نہ دربار مین لب ہلانے کے قابل
نہ جنگل مین ریوڑ چرانے کے قابل (گلہ ۱۲)
نہ بازار مین بوجھ اُٹھانے کے قابل
نہ پڑھتے تو سو طرح کھاتے کما کر
وہ کھوئے گئے اور تعلیم پاکر

جو پوچھو کہ حضرت نے جو کچھ پڑھا ہے
مراد آپکی اسکے پڑھنے سے کیا ہے
مفاد اسمین دنیا کا یا دین کا ہے (اور)
نتیجہ کوئی یا کہ اسکے سوا ہے
تو مجذوب کی طرح سب کچھ بکین گے (بے آپے ۱۲)
جواب اسکا لیکن نہ کچھ دے سکین گے

نہ حجت رسالت پہ لا سکتے ہین وہ
نہ اسلام کا حق جتا سکتے ہین وہ
نہ قرآن کی عظمت دکھا سکتے ہین وہ
نہ حق کی حقیقت بتا سکتے ہین وہ
دلیلین ہین سب آج بیکار اونکی
نہین چلتی توپو نہین تلوار اونکی

پڑے اوس مشقت مین ہین وہ سراپا
نتیجہ نہین اونکو معلوم جسکا
گئین بھول آگے کی بھیڑین جو بیٹا
اوسی راہ پر پڑ لیا گلہ سارا
نہین جانتے یہ کہ جاتے کدھر ہین
گئے بھول رستہ وہ یا راہ پر ہین

مثال اُنکی کوشش کی ہی صاف ایسی
کہ کھائی کہین بندرون نے جو سردی
ادھر اور اودھر دیر تک آگ ڈھونڈی
نظر روشنی اونکو آئی نہ اوسکی
مگر ایک جگنو چمکتا جو دیکھا
پتنگا اوسے آگ کا سب نے سمجھا

لیا جا کے تھام اور سب نے اوسی دم
کیا گھانس پھونس اُسپہ لاکر فراہم
لگے اوسکو سلگانے سب ملکے پیہم
نہ کچھ آگ سُلگی نہ سردی ہوئی کم
یونہین رات ساری اونھون نے گنوائی
مگر اپنی محنت کی راحت نہ پائی

گذرتے تھے جو جانور اوس طرف سے
جب اس کشمکش مین انھین دیکھتے تھے
ملامت بہت سخت تھے اونکو کرتے
کہ شرمائین وہ زعمِ باطل سے اپنے
اگر اپنی کد سے نہ باز آتے تھے وہ
ملامت پہ اور اولٹی غرّاتے تھے وہ (گمان [2])

نہ سمجھے وہ جب تک ہوا دن نہ روشن
اسیطرح جو ہین حقیقت کے دشمن
نہ جھاڑینگے گردِ توہم سے دامن
یہ جب ہوگا نورِ سحر لمعہ افگن
بہت جلد ہو جائے گا آشکارا
کہ جگنو کو سمجھے تھے وہ اک شرارا

وہ طب جسپہ غش ہین ہمارے اطبا
سمجھتے ہین جسکو بیاضِ مسیحا
بتانے ہین ہے نجل جسکے بہت سا
جسے عیب کیطرح کرتے ہین اخفا
فقط چند نسخون کا ہے وہ سفینہ
چلے آئے ہین جو کہ سینہ بہ سینہ

نہ انکو نباتات سے آگہی ہے
نہ اصلا خبر معدنیات کی ہے
نہ تشریح کی آئے کسی پر کھلی ہے
نہ علمِ طبیعی نہ کیمسٹری ہے
نہ پانی کا علم اور نہ علمِ ہوا ہے
مریضون کا انکے نگہبان خدا ہے

نہ قانون ہین اونکے کوئی خطا ہے
نہ مخزن ہین انگشت رکھنے کی جا ہے
سدیدی مین لکھا ہی جو کچھ بجا ہے
نفیسی کے ہر قول پر جان فدا ہے
سلف لکھ گئے جو قیاس اور گمان سے
صحیفے ہین اوترے ہوئے آسمان سے

وہ شعر اور قصائد کا ناپاک دفتر
عفونت مین سنڈاس سے جو ہے بدتر
زمین جس سے ہے زلزلہ مین برابر
ملک جس سے شرماتے ہین آسمان پر
ہوا علم و دین جس سے تاراج سارا
وہ علمون مین علمِ ادب ہے ہمارا

برا شعر کہنے کی گر کچھ سزا ہے
تو وہ محکمہ جسکا قاضی خدا ہے
عبث جھوٹ بکنا اگر ناروا ہے
مقرر جہان نیک و بد کی جزا ہے
گنہگار وان چھوٹ جائینگے سارے
جہنم کو بھر دینگے شاعر ہمارے

سخن جو ہے یان آج حصہ ہمارا
ہر اک کذب و بہتان ہی جسمین گوارا
نہین قوم کو ظاہرا جس سے چارا
مجسم ہوا وسکا اگر جھوٹ سارا
بنے ہند مین اوس سے اور اک ہمالا[1]
ہمالا سے ہو جسکی چوٹی دوبالا

زمانے مین جتنے قلی اور نفر ہین
گویے امیرون کے نور نظر ہین
کمائی سے اپنی وہ سب بہرہ ور ہین
ڈفالی بھی لے آتی کچھ مانگ کر ہین
مگر اس تپ دق مین جو مبتلا ہین
خدا جانے وہ کس مرض کی دوا ہین

جو سقے نہون جی سے جائین گذر سب
بنے دم مین گر شہر چھوڑین نفر سب
ہو میلا جہان گم ہون دھوبی اگر سب
جو تھم جائین مہتر تو گندی ہون گھر سب
پہ کرجائین ہجرت جو شاعر ہمارے
کہین مل کے "خس کم جہان پاک" سارے

عرب جو تھے دنیا مین اس فن کے بانی
زمانے نے جنکی فصاحت تھی مانی
نہ تھا کوئی آفاق مین جنکا ثانی
مٹادی عزیزون نے اونکی نشانی
سب اونکے ہنر اور کمالات کھو کر
ہے شاعری کو بھی آخر ڈبو کر

ادب مین پڑی جان اونکی زبان سے
سنان کے لیے کام اونھون نے لسان سے
جلا دین نے پائی اونکے بیان سے
زبانون کے کوچے تھے بڑھکر سنان سے
ہوی اونکے شعرون سے اخلاق صیقل
پڑی اونکی خطبون سے عالم مین ہلچل

مزدور ۱۲ چاکر ۱۲ بھشتی ۱۲ ٹھہر بھال ۱۲ زبان ۲ قلعی ۱۲

[1] نام پہاڑ جسکا بیان ہوچکا ۱۲

خلف اونکے ہان جو کہ جادو بیان ہیں — فصاحت میں مقبول پیر و جوان ہیں

بلاغت میں مشہور ہندوستان ہیں — وہ کچھ ہیں تو لے دے کے اس گون یہان ہیں

کہ جب شعر میں عمر ساری گنوائیں — تو بھانڈ اونکی غزلیں مجالس میں گائیں

طوائف کو ازبر ہیں دیوان اونکے — گویّون پہ بیحد ہیں احسان اونکے

نکلتے ہیں تکیون میں ارمان اونکے — ثناخوان ہیں ابلیس و شیطان اونکے

کہ عقلون پہ پردے دیے ڈال اونھون نے — ہمین کر دیا فارغ البال اونھون نے

شریفون کی اولاد بے تربیت ہی — تباہ اونکی حالت بُری اونکی گت ہی

کسیکو کبوتر اوڑانے کی لت ہی — کسیکو بٹیرین لڑانے کی دھت ہی

چرس اور گانجے پہ شیدا ہی کوئی — مدک اور چنڈو کا رسیا ہی کوئی

سدا گرم انفار سے اونکی صحبت — ہر اک رند و اوباش سے اونکی ملت

پڑھے لکھون کے سایہ سے اونکو وحشت — مدارس کی تعلیم سے اونکو نفرت

کمینون کے جرگے میں عمرین گنوائیں — اُنھیں گالیان دینی اور آپ کھانی

نہ علمی مدارس میں ہیں اونکو پاتے — نہ شایستہ جلسون میں ہیں آتے جاتے

پہ میلون کی رونق ہیں جا کر بڑھاتے — پڑے پھرتے ہیں دیکھتے اور دکھاتے

کتاب اور علم سے پھرتے ہیں بھاگے — مگر ناچ گانے میں ہیں سب سے آگے

اگر کیجے اُن پاک شہدون[1] کی گنتی — ہوا جنکے پہلو سے بچکر ہے چلتی

ملی خاک میں جنسے عزت بڑون کی — مٹی خاندانون کی جنسے بزرگی

تو یہ جسقدر خانہ برباد ہونگے — وہ سب ان شریفون کی اولاد ہونگے

لہ پاک شہدہ - آزاد - بیباک - ویچیا کو کہتے ہیں جسکی شم میں کسی کا لحاظ اور شرم باقی نہ رہے ۱۲

ہوئی اونکی بچپن مین یون پاسبانی
کہ قیدی کی جیسے کٹے زندگانی
لگی ہونے جب کچھ سمجھ بوجھ سیانی[۱]
چڑھی بھوت کی طرح سر پہ جوانی
بس اب گھر مین دشوار تھمنا ہی اونکا
اکھاڑو نمین کیونمین رسنا ہی اونکا

نشہ مین مے عشق کے چور ہین وہ
صف فوج مژگان مین محصور ہین وہ (سیرگاہ ۱۲)
غم چشم و ابرو مین رنجور ہین وہ
بہت ہاتھ سے دل کے مجبور ہین وہ
کرین کیا کہ ہے عشق طینت مین اونکی
حرارت بھری ہی طبیعت مین اونکی

اگر شش جہت[۲] مین کوئی دلربا ہے
تو دل انکا نادیدہ اوسپر فدا ہے
اگر خواب مین کچھ نظر آگیا ہے
تو یاد اوسکی دن رات نام خدا ہے
بھری سبکی وحشت سے روداد ہان
جسے دیکھیے قیس و فرہاد ہی یان

اگر یان ہے دکھیا تو اونکی بلا سے
اپاہج ہے باوا تو اونکی بلا سے
جو ہے گھر مین فاقہ تو اونکی بلا سے
جو مرتا ہے کنبا تو اونکی بلا سے
جنھون نے لگائی ہو لو دلربا سے
غرض پھر اونھین کیا رہی ماسوا[۳] سے

نہ گالی سے دشنام سے جی چرائین
نہ جوتی سے بیزار سے ہچکچائین
جو میلونمین جائین تو لچپن دکھائین
جو محفل مین بیٹھین تو فتنے اوٹھائین
لرزتے ہین اوباش (بیحیائی ۱۲) انکی ہنسی سے
گریزان ہین رند اون کی ہمسائگی سے

۱ سیانی بیاے مخلوط بروزن میانی صفت مونث جسکے معنے ہوشیار صاحب تمیز اور سمجھدار کے ہین ۱۲
۲ داہنے بائین آگے پیچھے اوپر نیچے چھ سمتین ہین مگر اس سے اکثر تمام دنیا مراد لیتے ہین ۱۲
۳ صوفیہ کی اصطلاح مین ذات باری تعالی کے سوا جو کچھ ہے وہ ماسوا ہے مگر اسجگہ طنزاً ماسواے

سپوتوں[۱] کو اپنے اگر بیاہ دیجے
جو بیٹی کے پیوند کی فکر کیجے
تو بہوؤں کا بوجھ اپنی گردن پہ لیجے
تو بدراہ ہین بھانجے اور بھتیجے
یہی جھینکنا کو بکو گھر بگھر ہے
بہو کا ٹھکانا نہ بیٹی کو بر[۲] ہے

نہ مطلب نگاری کا انکو سلیقہ
نہ اُمید واری کا انکو سلیقہ
نہ دربارداری کا انکو سلیقہ
نہ خدمت گزاری کا انکو سلیقہ
ٹُکلی یا نفر[۳] ہو تو کچھ کام آئے
مگر انکو کس مد مین کوئی چھپائے

نہین ملتی روٹی جنھین پیٹ بھر کے
جو ہین اونہین دو چار آسودہ گھر کے
(یعنے نوکری کا صیغہ ۱۲)
وہ گزران کرتے ہین سو عیب کرکے
وہ دن رات خواہان ہین مرگِ پدر کے
نمونے یہ اعیان واشراف کے ہین
سلف انکے وہ تھے خلف اُنکے یہ ہین

وہ اسلام کی پود شاید یہی ہے
بہت جس سے آیندہ چشمِ بہی ہے
کہ جسکی طرف آنکھ سبکی لگی ہے
بقا منحصر جس پہ اسلام کی ہے
یہی جان ڈالے گی باغِ کہن مین
اسی سے بہار آئے گی اس چمن مین

یہی ہین وہ نسلین مبارک ہماری
کرینگی یہی قوم کی غمگساری
کہ بخشینگی جو دین کو استواری
انھین پر امیدین ہین موقوف ساری
یہی شمع اسلام روشن کرینگی
بڑون کا یہی نام روشن کرینگی

۱ لائق اور رشید بیٹا۔ طعناً نالائق بیٹے کو بھی کہتے ہین ۱۲
۲ بر۔ اوس لڑکے کو کہتے ہین جس سے بیٹی کا ازدواج ہو سکے۔ اور اوسکو بر نہین ملتا یعنے اوسکو ایسا لڑکا نہین ملتا جس سے اوسکی شادی کیجاوے ۱۲
۳ نفر اردو مین سائیس وچاکر قلی اور کم درجہ کے آدمی کو کہتے ہین ۱۲

خلف اونکے الحق اگر بات یہی ہین
سلف کے اگر فاتحہ خوان یہی ہین
اگر یادگارِ عزیزان یہی ہین
اگر نسل اشراف واعیان یہی ہین
تو یاد اسقدر اونکی رہجائیگی یان
کہ اک قوم رہتی تھی اس نام کی یان

سمجھتے ہین شائستہ جو آپکو یان
ہین آزادیِ رائے پر جو کہ نازان
چلن پر ہین جو قوم کے اپنی خندان
مسلمان ہین سب جنکی نزدیک نادان
جو ڈھونڈھو گی یار اونکی ہمدرد او نہین
تو نکلین گے تھوڑی جوانمرد او نہین

نہ رنج اونکے افلاس کا انکو اصلا
نہ فکر اونکی تعلیم اور تربیت کا
نہ کوشش کی ہمت نہ دینے کو پیسا
اوڑانا مگر مفت اک اک کا خاکا
کبھی اونکی پوشاک پر طعن کرنا
کبھی اونکی خوراک پر نام دھرنا

عزیزون کی جس بات مین عیب پانا
نشانہ اوسے پھبتیون کا بنانا
شماتت سے دل بھائیونکا دُکھانا
یگانون کو بیگانہ بنکر چڑانا
نہ کچھ درد کی چوٹ اونکے جگر مین
نہ قطرہ کوئی خون کا چشم تر مین

جہاز ایک گرداب مین پھنس رہا ہی
پڑا جس سے جوکھون مین چھوٹا بڑا ہی
نکلنے کا رستہ نہ بچنے کی جا ہے
کوئی اونمین سوتا کوئی جاگتا ہی
جو سوتے ہین وہ مست خواب گران ہین
جو بیدار ہین اونپہ خندہ زنان ہین

کوئی اونسے پوچھے کہ ای ہوش والو
کس امید پر تم کھڑے ہنس رہے ہو
بُرا وقت بیڑے پہ آنے کو ہے جو
نہ چھوڑیگا سوتون کو اور جاگتونکو
بچو گی نہ تم اور نہ ساتھی تمھارے
اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبینگے سارے

تنفر با مسلمانان

غفلت

غرض عیب کیجے بیان اپنے کیا کیا
کہ بگڑا ہوا یاں ہے آوے کا آوا
فقیہ اور جاہل ضعیف اور توانا
تاسف کے قابل ہے احوال سبکا
مریض ایسے مایوس دنیا مین کم ہین
بگڑ کر کبھی جو نہ سنبھلین وہ ہم ہین

کسی نے یہ اک مرد دانا سے پوچھا
کہ نعمت ہی دنیا مین سب سے بڑی کیا
کہا "عقل جس سے ملے دین و دنیا"
کہا "گر نہو اوس سے انسان کو بہرا"
کہا "پھر اہم سب سے علم و ہنر ہے
کہ جو باعثِ افتخار بشر ہے"

کہا "گر ہو یہ بھی اوسکو میسر"
کہا "مال و دولت ہی پھر سب سے بڑھکر"
کہا "در ہو یہ بھی اگر بند اوسپر"
کہا "اوسپہ بجلی کا گرنا ہے بہتر
وہ ننگ بشر تاکہ ذلت سے چھوٹے
خلائق سب اوسکی نحوست سے چھوٹے"

مجھے ڈر ہے اے میری ہم قوم یارو
مبادا کہ وہ ننگ عالم تمہین ہو
گر اسلام کی کچھ حمیت ہے تمکو
تو جلدی سے اوٹھو اور اپنی خبر لو
وگرنہ یہ قول آئیگا راست تمپر
کہ "ہونے سے انکا نہونا ہی بہتر"

رہوگے یونہین فارغ البال کب تک
نہ بدلوگے یہ چال اور ڈھال کب تک
رہیگی نئی پود[1] پامال کب تک
نہ چھوڑوگے تم بھیڑیا چال[2] کب تک
بس اگلے فسانے فراموش کردو
تعصب کے شعلے کو خاموش کردو

[1] پود چھوٹے درخت اولاد نسل ۱۲

[2] یعنے اورونکی دیکھا دیکھی بے سمجھے بوجھے کوئی کام کرنا۔ یہ لفظ بھیڑچال سے بگڑ کر بھیڑیا چال ہوگیا ہے کیونکہ بھیڑون کی عادت ہے کہ اگلی بھیڑ جس رستہ پر پڑلی پچھلی بھی اوسی کے ساتھ ہولیتی ہین ۱۲

حکومت نے آزادیاں تم کو دی ہیں ‌ ترقی کی راہیں سراسر کھلی ہیں
صدائیں یہ ہر سمت سے آ رہی ہیں ‌ کہ راجہ[۱] سے پرجا تلک سب سکھی ہیں
تسلط ہے ملکوں میں امن و اماں کا (غلبہ ۱۲) ‌ نہیں بند رستہ کسی کارواں کا (قافلہ ۱۲)

نہ بدخواہ ہے دین و ایماں کا کوئی ‌ نہ دشمن حدیث اور قرآں کا کوئی
نہ ناقض ہے ملت کے ارکاں کا کوئی (توڑنیوالا ۱۲) ‌ نہ مانع شریعت کے فرماں کا کوئی
نمازیں پڑھو بے خطر معبدوں میں ‌ اذانیں دو دھڑلے سے مسجدوں میں

کھلی ہیں سفر اور تجارت کی راہیں ‌ نہیں بند صنعت کی حرفت کی راہیں
جو روشن ہیں تحصیل حکمت کی راہیں ‌ تو ہموار ہیں کسب و دولت کی راہیں
نہ گھر میں غنیم اور دشمن کا کھٹکا ‌ نہ باہر ہے قزاق و رہزن کا کھٹکا

مہینوں کے کٹتے ہیں رستے پلوں میں ‌ گھروں سے سوا چین ہے منزلوں میں
ہر اک گوشہ گلزار ہے جنگلوں میں ‌ شب و روز ہے ایمنی قافلوں میں
سفر جو کبھی تھا نمونہ سقر کا (دوزخ ۱۲) ‌ وسیلہ ہے وہ اب سراسر ظفر کا

پہونچتی ہیں ملکوں سے دم دم کی خبریں ‌ چلی آتی ہیں شادی و غم کی خبریں
عیاں ہیں ہر اک بر اعظم کی خبریں ‌ کھلی ہیں زمانہ پہ عالم کی خبریں
نہیں واقعہ کوئی پنہاں کہیں کا ‌ ہے آئینہ احوال روی زمیں کا

کرو قدر اس امن و آزادگی کی ‌ کہ ہے صاف ہر سمت راہِ ترقی
ہر اک راہرو کا زمانہ ہے ساتھی ‌ یہ ہر سو سے آوازہ پیہم ہے آتی
کہ دشمن کا کھٹکا نہ رہزن کا ڈر ہے ‌ نکل جاؤ رستہ ابھی بے خطر ہے

[۱] راجا: حکمران - پرجا: رعایا - سکھی: آرام و آسائش پانیوالے ۱۲

بہت قافلے دیر سے جا رہے ہین | بہت بوجھ بار اپنے لدوا رہے ہین
بہت چل چلاؤ مین گھبرا رہے ہین | بہت سے نہ چلنے سے پچھتا رہے ہین
مگر اک تمہین ہو کہ سوتے ہو غافل | مبادا کہ غفلت مین کھوٹی ہو منزل

نہ بدخواہ سمجھو بس اب یاورون کو | لٹیرے نہ ٹھہراؤ تم رہبرون کو
دو الزام پیچھے نصیحت گرون کو | ٹٹولو ذرا پہلے اپنے گھرون کو
کہ خالی ہین یا پُر ذخیرے تمہارے | بُرے ہین کہ اچھے وتیرے تمہارے

اسیرون کی تم سُن چکے داستان سب | چلن ہو چکے عالمون کے بیان سب
شریفونکی حالت ہے تم پر عیان سب | بگڑنے کو تیار بیٹھے ہین یان سب
یہ بوسیدہ گھر اب گرا کا گرا ہے | ستون مرکزِ ثقل[له] سے ہٹ چکا ہے

یہ جو کچھ ہوا ایک شمہ ہے اوسکا | کہ جو وقت یارون پہ ہے آنیوالا
زمانہ نے اونچے سے جسکو گرایا | وہ آخر کو مٹی مین ملکر رہے گا
نہین گرچہ کچھ قوم مین حال باقی | ابھی اور ہونا ہے پامال باقی

یہان ہر ترقی کی غایت یہی ہے | سرانجام ہر قوم و ملت یہی ہے
سدا سے زمانہ کی عادت یہی ہے | طلسمِ جہان کی حقیقت یہی ہے
بہت یان ہوے خشک چشمے اُبل کر | بہت باغ چھانٹے[٢] گئے پھول پھل کر

له ستون کا مرکز ثقل سے ہٹ جانا مقدمہ ہے مکان کے گر جانیکا ۱۲

٢ باغ چھانٹنا باغ آراستہ کرنا درختونسے خشک اور بیکار ٹہنیان اور پتے دور کرنا ۱۲

کہان ہین وہ اہرام مصری[۵۱] کی بانی	کہان ہین وہ گردان[۵۲] زابلستانی
گئے پیشدادی[۵۳] کدہر اور کیانی[۵۴]	مٹا کر رہی سبکو دنیاے فانی
لگاؤ کہین کھوج کلدانیون[۵۵] کا	بتاؤ نشان کوئی ساسانیون[۵۶] کا
وہی ایک ہے جسکو دائم بقا ہے	جہان کی وراثت اوسیکو سزا ہے
سوا اُسکے انجام سب کا فنا ہے	نہ کوئی رہے گا نہ کوئی رہا ہے
مسافر یہان ہین فقیر اور غنی سب	غلام اور آزاد ہین رفتنی سب

۵۱ اہرام مصری مصر کے مثلث نما چوپہل مینار ہین جو دریاے نیل سے پانچ میل کے فاصلے پر واقع ہین انہین سے ایک مینار دنیا کے سات عجائبات مین شمار ہوتا ہے انسے زیادہ کوئی قدیم عمارت شاید دنیا مین موجود نہین ۱۲

۵۲ گردان زابلستانی سے مراد رستم کا خاندان ہے ۱۲

۵۳ فارس کے گیارہ بادشاہ جو کیومرث کی اولاد مین ہوے ہین پیشدادی کہلاتے ہین ۱۲

۵۴ کیانی بادشاہون سے کیقباد کیکاؤس کیخسرو لہراسپ مراد ہین۔

۵۵ کلدانی کیلڈیا یعنے بابل والے ۱۲

۵۶ بہمن بن اسفندیار کی اولاد مین جسقدر بادشاہ ہوے ہین اونکا ساسان لقب ہے ۱۲

دوسرا دیباچہ

۱۳۰۳ ہجری

حدیثِ دردِ دلاویز داستانے ہست
کہ ذوق بیش دہد چون دراز تر گردد

مسدس مدوجزرِ اسلام اول ہی اول ۱۲۹۶ھ ہجری مین چھپکر شائع ہوا تھا اگرچہ اس نظم کی اشاعت سے شاید کوئی معتدبہ فائدہ سوسائٹی کو نہین پہنچا۔ مگر چھہ برس مین جسقدر قبولیت یا شہرت اِس نظم کو اطراف ہندوستان مین ہوئی وہ فی الواقع تعجب انگیز ہی نظم بالکل غیرمانوس تھی اور مضمون اکثر طعن و ملامت پر مشتمل تھے۔ قوم کی خرابیان چن چن کر ظاہر کی گئی تھین اور زبان سے تیغ وسنان کا کام لیا گیا تھا۔ ناظم کی نسبت قوم کے اکثر ابرار و اخیار مذہبی سوءِظن رکھتے تھے تعصب عموماً کلمۂ حق سننے سے مانع تھا۔ باین ہمہ اِس تھوڑی سی مدت مین یہ نظم ملک کے اطراف وجوانب مین پھیل گئی ہندوستان کے مختلف اضلاع مین اوس کے آٹھ سات اڈیشن اب سے پہلے چھپ چکے ہین۔ بعض قومی

مدرسون ہین اُس کا انتخاب بچون کو پڑھایا جاتا ہی - مولود شریف
کی مجلسون مین جابجا اُس کے بند بڑھے جاتے ہین - اکثر لوگ
اوسکو پڑھکر بے اختیار روتے اور آنسو بہاتے ہین - اُس کے
بہت سے بند ہمارے واعظون کی زبان پر جاری ہین کہین کہین
قومی ناٹک مین اُسکے مضامین ایکٹ کیے جاتے ہین - بہت سے
مسدس اُسی کی روش پر اسی بحر مین ترتیب دیے گئے ہین شمالی
مغربی اضلاع کے سرکاری مدارس مین عام قبولیت کی وجہ سے
اِسکو تعلیم مین داخل کر لیا گیا ہی - یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی باتین ہین
جنسے معلوم ہوتا ہی کہ قوم نے اس کی طرف کافی توجہ کی ہے
مگر اسپر مصنف کو کچھ فخر کرنے کا محل نہین ہی - اگر قوم کے دل مین
متأثر ہونے کا مادہ نہوتا تو یہ اور ایسی ایسی ہزار نظمین بیکار تھین -
پس مصنف کو اگر فخر ہی تو صرف اس بات پر ہی کہ اُسنے زمین شور مین
تخمریزی نہین کی اور پتھر مین جونک لگانی نہین چاہی - اُسنے
ایک ایسی جماعت کو مخاطب گردانا ہی جو بے راہ ہی پر گمراہ نہین ہی
وہ رستے سے بھٹکے ہوئے ہین مگر رستے کی تلاش مین چپ و راست نگران ہین

اُنکے ہنر مفقود ہوگئے ہین مگر قابلیت موجود ہی- اُنکی صورت
بدل گئی ہی مگر ہیولیٰ باقی ہی- اُنکے قوے اضمحل ہوگئے ہین مگر زائل
نہین ہوئے اُنکے جوہر مٹ گئے ہین مگر جلا سے پھر نمودار ہوسکتے ہین
اُنکے عیبون مین خوبیان بھی ہین وگر چھپی ہوئی- اُنکے خاکستر مین
چنگاریان بھی ہین، مگر دبی ہوئی-
یہ نظم جس مین قوم کی گزشتہ اور موجودہ حالت کا صحیح صحیح نقشہ کھینچنا
مدنظر تھا اگرچہ مشرق کی عام نظمون کی نسبت مبالغہ سے خالی تھی-
لیکن فروگذاشت سے خالی نہ تھی- دوست کی نگاہ نکتہ چینی اور
خردہ گیری مین وہی کام کرتی ہی جو دشمن کی نگاہ کرتی ہی- دونون
یکسان عیبون پر خردہ گیری اور خوبیون سے چشم پوشی کرتے ہین مگر
دشمن اِس غرض سے کہ عیب ظاہر ہون اور خوبیان مخفی رہین- اور دوست
اس خوف سے کہ مبادا خوبیون کا غرور عیبون کی اصلاح سے باز رکھے-
مصنف بھی جو کہ دوستی کا دم بھرتا ہی شاید محبت اور دلسوزی ہی سے
قوم کی عیب جوئی پر مجبور ہوا اور ہنر گستری سے معذور رہا- مگر یہ اسلوب
جسقدر غیرت دلانیوالا تھا اُسیقدر مایوس کرنیوالا بھی تھا مصنف کے دل کی

آگ بھڑک بھڑک کر بجھ گئی تھی اور اُس کی افسردگی الفاظ مین سرایت کر گئی تھی۔
نظم کا خاتمہ ایسے دلشکن اشعار پر ہوا جنسے تمام اُمیدین منقطع ہو گئین اور تمام کوششین
رائیگان نظر آنے لگین۔ شاید اِس خرابی کا تدارک کچھ نہو سکتا اگر قوم کی توجہ
مصنف کے دل مین ایک نئی تحریک پیدا نہ کرتی اور قوم کو ایک نئے خطاب کا
مستحق نہ ٹھہراتی۔ گو قوم نہین بدلی مگر اُسکے تیور بدلتے جاتے ہین۔ پس اگر
تحسین کا وقت نہین آیا تو نفرین ضرور کم ہونی چاہیے۔ بعض احباب کی تحریک نے
ان خیالات کی تائید کی اور ایک ضمیمہ مقتضائے حال کے موافق اصل مسدس کے
آخر مین لاحق کیا گیا۔ ضمیمہ کو طول دینا مصنف کا مقصود نہ تھا مگر اس مضمون کو
چھیڑ کر طول سے بچنا ایسا ہی مشکل تھا جیسے سمندر مین کود کر ہاتھ پانون نہ مارنا۔
قدیم مسدس مین بھی جستہ جستہ تصرف کیا گیا ہی شاید بعض تصرفات کو ناظرین
اس وجہ سے کہ قدیم اسلوب مانوس ہو گیا تھا پسند نہ کرین مگر مصنف کا فرض تھا
کہ دوستون کی ضیافت مین کوئی ایسی چیز پیش نہ کرے جو خود اُسکے مذاق
مین ناگوار معلوم ہو۔ نظم نہ پہلے پسند کے قابل تھی اور نہ اب ہی مگر الحمد للہ کہ درد
اور سچ پہلے بھی تھا اور اب بھی ہی۔ اُمید ہے کہ درد پھیلیگا اور سچ چلیگا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

ضمیمہ

بس اے ناامیدی نہ یون دل بجھا تو | جھلک اے اُمید اپنی آخر دکھا تو
ذرا نا اُمیدون کی ڈھارس بندھا تو | فسردہ دلون کے دل آخر بڑھا تو
ترے دم سے مردون مین جانین پڑی ہین | جلی کھیتیان تو نے سرسبز کی ہین

سفینہ پہ نوحؑ طوفان مین تو تھی | سکون بخش یعقوبؑ کنعان مین تو تھی
زلیخا کی غمخوار ہجران مین تو تھی | دل آرام یوسفؑ کی زندان مین تو تھی
مصائب نے جب آنکر اُنکو گھیرا | سہارا وہان سب کو تھا ایک تیرا

بہت ڈوبتون کو ترایا ہے تو نے | بگڑتون کو اکثر بنایا ہے تو نے
اُکھڑتے دلون کو جمایا ہے تو نے | اُجڑتے گھرون کو بسایا ہے تو نے
بہت تو نے پستون کو بالا کیا ہی | اندھیرے مین اکثر اُجالا کیا ہی

قوی تجھ سے ہمت ہے پیر و جوان کی | بندھی تجھ سے ڈھارس ہے خورد و کلان کی
تجھی پر ہے بنیاد نظم جہان کی | نہو تو تو رونق نہو اس دُکان کی
تگاپو ہے ہر مرحلے مین تجھی سے | رواروی ہے ہر قافلے مین تجھی سے

کسانون سے کلر مین تو ہے بُواتی | جہازون کو گرداب مین ہے کھواتی
سکندر کو دارا پہ ہے تو چڑھاتی | فریدون کو ضحاک[۱] سے ہے لڑاتی
چلے سب جدھر تو نے مائل عنان کی | نظر تیری سیٹی ہے ہر کاروان کی

۱ ضحاک قدیم ایران کا ایک مشہور ظالم اور زبردست بادشاہ ہی جو جمشید کے بعد فرمانروا ہوا اور فریدون نے باوجود بے سروسامانی کے کاوہ آہنگر کی حمایت سے مغلوب اور ہلاک کیا اور خود اُسکی جگہہ فرمانروا ہوا ۱۲

نوازا بہت بینواؤن کو تو نے | تونگر بنایا گداؤن کو تو نے
دیا دسترس نارساؤن کو تو نے | کیا بادشہ ناخداؤن کو تو نے
سکندر کو شانِ کئی[۱] تو نے بخشی | کلمبس[۲] کو دنیا نئی تو نے بخشی

وہ رہرو نہین رکھتے جو کوئی سامان | نہ روزِ زاد سے جنکا خالی ہی دامان
نہ ساتھی کوئی جس سے منزل ہو آسان | نہ محرم کوئی جو سُنے دردِ پنہان
ترے بل پہ خوش خوش ہین اسطرح جاتے | کہ جا کر خزانہ ہین اب کوئی پاتے

زمین جوتنے کو جب اُٹھتا ہے جوتا[۳] | سمین[۴] کا گمان تک نہین جبکہ ہوتا
شب و روز محنت مین ہی جان کھوتا | مہینون نہین پانون پھیلا کے سوتا
اگر موج زن اُسکے دل مین نہ تو ہو | تو دنیا مین غل بھوک کا چار سو ہو

نہ اس سے بھی گر سوا اپنے دم پر | بلاؤن کا ہو سامنا ہر قدم پر
پہاڑ اک فزون اور ہو کوہِ غم پر | گزرنی ہو جو کچھ گزر جائے ہم پر
نہین فکر۔ تو دل بڑھاتی ہو جبتک | دماغون مین بو تیری آتی ہو جبتک

۱ لفظ کئی منسوب ہے کَے سے جسکے معنی۔ بان فارسی مین شاہنشاہ کے ہین اور ملک عجم کے دوسرے طبقہ کے چارون بادشاہ کَے کہلاتے ہین جنکے نام یہ ہین کیقباد کیکاؤس کیخسرو بنی لہراسپ جسکی جمع کیان اور یائے نسبت کے ساتھ کیانی ہے یہ کئی وہ چیز ہے جو کیانیون کی طرف منسوب ہو۔ جیسے تاج کئی اور شان کئی ۱۲

۲ کلمبس اٹلی کا رہنے والا اور فن جہاز رانی مین ہوشیار تھا۔ اسی نے ملکہ ازبیلا والیۂ اسپین کی امداد سے ۱۴۹۲ء مین براعظم امریکا کو تلاش کر کے قدیمی دنیا پر ظاہر کیا ۱۲

۳ جوتا۔ بواو مجہول جوتنے والا یعنی کاشتکار۔ ۱۲

۴ سمین۔ یعنی موسم کا عمدہ حالت مین نظر آنا ۱۲

یہ سچ ہے کہ حالت ہماری زبون ہے
جہالت وہی قوم کی رہنمون ہے
عزیزون کی غفلت وہی جونکی تون ہے
تعصب کی گردن پہ ملت کا خون ہے
مگر اے اُمید اک سہارا ہے تیرا
کہ جلوہ یہ دنیا مین سارا ہے تیرا

نہین قوم مین گرچہ کچھ جان باقی
نہ وہ جاہ و حشمت کے سامان باقی
نہ اُس مین وہ اسلام کی شان باقی
پر اس حال مین بھی ہے اک آن باقی
بگڑنیکا گو اُن کے وقت آگیا ہے
مگر اس بگڑنے مین بھی اک ادا ہے

بہت ہین ابھی جنمین غیرت ہے باقی
فقیری مین بھی بوئے ثروت ہے باقی
دلیری نہین پر حمیت ہے باقی
تہیدست ہین پر مروت ہے باقی
مٹے پر بھی پندار ہستی وہی ہے
مکان گرم ہے آگ گو بجھ گئی ہے

سمجھتے ہین عزت کو دولت سے بہتر
گلیمِ قناعت کو ثروت سے بہتر
فقیری کو ذلت کی شہرت سے بہتر
اُنھین موت ہے بار منت سے بہتر
سر اُنکا نہین در بدر جھکنے والا
وہ خود پست ہین پر نگاہین ہین بالا

مشابہ ہے قوم اُس مریض جوان سے
نہ بستر سے حرکت نہ جنبش مکان سے
کیا ضعف نے جسکو مایوس جان سے
اجل کے ہین آثار جسپر عیان سے
نظر آتے ہین سب مرض جسکے مزمن
نہین کوئی مہلک مرض اُسکو لیکن

بجا ہین حواس اُسکے اور ہوش قائم
دماغ اور دل چشم اور گوش قائم
طبیعت مین میلِ خور و نوش قائم
جوانی کا پندار اور جوش قائم
کرے کوئی اوسکی اگر غور کامل
عجب کیا جو ہو جائے زندون مین شامل

عیان سب پہ احوال بیمار کا ہی — کہ تیل اُسمین جو کچھ تھا سب جل چکا ہی
موافق دوا ہی نہ کوئی غذا ہی — ہُزالِ بدن ہی زوالِ قوی ہی
مگر ہے ابھی یہ دیا ٹمٹماتا — بُجھا جو کہ ہی یان نظر سبکو آتا

یہ سچ ہی کہ ہی قوم مین قحطِ انسان — نہین قوم کے پر سب افراد یکسان
سفال و حزف کی ہین انبار گریان — جواہر کے ٹکڑے بھی ہین اُنہین نہہان
چھپے سنگریزون مین گوہر بھی ہین کچھ — ملے ریت مین ریزۂ زر بھی ہین کچھ

جو بے غم ہین انہین تو غمخوار بھی ہین — جو بے مہر ہین کچھ تو کچھ یار بھی ہین
انھین غافلون مین خبردار بھی ہین — خرابات مین چند ہشیار بھی ہین
جماعت سے اپنی نرالے بھی ہین یہان — نکمون مین کچھ کام والے بھی ہین یہان

جو چاہین پلٹ دین ہی سبکی کایا — کہ ایک اک نے ملکون کو ہی یہان جگایا
اکیلون نے ہے قافلون کو بچایا — جہازون کو ہے زورِ قوین نے ترایا
یونہین کام دُنیا کا چلتا رہا ہے — دیے سے دیا یونہین جلتا رہا ہی

یہ سچ ہے کہ ہین بیشتر ہم مین نادان — نہین جنکے دردِ تعصب کا درمان
جہان ہین ہین جو انکی عزت کے خواہان — اُنھین سے وہ رہتے ہین دست و گریبان
پہ ایسے بھی کچھ ہوتے جاتے ہین پیدا — کہ جو خیرخواہون پہ ہین اپنے شیدا

کوئی خیرخواہی مین ہی ہمسر اُن کا — کوئی دست و بازو سے ہی یاور اونکا
کوئی ہی زبان سے ستائش گر اونکا — بہت لکھتے ہین نقشِ حُبِ دل پر اونکا
بہت اُنکے گُن سُنتے ہین چُپکے چُپکے — بہت سُنکے سر دُھنتے ہین چُپکے چُپکے

بہت دن سے دریا کا پانی کھڑا تھا
تموج کا جس مین نہ ہرگز پتا تھا
تغیر سے یہ حال اُسکا ہوا تھا
کہ مکروہ تھی بُو تو کڑوا مزا تھا
ہوئی تھی یہ پانی سے زائل روانی
کہ مشکل سے کہہ سکتے تھے اُسکو پانی

پر اب اُس مین رو کچھ کچھ آنے لگی ہے
کنارون کو اُسکے ہلانے لگی ہے
ہوا بُلبلے کچھ اُٹھانے لگی ہے
عفونت وہ پانی سے جانے لگی ہے
اگر ہو نہ یہ انقلاب اتفاقی
تو دریا مین بس اک تموج ہی باقی

حوادث نے اُنکو ڈرایا ہے کچھ کچھ
مصائب نے نیچا دکھایا ہے کچھ کچھ
ضرورت نے رستہ دکھایا ہے کچھ کچھ
زمانے کے غل نے جگایا ہے کچھ کچھ
ذرا دست و بازو ہلانے لگے ہین
وہ سوتے ہین کچھ کلبلانے لگے ہین

رہ راست پر ہین وہ کچھ آتے جاتے
تعلی سے ہین اپنی شرماتے جاتے
تفاخر سے ہین اپنے پچھتاتے جاتے
سُراغ اپنا کچھ کچھ ہین وہ پاتے جاتے
بزرگی کے دعوون سے پھرنے لگے ہین
وہ خود اپنی نظرون سے گرنے لگے ہین

نہین گھاٹ پر گو ترقی کے آتے
نئی بات سے ناک بھون ہین چڑھاتے
نئی روشنی سے ہین آنکھین چُراتے
مگر ساتھ ہی یہ بھی ہین کہتے جاتے
کہ دنیا نہین گرچہ رہنے کے قابل
پر اس طرح دنیا مین رہنا ہی مشکل

تنزل پہ وہ ہاتھ ملنے لگے ہین
کچھ اس سوز سے جی پگھلنے لگے ہین
دُھوئین کچھ دلون سے نکلنے لگے ہین
کچھ آرے سے سینون پہ چلنے لگے ہین
وہ غفلت کی راتین گزرنیکو ہین اب
نشے جو چڑھے تھے اُترنے کو ہین اب

نہیں گرچہ کچھ دردِ اسلام اُنکو
نہ کچھ فکرِ آغاز و انجام اُنکو
نہ بہبود سے قوم کے کام اُنکو
برابر ہے ہو صبح یا شام اُنکو
مگر قوم کی سُنکے کوئی مصیبت
اُٹھیں کچھ نہ کچھ آہ ہی جاتی ہی رقت

خصومت سی ہیں اپنی گو خوار یہان سب
خود آپس کی چوٹون سے ہین خستہ جان سب
نزاعون سے باہم کی ہین ناتوان سب
پہ ہین متفق اسپہ پیر و جوان سب
کہ نااتفاقی نے کھویا ہے ہم کو
اسی جزر و مد نے ڈبویا ہے ہم کو

یہ مانا کہ کم ہم مین ہین ایسے دانا
تنزل کو ہی ٹھیک ٹھیک اپنے جانا
جنھون نے حقیقت کو ہے اپنی چھانا
کہ ہم ہین کہان اور کہان ہی زمانا
پہ اتنا زبانون پہ ہی سب کے جاری
کہ حالت بُری آج کل ہی ہماری

فرائض مین گو دین کے سب ہین قاصر
مساجد سے غائب بلا ہی مین حاضر
نہ مشغولِ باطن نہ پابندِ ظاہر
مگر ایسے فاسق ہین اُن مین نہ فاجر
کہ مذہب پہ حملے ہین جو ہر طرف سے
وہ دیکھ اُنکو ہٹجائین راہِ سلف سے

خود اپنی ہے گو قدر و قیمت گنوائی
جو آپ اونکی خوبی نہین کوئی پائی
پہ بھولے نہین ہین بزرگونکی بڑائی
تو ہین خوبیون پر اُنھین کی فدائی
شرف گو کہ باقی نہین اُنمین اب کچھ
مگر خواب مین دیکھ لیتے ہین سب کچھ

ذرا پھر کے پیچھے وہ جب دیکھتے ہین
بزرگون کا علم و ادب دیکھتے ہین
وہ اپنا حسب اور نسب دیکھتے ہین
سرافرازیِ جد و آب دیکھتے ہین
تو ہین فخر سے وہ کبھی سر اُٹھاتے
کبھی ہین ندامت سی گردن جھکاتے

اگر کچھ بھی باقی ہو یارون مین ہمت
شگونِ سعادت ہو اور فالِ دولت
تو اُنکا یہی افتخار اور ندامت
کہ آتی ہے کچھ اس سے بوئے حمیت
وہ کھو بیٹھے آخر کمائی بڑون کی
بھلا دی جنھون نے بڑائی بڑون کی

اسیری مین جو گرم فریاد ہین یہان
قفس سے وہی ہوتے آزاد ہین یہان
وہی آشیان رکھتے آباد ہین یہان
چمن کے جنھین چہچہے یاد ہین یہان
وہ شاید قفس ہی مین عمرین گنوائین
گئین بھول صحرا کی جن کو فضائین

بلندی مین ہون یا کہ پستی مین ہون ہم
محقّر زمانے مین ہون یا مکرّم
قوی ہون کہ کمزور افزون ہون یا کم
مؤخر ہون اس بزم مین یا مقدّم
عبا (کملی) مین ہون پوشیدہ یا شال مین ہون
کسی رنگ مین ہون کسی حال مین ہون

اگر باخبر ہین حقیقت سے اپنی
بلندی و پستی کی نسبت سے اپنی
تلف کی ہوئی اگلی عظمت سے اپنی
گزشتہ اور آئندہ حالت سے اپنی
تو سمجھو کہ ہے پار بیڑا ہمارا
نہین دور منجھدار سے کچھ کنارا

الپ ارسلان[۱] سے یہ طغرل[۲] نے پوچھا
نشان اُنکی اقبالمندی کے ہین کیا
کہ قومین ہین دنیا مین جو جلوہ فرما
کب اقبالمند اُن کو کہنا ہے زیبا
کہا ملک و دولت ہو ہاتھ اُنکی جبتک
جہان ہو کمربستہ ساتھ اُنکی جبتک

۱؎ یہ سلجوقیون کے سلسلہ کا دوسرا بادشاہ ہے اس کے باپ کا نام چغر بیگ اور چچا کا نام طغرل بیگ تھا۔ طغرل بیگ نے اپنی زندگی مین اسکو ولیعہد مقرر کر دیا تھا۔ چنانچہ طغرل کے بعد اُسکا جانشین ہوا ۱۲

۲؎ طغرل سلجوقیون کے سلسلہ کا پہلا بادشاہ الپ ارسلان کا چچا اور سلجوق کا پوتا جو ۴۲۹ھ مین تخت نشین ہوا۔

جہان جائین وہ سرخرو ہو کے آئین
ظفر ہمعنان ہو جدھر باگ اوٹھائین
نہ بگڑین کبھی کام جو وہ بنائین
نہ اُکھڑین قدم جس جگہ وہ جمائین
کرین مس کو گر مس تو وہ کیمیا ہو
اگر خاک مین ہاتھ ڈالین طلا ہو

ولیعہد کی جب کہ باتین سُنین یہ
ہنسا سُنکے فرزانۂ دُوربین یہ
کہا دو جہان عمر گپ ہی گو دلنشین یہ
مگر شرطِ اقبال ہرگز نہین یہ
حوادث سے بن گزارا نہین یہان
بلندی و پستی سے چارا نہین یہان

بہم ہے کبھی گاہ برہم ہے محفل
کٹھن ہے کبھی گاہ آسان ہے منزل
زمانہ کی گردش سے بچنا ہے مشکل
نہ محفوظ ہین اس سے مُدبر نہ مُقبل
بہت یکہ تازونکو یان گھرتے دیکھا
سدا شہسوارون کو یان گرتے دیکھا

جہان سود ہی یہان وہین ہے زیان بھی
جہان روشنی ہے وہین ہے دھوان بھی
سقر بھی ہے یہ خاکدان اور جنان بھی
بہارین بھی ہین اس چمن مین خزان بھی
اُبھرتے ہین جو یہان وہ گدلاتے بھی ہین
چمکتے ہین جو یہان وہ گہناتے بھی ہین

ضعیف اور قوی ارمنی اور عراقی
چکھاتا ہے دُردِ قدح سب کو ساقی
یہ اقبال کی ہے رمق جن مین باقی
یہ سب تلخیان اُنکی ہین اتفاقی
بلاؤن مین گھر کر نکلجاتے ہین وہ
ذرا ڈگمگا کر سنبھل جاتے ہین وہ

نہین ہوتے نیرنگ گردون سے حیران
ہر اک درد کا ڈھونڈھ لیتے ہین درمان
اوٹھاتے نہین کچھ حوادث سے نقصان
وہ چونک اُٹھتے ہین دیکھ خواب پریشان

پگھلتی ہین سانچے مین ڈھلنے کی خاطر
ٹھہرتے ہین دم لے کے چلنے کی خاطر
لگاتے ہین غوطہ اُچھلنے کی خاطر
وہ کھاتے ہین ٹھوکر سنبھلنے کی خاطر
سبب کو مرض سے سمجھتے ہین پہلے
اُلجھتے ہین پیچھے سلجھتے ہین پہلے

ضرورت نہین یہ کہ فرمانروا ہون
سپاہی ہون تاجر ہون یا ناخدا ہون
رعیت ہون وہ خواہ کشورکشا ہون
وہ کچھ ہون پہ اپنے سے واقف ذرا ہون
کہ ہم کیا ہین اور کون ہین اور کہان ہین
گھٹے یا بڑھے ہین سبک یا گران ہین

جب آئے اُنھین ہوش کچھ وقت کھو کر
کرین کوششین سب بہم ایک ہو کر
رہین بیٹھ قسمت کو اپنی نہ رو کر
رہین داغ ذلت کا دامن سے دھو کر
نہ ہو تاب پرواز گر آسمان تک
تو وہان تک اُڑین ہو سمائی جہان تک

پڑا ہے وہی وقت اب ہم پہ آکر
سوارون نے کی راہ طے باگ اُٹھا کر
کہ اُٹھے ہین سوتے بہت دن چڑھا کر
گئے قافلے ٹھہر منزل پہ جا کر
گرانبار و خیزان سدھارے بھی اب ہم
تو پہنچے بھلا جا کے منزل پہ کب ہم

مگر بیٹھ رہنے سے چلنا ہی بہتر
کہ ہے اہل ہمت کا اللہ یاور
جو ٹھنڈک مین چلنا نہ آیا میسر
تو پہنچین گے ہم دھوپ کھا کھا کے سر پر
یہ تکلیف و راحت ہے سب اتفاقی
چلو اب بھی ہے وقت چلنے کا باقی

ہوا کچھ نہین جس نے یان کچھ کیا ہے
لیا جس نے پھل بیج بو کر لیا ہے
کرو کچھ کہ کرنا ہی کچھ کیمیا ہے
مثل ہے کہ کرتے کی سب اللہ دیا ہی
یونہین تیت سوسو کے ہین جو گنواتے
وہ خرگوش کچھوؤن سے ہین زک اٹھاتے

[illegible]

۴ مگر کچھوا جو کہ سست رفتار تھا برابر چلنے مین سرگرم رہا۔ آخر وہ تو باوجود سست رفتاری کے اُس حد پہ پہنچگیا اور خرگوش کی اُسوقت آنکھ کھلی جب وقت ہاتھ سے جاتا رہا ۱۲

محنت پسندی

یہ برکت ہی دنیا مین محنت کی ساری — جہان دیکھیے فیض اسی کا ہے جاری
یہی ہے کلیدِ درِ قفلِ باری — اِسی پر ہی موقوف عزت تمھاری
اِسی سے ہی قومونکی یہان آبرو سب — اِسی پہ ہین مغرور ہین اور تو سب

گلستان مین جوبن گل و یاسمن کا — سمان زلف سنبل کی تاب و شکن کا
قدِ دلربا سرو اور نارون کا — رُخ جان فزا لالہ و نسترن کا
غریبون کی محنت کی ہین نذر یہ سب — کمیرون[1] کے خون سے ہین تازہ رو سب

ہلاتے نہ اگلے اگر دست و بازو — جہان عطرِ حکمت سے ہوتا نہ خوشبو
نہ اخلاق کی وضع ہوتی ترازو[2] — نہ حق پھیلتا ربع مسکون مین ہر سو
حقائق یہ سب غیر معلوم رہتے — خدائی کے اسرار مکتوم[3] رہتے

ستارہ شریعت کا تابان نہوتا — اثر علم دین کا نمایان نہ ہوتا
جُدا کفر سے نورِ ایمان نہوتا — مساجد مین یون وردِ قرآن نہ ہوتا
خدا کی ثنا معبدون مین نہ ہوتی — اذان جا بجا مسجدون مین نہ ہوتی

١ کمیرا اُس مزدور کو کہتے ہین جو باغبان کے تحت مین کام کرتا ہے۔

٢ ترازو کا وضع ہونا اُسکا برپا اور قائم ہونا جیساکہ قرآن مجید مین ہے وو "وَضَعَ الْمَوَازِیْنَ بِالْقِسْطِ" مقصود یہ ہے کہ اگر علما کوشش نہ کرتے اور علم اخلاق اور سلوک مدون نہوتا تو برے اور اچھے اخلاق کی تمیز نہوتی۔

٣ مکتوم بمعنی پوشیدہ۔

نہیں ملتی کوشش سے دنیا ہی تنہا
کہ ارکانِ دین بھی اسی پہ ہین برپا
جنھین ہو نہ دنیائے فانی کی پروا
کرین آخرت کا ہی وہ کاش سودا
نہیں ملتے دنیا کی خاطر اگر تم
تو لو دینِ حق کی ہی اُٹھ کر خبر تم

بنی نوع مین دو طرح کے ہین انسان
تفاوت ہی حالت مین جنکی نمایان
کچھ انہیں ہین راحت طلب اور تن آسان
بدن[1] کے نگہبان بستر کے دربان
نہ محنت[2] پہ مائل نہ قدرت کی قائل
سمجھتے ہین تنکے کو رستہ مین حائل

اگر ہین توانگر تو بے کار ہین سب
اپاہج[3] ہین روگی ہین بیمار ہین سب
تعیش کے ہاتھوں سے لاچار ہین سب
تن آسانیون مین گرفتار ہین سب
برابر ہے یہان اُن کا ہونا نہونا
نہ کچھ جاگنا اُن کا بہتر نہ سونا

اگر ہین تہیدست اور بے نوا وہ
تو محنت سے ہین جی چراتے سدا وہ
نصیبون کا کرتے ہین اکثر گلا وہ
ہلاتے نہین کچھ مگر دست و پا وہ
اگر بھیک ملجائے قسمت سے اُن کو
تو سو بار بہتر ہے محنت سے اُن کو

[1] یعنی ہر وقت یا بدن کی حفاظت مد خود آرائی مین مصروف رہتے ہین یا نرم نرم بچھونون مین پڑے اینڈتے ہین۔ گویا بستر کے دربان ہین ۱۲

[2] یعنی نہ محنت کرتے ہین اور نہ اس بات کے قائل ہین کہ کوشش سے خداے تعالے اُنکو اُنکے مقاصد پر کامیاب کر سکتا ہے ۱۲

[3] اپاہج جسکے ہاتھ پانون بیکار ہون۔ روگی۔ روگ والا یعنی مریض۔ ۱۲

نہ جو بے نوا ہین نہ ہین کچھ تونگر
کہ کھانے کو ملتا رہے پیٹ بھر کر
وہ ہین ڈھور کی طرح قانع اسی پر
نہین بڑھتے بس اس سے آگے قدم بھر
ہوئے زیورِ آدمیت سے عاری
معطل ہوئین قوتین اُنکی ساری

نہ ہمت، کہ محنت کی سختی اٹھائین
نہ غیرت، کہ ذلت سے پہلو بچائین
نہ جرأت، کہ خطرون کے میدان مین آئین
نہ عبرت، کہ دنیا کی سمجھین ادائین
نہ کل فکر تھا یہ کہ ہین لے سکے پھل کیا
نہ ہے آج پروا کہ ہونا ہے کل کیا

نہین کرتے کھیتی مین وہ جانفشانی
یہ جب یاس کرتی ہے دل پر گرانی
نہ ہل جوتتے ہین نہ دیتے ہین پانی
تو کہتے ہین حق کی ہے نامہربانی
نہین لیتے کچھ کام تدبیر سے وہ
سدا لڑتے رہتے ہین تقدیر سے وہ

کبھی کہتے ہین ہیچ ہین سب سامان
دھرے سب رہجا ئینگے کاخ و ایوان
کہ خود زندگی ہے کوئی دن کی مہمان
نہ باقی رہے گی حکومت نہ فرمان
ترقی اگر ہمنے کی بھی تو پھر کیا
یہ بازی اگر جیت لی بھی تو پھر کیا

یہ سرگرم کوشش ہین جو روز و شب ہین
ترقی کے میدان مین سبقت طلب ہین
اوٹھاتے سدا بارِ رنج و تعب ہین
نمائش پہ دنیا کی بھولے یہ سب ہین
نہین ان کو کچھ اپنی محنت سے لینا
بناتے ہین وہ گھر نہین جسمین رہنا

کبھی کرتے ہین عقل انسان پہ نفرین
وہ تدبیر ہین اس طرح کرتی ہے تلقین
کہ با وصف کوتاہ بینی ہے خود بین
کہ گویا کھلا اُسپہ ہے سترِ تکوین
مگر سب خیالات ہین خام اُس کے
ادھورے ہین جتنے ہین یہان کام اُسکے

نہ اسبابِ راحت کی اُسکو خبر کچھ | نہ آثارِ دولت کی اُسکو خبر کچھ
نہ عزت نہ ذلت کی اُسکو خبر کچھ | نہ کلفت نہ راحت کی اُسکو خبر کچھ
نہ آگاہ اس سے کہ ہستی ہی شے کیا | نہ واقف کہ مقصودِ ہستی سی ہی کیا

کبھی کہتے ہین زہر ہے مال و دولت | اُٹھاتے ہین جسکے لیے رنج و محنت
اِسی سے گناہونکی ہوتی ہی رغبت | اِسی سے دماغونمین آتی ہی نخوت
یہی حق سے کرتی ہی بندونکو غافل | ہوئے ہین عذاب اس سے قومونپہ نازل

کبھی کہتے ہین سعی و کوشش سے حاصل؟ | کہ مقسوم بن کوششین سب ہین باطل
نہین ہوتی کوشش سے تقدیر زائل | برابر ہین یہان محنتی اور کاہل
ہلانے سے روزی کی گر ڈور ہلتی | تو روٹی نکمون کو ہرگز نہ ملتی

نکمون کے ہین سب یہ دلکش ترانے | سُلانے کو قسمت کے رنگین فسانے
اسی طرح کے کرکے حیلے بہانے | نہین چاہتے دست و بازو ہلانے
وہ بھولے ہوئے ہین یہ عادت خدا کی | کہ حرکت مین ہوتی ہی برکت خدا کی

۱ نکمون کے نزدیک روٹی کا ملجانا گویا ترقی کی حد ہے ۱۲

۲ یعنی جس طرح قصہ خوان رنگین افسانے سُنا سُنا کر بادشاہون اور امیرون کو خوابِ راحت مین سُلایا کرتے ہین اسی طرح وہ لوگ جو کاہل اور نکمے ہین دنیا کو فانی کہکر، مال دولت سے نفرت دکھاکر اور تقدیر کی آڑ لیکر تدبیر سے باز رہتے ہین اور اُن کی اس طرح کی باتین گویا اُنکے بختِ بیدار کو غفلت کرنے کے لیے کہانیان ہین۔ ۱۲

سنی تم نے یہ جس جماعت کی حالت — تنزل کی بنیاد ہے یہ جماعت
بگڑتی ہین قومین اسی کی بدولت — ہوا اسکی ہے مفسد ملک و ملت
کیا صور[1] و صیدا[2] کو برباد اسی نے — بگاڑا دمشق اور بغداد اسی نے

جہان ہی زمین پر نحوست ہی انکی — جدھر ہے زمانے مین نکبت ہی انکی
مصیبت کا پیغام کثرت ہے انکی — تباہی کا لشکر جماعت ہی انکی
وجود انکا اصل البلیات[3] ہی یہان — خدا کا غضب انکی بہتات[4] ہی یہان

سب ایسے تن آسان و بیکار و کاہل — تمدن کے حق مین ہین زہر ہلاہل
نہین اس سے کچھ نوع انسان کو حاصل — نہین ان کی صحبت کہ ہو سم قاتل
یہ جب پھیلتے ہین سمٹتی ہی دولت — یہ جون جون کہ بڑھتے ہین گھٹتی ہی دولت

جہان بڑھ گئی ان کی تعداد حد سے — ہوئی قوم محروم سب دام و دد سے
رہا اس کو بہرہ نہ حق کی مدد سے — وہ اب بچ نہین سکتی نکبت کی زد سے
بچو ایسے شومون کی پرچھائیون سے — ڈرو ایسے چپ چاپ پنہائیون[5] سے

[1] صور - بحیرۂ شام کے کنارہ پر ملک شام کا ایک نہایت قدیم شہر ہے کہتے ہین کہ یونان کے اکثر علما اسی شہر کے تھے مسلمانون نے اسکو اور شہر عطا کو سنہ ۶۶۰ ہجری مین فتح کیا تھا - اور اب مدت سے ویران ہے ۱۲

[2] صیدا - دمشق سے ۶۶ میل بحیرۂ شام کے کنارے پر ایک مضبوط اور مستحکم شہر تھا جس مین متعدد قلعے تھے اور اب یہ بھی ویران ہے ۱۲

[3] اصل جڑ بلیات بلا کی جمع - یعنی بلاؤن کی جڑ ۱۲

[4] بہتات - کثرت افراط ۱۲

[5] پنہالوٹ - اوپنہائی لٹیرا یعنی کاہل اور نکمے آدمی گرچہ ظاہر مین ملک کو نہین لوٹتے مگر چونکہ انکا اثر سوسائٹی پر برا پڑتا ہے اسلیے انکو چپ چاپ پنہائی کہا گیا ہے گویا وہ چپکے ہی چپکے ملک کو تاراج کر رہے ہین ۱۲

مگر اک فریق اور ان کے سوا ہے — شرف جس سے نوع بشر کو ملا ہے
سب اس بزم مین جن کا نور و ضیا ہے — سب اس باغ کی جنسے نشو و نما ہے
ہوئے جو کہ پیدا ہین محنت کی خاطر — بنے ہین زمانے کی خدمت کی خاطر

نہ راحت طلب ہین نہ مہلت طلب وہ — لگے رہتے ہین کام مین روز و شب وہ
نہین لیتے دم ایک دم بے سبب وہ — بہت جاگ لیتے ہین سوتے ہین تب وہ
وہ تھکتے ہین اور چین پاتی ہے دنیا — کماتے ہین وہ اور کھاتی ہے دنیا

جنہین گر نہ وہ ہون کھنڈر کاخ و ایوان — نہین گر نہ وہ شاہ و کشور ہون عُریان
جو بوئین نہ وہ تو ہون جاندار بے جان — جو چھانٹین نہ وہ تو ہون جنگل گلستان
یہ چلتی ہے گاڑی اُنہین کے سہارے — جو وہ کل سے بیٹھین تو بیکل ہون سارے

کھپاتے ہین کوشش مین تاب و توان کو — گھلاتے ہین محنت مین جسم و روان کو
سمجھتے نہین اسمین جان اپنی جان کو — وہ مر مر کے رکھتے ہین زندہ جہان کو
بس اس طرح جینا عبادت ہے اون کی — اور اس دُھن مین مرنا شہادت ہے اونکی

مشقت مین عمر اُنکی کٹتی ہے ساری — نہین آتی آرام کی اُن کے باری
سدا بھاگ دوڑ اُنکی رہتی ہے جاری — نہ آندھی مین عاجز نہ مینھ مین ہین عاری
نہ لو جیٹھ کی دم چڑھاتی ہے اُن کا — نہ ٹھر ماہ کی جی چھڑاتی ہے اُن کا

نہ احباب کی تیغ احسان سے گھائل — نہ بیٹے سے طالب نہ بھائی سے سائل
نہ دُکھ درد مین سوئے آرام مائل — نہ دریا و کوہ اُنکے رستے مین حائل
اُٹھے ہون کبھی رستم و سام جیسے — غیور اب بھی لاکھون ہین گمنام ویسے

کسی کو یہ دھن ہے کہ جو کچھ کمائین
کھلائین کچھ اورونکو کچھ آپ کھائین
کسی کو یہ کد ہے کہ جھیلین بلائین
پہ احسان کسی کا نہ ہرگز اوٹھائین
کوئی محو ہے فکرِ فرزند و زن مین
کوئی چور ہے حبِّ اہلِ وطن مین

جو مصروف ہے کشتکاری مین کوئی
تو مشغول دُکانداری مین کوئی
عزیزون کی ہے غمگساری مین کوئی
ضعیفون کی خدمتگزاری مین کوئی
یہ ہے اپنی راحت کے سامان کرتا
وہ کنبے پہ ہے جان قربان کرتا

کوئی اس تگ و دو مین رہتا ہے ہر دم
کہ دولت جہانتک ہو کیجیے فراہم
رہین جیتے جی تاکہ خود شاد و خرم
مرین جب تو دلبر نہ لیجائین یہ غم
کہ بعد اپنے کھائینگے فرزند و زن کیا
لباس اُن کا اور اپنا ہوگا کفن کیا

بہت دل مین اپنے یہ رکھتے ہین ارمان
کہ کر جائین یہان کوئی کارِ نمایان
وہ ہون تاکہ جب چشمِ عالم سے پنہان
تو ذکرِ جمیل اُنکا باقی رہے یہان
یہی طالبِ شہرت و نام لاکھون
بناتے ہین جمہور کے کام لاکھون

بہت مخلص اور پاک بندے خدا کے
نشان جنسے قائم ہین صدق و صفا کے
نہ شہرت کے خواہان نہ طالب ثنا کے
نمائش سے بیزار دشمن ریا کے
ریاضت سب اُنکی خدا کے لیے ہے
مشقت سب اُسکی رضا کے لیے ہے

کوئی اُنمین ہے حق کی طاعت پہ مفتون
کوئی نامِ حق کی اشاعت پہ مفتون
کوئی زہد و صبر و قناعت پہ مفتون
کوئی پند و وعظِ جماعت پہ مفتون
کوئی موج سے آپ کو ہے بچاتا
کوئی ناؤ ہے ڈوبتون کی تراتا

ہمدردی کی انواع انسان

بہت نوع انسان کے غمخوار و یاور ہوا خواہ ملت پہ اندیشۂ کشور
شدائد کے دریای خون مین شناور جہان کی پر آشوب کشتی کے لنگر
ہر اک قوم کی ہست بو انسی ہی یہان سب اس انجمن کی نمود انسے ہی یہان

کسی پر ہو سختی صعوبت ہے اپر کسی پر ہو غم رنج و کلفت ہی اپر
کہین ہو فلاکت مصیبت ہی اپر کہین آئے آفت قیامت ہی اپر
کسی پر چلین تیر آماج (نشانہ) یہ ہین لٹے کوئی رہگیر تاراج یہ ہین

یہ ہین حشر تک بات پر اڑنیوالے یہ پیمان کو میخون سے ہین جڑنیوالے
یہ فوج حوادث سے ہین لڑنیوالے یہ غیرون کی ہین آگ مین پڑنیوالے
امنڈتا ہی رکنے سے اور انکا دریا جنون سے زیادہ ہی کچھ ان کا سودا

جماتے ہین جب پانون ہٹتے نہین یہ بڑھا کر قدم پھر پلٹتے نہین یہ
گئے پھیل جب پھر سمٹتے نہین یہ جہان بڑھ گئے بڑھکے گھٹتے نہین یہ
مہم بن کیے سر نہین بیٹھتے یہ جب اٹھتے ہین اٹھ کر نہین بیٹھتے یہ

خدا نے عطا کی ہے جوان کو قوت سمائی ہے دلمین بہت اسکی عظمت
نہین پھیرتی انکا منھ کوئی زحمت نہین کرتی زیر انکو کوئی صعوبت
بھروسے پہ اپنے دل و دست و پا کے سمجھتے ہین ساتھ اپنے لشکر خدا کے

نہین مرحلہ کوئی دشوار ان کو ہر اک راہ ملتی ہے ہموار ان کو
گلستان ہی صحراے پرخار ان کو برابر ہے میدان و کہسار ان کو
نہین حائل انکے کوئی رہگذر مین سمندر رہی پایاب انکی نظر مین

اسی طرح یہان اہل ہمت ہین جتنے
کمربستہ ہین کام پر اپنے اپنے
جہانکی ہے سب دھوم دھام اُنکے دم سے
فقیر اور غنی سب طفیلی ہین اُنکے
بغیر انکے بیساز و سامان تھی مجلس
نہوتے اگر یہ تو ویران تھی مجلس

زمین سب خداکی ہے گلزار انھین سے
زمانے کا ہے گرم بازار انھین سے
ملے ہین سعادت کے آثار انھین سے
کھلے ہین خدائی کے اسرار انھین سے
انھین پر ہے کچھ فخر ہے گر کسی کو
انھین سے ہے گر ہے شرف آدمی کو

انھین سے ہے آباد ہر ملک و دولت
انھین سے ہے سرسبز ہر قوم و ملت
انھین پر ہے موقوف قومونکی عزت
انھین کی ہے سب بیخ ہستکو نخل برکت
دم انکا ہے دنیا مین رحمت خداکی
انھین کو ہے پھبتی[۲] خلافت[۳] خداکی

انھین کا اُجالا ہے ہر رہگذر مین
انھین کی ہے یہ روشنی دشت و در مین
انھین کا ظہورا ہے سب خشک و تر مین
انھین کے کرشمے ہین سب بحر و بر مین
انھین سے ہے ہر رتبہ یہ آدم[۴] نے پایا
کہ سر اُس سے روحانیون[۵] نے جھکایا

۱ کرۂ زمین مین تین چوتھائی پانی اور ایک چوتھائی خشکی ہے پس چوتھائی خشکی ربع مسکون ہے ۱۲

۲ پھبنا بمعنی زیب دینا ۱۲

۳ اس مصرع مین لفظ خلافت ہے۔ اُس سے قرآن مجیدکی اُس آیت کی طرف اشارہ ہے جس مین خدائے تعالے نے انسان کو اپنا خلیفہ اور جانشین فرمایا ہے۔ یعنی اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ۱۲

۴ آدم سب سے پہلے انسان کو کہتے ہین جنکا دوسرا لقب ابوالبشر ہے ۱۲

۵ روحانی اصطلاح مین اُن لوگونکو کہتے ہین جو مذہب کو صرف روحانی باتون پر منحصر کرتے ہین۔ جیسے عیسائی مگر اس بند مین روحانیون سے مراد ملائکہ ہین جنھون نے بحکم ایزدی آدم کے آگے سر جھکایا اور سجدہ کیا جیسا کہ قرآن مجید مین ہے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَةُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ الآیہ ۱۲

ہر اک ملک مین خیر و برکت ہی اُنسے
ہر اک قوم کی شان و شوکت ہی اُنسے
نجابت ہی اُنسے شرافت ہی اُنسے
شرف اُنسے، فخر اُنسے، عزت ہی اُنسے
جفاکش ہنو گر ہو عزت کی خواہان
کہ عزت کا ہے بھید ذلت مین پنہان

مشقت کی ذلت جنھون نے اُٹھائی
جہان مین ملی اُنکو آخر بڑائی
کسی نے بغیر اسکے ہرگز نہ پائی
فضیلت نہ عزت نہ فرمانروائی
نہال اس گلستان مین جتنے بڑھے ہین
ہمیشہ وہ نیچے سے اوپر چڑھے ہین

حکومت ملی اُن کو صفار[1] تھے جو
امامت کو پہنچے وہ قصار تھے جو
وہ قطب جہان ٹھہرے عطار تھے جو
بنے مرجع خلق تجار تھے جو
ابو الفضل یہان اُٹھے سراج کتنے
ابو الوقت ہو گزرے حلاج کتنے

[1] خراسان مین صفاریون کی حکومت تیس برس رہی ہے یعقوب بن لیث ان کا پہلا بادشاہ ہے صفار ٹھٹھیرے کو کہتے ہین یعقوب پہلے یہی کام کرتا تھا پھر حاکم سیستان کے یہان نوکر ہو گیا یہان تک رفتہ رفتہ خراسان و نیمروز۔ کرمان اور فارس وغیرہ پر متسلط ہو گیا۔ اس بند مین اور بھی کئی پیشہ ورن کے نام آئے ہین۔ مثلاً قصار دھوبی کو نجار بڑھی کو سراج زین گر کو، اور حلاج دھنیے کو کہتے ہین۔ بڑے بڑے ائمہ دین اور علما و مشائخ یہ تمام پیشے کرتے تھے۔ ابو الفضل اصحاب فضل و کمال کو کہتے ہین اور ابو الوقت اور ابن الوقت اہل سلوک کی اصطلاح مین دو نا اُکے دو مرتبے ہین جن سے ابو الوقت اعلیٰ مرتبہ سمجھا جاتا ہے ۱۲

نہ بو نصرؔ تھا نوع مین ہم سے بالا
نہ تھا بو علی کچھ جہان سے نرالا
طبیعت کو بچپن سے محنت مین ڈالا
ہوئے اس لیے صاحب قدر والا
اگر فکر کسب ہنر تم کو بھی ہو
تمھین پھر ابو نصر اور بو علی ہو

بڑا ظلم اپنے پہ تم نے کیا ہے
کہ عزت کی یہان جس ستون پر بنا ہی
ترقی کی منزل کا جو رہنما ہی
تنزل کی کشتی کا جو ناخدا ہی
قوی پشت تھین جس سے پشتین تمھاری
ہوئی دست بردار قوم اس سے ساری

ہنر ہی نہ تم مین فضیلت ہی باقی
نہ علم و ادب ہی نہ حکمت ہی باقی
نہ منطق ہی باقی نہ ہیئت ہی باقی
اگر ہے تو کچھ قابلیت ہی باقی
اندھیرا نہ چھا جائے اس گھر مین دیکھو
پھر اُکسا دو اس ٹمٹماتے دیے کو

بہت ہم مین اور تم مین جوہر ہین مخفی
خبر کچھ نہ ہم کو نہ تم کو ہی جن کی
اگر بیتے جی کچھ نہ انکی خبر لی
تو ہو جائین گے ملکے مٹی مین مٹی
یہ جوہر ہین ہم مین امانت خدا کی
مبادا تلف ہو ودیعت خدا کی

۵۱ محمد بن محمد بن ترخان جو ابو نصر فارابی اور معلم ثانی کے لقب سے مشہور ہے حکماے اسلام مین اس کے رتبہ کا کوئی حکیم جامع فنون حکمت نہین ہوا اسکی تقریباً ساٹھ کتابین شمار کی گئی ہین یونانیون اور عربون کا کوئی علم ایسا نہین جسمین اس نے کتابین نہین لکھین اس کی اکثر تصانیف مقبول اور برگزیدہ ہین فاراب کا رہنے والا تھا جو ماوراء النہر کا ایک شہر ہے۔ مقتدر باللہ کے عہد مین عراق عرب مین سکونت اختیار کی تھی اور وہین تحصیل علم کی۔ پھر سیف الدولہ حاکم حلب کے پاس دمشق مین چلا گیا اور وہین سنہ ۳۳۹ھ مین وفات پائی ۱۲

۵۲ دیا اُکسانا ہندی لفظ ہے۔ یعنی چراغ کو اشتعال دینا ۱۲

یہی نوجوان پھرتے آزاد جو ہین
شریفون کی کہلاتے اولاد جو ہین
کمینون کی صحبت مین برباد جو ہین
مگر ننگِ آبا و اجداد جو ہین
اگر نقد فرصت نہ یون مفت کھوتے
یہی فخرِ آبا و اجداد ہوتے

یہی جو کہ پھرتے ہین بے علم و جاہل
رذائل مین پنہان ہین انکے فضائل
بہت ان مین ہین جنکے جوہر ہین قابل
انھین ناقصون مین ہین پوشیدہ کامل
نہوتے اگر مائل لہو و بازی
ہزارون انھین مین تھے طوسی[1] و رازی[2]

یہی قوم ہے جس مین قحط آدمی کا
نہین جہل مین جسکے حصہ کسی کا
جہان شور ہے ہر طرف ناکسی[3] کا
کبھی علم و فن پر تھا قبضہ اسی کا
وہ تھین برکتین سعی و کوشش کی ساری
وہی خون ہے ورنہ رگون مین ہماری

حکومت سے مایوس تم ہو چکے ہو
دلیری کو ڈھک ڈھک کے منھ رو چکے ہو
زر و مال سے ہاتھ تم دھو چکے ہو
بزرگی بزرگون کی سب کھو چکے ہو
مدار اب فقط علم پر ہے شرف کا
کہ باقی ہے ترکہ یہی اک سلف کا

[1] طوس مشہدِ مقدس کا قدیم نام ہے۔ اور یہان طوسی مراد خواجہ نصیر الدین محقق طوسی ساتوین صدی ہجری کے ایک اسلامی حکیم سے ہے جو ہلاکو خان کے مصاحب خاص اور مشیر تھے اور جن کی تصانیف اکثر علوم و فنون مین ابو نصر اور بو علی سینا کی تصانیف کے بعد سمجھی جاتی ہین ۱۲

[2] رازی رے کا باشندہ۔ رے عراق عجم کا ایک قدیم اور نامی شہر ہے۔ اور یہان رازی مراد امام فخر الدین رازی سے ہے جن کی ولادت سنہ ۵۴۳ہجری مین ہوئی تھی مسلمانون مین یہ بڑے جلیل القدر عالم گذرے ہین۔ ان کی تصانیف مختلف علوم و فنون و مذہب مین پچاس کے قریب شمار کی گئی ہین جنمین صرف قرآن مجید کی تفسیر بارہ جلدون مین ہے ۱۲

[3] ناکسی بمعنی نالائقی بچپن ۱۲

ہمیشہ سے جو کہتے آئے ہیں سب یہاں
کہ ہے علم سرمایۂ فخر انسان
عرب اور عجم ہند اور مصر و یونان
رہا اتفاق اسپہ قوموں کا یکسان
یہ دعویٰ تھا اک جسپہ حجت نہ تھی کچھ
کھلی اسپہ ابتک شہادت نہ تھی کچھ

جواہر تھا اک سبکی نظروں میں بھاری
پرکھنے کی جسکے نہ آئی تھی باری
فضائل تھے سب علم کے اعتباری
نہ تھیں طاقتیں اس کی معلوم ساری
پر اب بحر و بر دے رہے ہیں گواہی
کہ ہے علم میں زور دست الٰہی

کیا کوہساروں کو مسمار اسنے
بنایا سمندر کو بازار اسنے
زمینوں کو منوایا دوّار اسنے [١]
ثوابت کو ٹھہرایا سیار اسنے [٢]
لیا بھاپ سے کام لشکر کشی کا
دیا پتلیوں کو سکت آدمی کا

یہ پتھر کا ایندھن ہے جلوانیوالا
جہازوں کو خشکی میں چلوانیوالا
صداؤں [٣] کو سانچے میں ڈھلوانیوالا
زمیں کے خزانے اگلوانے والا
یہی برق کو نامہ بر ہے بناتا
یہی آدمی کو ہے بے پر اڑاتا

فضیلت علم

١ تحقیقات جدیدہ سے ثابت ہوا ہے کہ زمین ساکن نہیں بلکہ متحرک ہے اور آفتاب کے گرد گھومتی ہے ١٢

٢ تحقیقات قدیمہ میں سبع سیارہ کے علاوہ باقی ستارے ثوابت مانے جاتے تھے مگر اب تحقیقات جدیدہ سے ثابت ہوا ہے کہ سبع سیارہ کے علاوہ اور بھی سیارے ہیں۔ بلکہ بہت سے شموس (جمع شمس) اور بہت سے اقمار (جمع قمر) آسمان پر نظر آتے ہیں ١٢

٣ صداؤں کا سانچے میں ڈھلنا اشارہ ہے فونوگراف اور گراموفون کی جانب ١٢

تمدن کے ایوان کا معمار ہے یہ
کہین دستکارون کا اوزار ہے یہ
ترقی کے لشکر کا سالار ہے یہ
کہین جنگجویون کا ہتھیار ہے یہ
دکھایا ہے نیچا دلیرون کو اسنے
بنایا ہے روباہ شیرون کو اسنے

اسی کی ہے اب چار سو حکمرانی
ہوے رام دیو ائے ماژندرانی[۲]
کیے اسنے زیر ارمنی[۱] اور یمانی
گئے زابلی[۳] بھول سب پہلوانی
ہوا اس کی طاقت سے تسخیر عالم
پڑے سامنے اسکے چرکس[۴] نہ دیلم[۵]

یہ لاکھون پہ ہے سیکڑون کو چڑھاتا
جہازون سے ہے زور توپون کو بھڑاتا
سوارون کو پیادون سے ہے زک دلاتا
حصارون کو ہے چٹکیون مین اڑاتا
ہوا کوئی حربون سے اسکے نہ سر بر
نہ ٹھہری زرہ[۶] اسکے آگے نہ بکتر

۱ ارمنی آرمینیا کے باشندے اور یمانی یمن کے باشندے ۱۲

۲ ولایت ماژندران دیلم اور گیلان کے مشرق مین ہے اس نواح کے اکثر باشندے اب روس کے ماتحت ہین جن کو فردوسی نے شاہنامہ مین ماژندران کے دیو کہا ہے مگر اب یورپ کے فنون جنگ نے اُن کو بھی مغلوب کر کے چھوڑا ہے ۱۲

۳ زمانہ قدیم مین زابل کے نام سے وہ ملک مشہور تھا جس کے مشرق مین کابل مغرب مین سیستان جنوب مین سندھ اور شمال مین کوہستان ہزارہ ہے۔ قندھار، غزنی، ہیمند، اور فراہ وغیرہ اسکے مشہور شہر تھے۔ کیانیون کے زمانہ مین یہ ملک رستم کے خاندان کی حکومت مین تھا۔ وہان کے باشندون کو زابلی اور زابلستانی کہتے ہین ۱۲

۴ چرکس سرکیشیا کے باشندون کو کہتے ہین ۱۲

۵ دیلم ایک پہاڑی ملک کا نام ہے جو ایران مین شامل تھا اور اب عملداری روس مین داخل ہے اس ملک کے باشندون کو بھی دیلمی کہتے ہین جنکے بال اکثر گھونگروالے ہوتے ہین ۱۲

۶ زرہ لوہے کی کڑیون کا کرتہ ۱۲

جنھوں نے بنایا اُسے اپنا یاور
ہر اک راہ میں اُسکو ٹھہرایا رہبر
یہ قول آجکل صادق آتا ہے اُن پر
کہ اک نوع ہے نوع انسان سے برتر
الگ سب سے کام اُنکے اور طور ہیں کچھ
اگر سب ہیں انسان تو وہ اور ہیں کچھ

بہت انکو معجز نما جانتے ہیں
بہت دیوتا اُن کو گردانتے ہیں
یہ جو ٹھیک ٹھیک اُنکو پہچانتے ہیں
وہ اتنا مقرر اُنھیں مانتے ہیں
کہ دنیا نے جو کی تھی اب تک کمائی
وہ سب جزو کل اُن کے حصہ میں آئی

کیا علم نے اُنکو ہر فن میں یکتا
نہ ہمسر رہا کوئی اُن کا نہ ہمتا
ہر اک چیز اُن کی ہر اک کام اُنکا
سمجھ بوجھ سے ہے زمانہ کی بالا
صنائع کو سب اُنکے تکتے ہیں ایسے
عجائب ہیں قدرت کے حیران ہوں جیسے

دیے علم نے کھول اُن پر خزانے
چھپے اور ظاہر نئے اور پرانے
بتائے اُنھیں غیب کے مال خانے
دکھائے فتوحات کے سب ٹھکانے
ہوا جیسے چھائی ہے سب بحر و بر پر
وہ یوں چھا گئے خاور و باختر پر

یہ سچ ہے کہ ہے اصل تعلیم دولت
رہی ہے سدا پشت حکمت حکومت
ہوئی سلطنت جنکی دنیا سے رخصت
نہ علم اُن میں باقی رہا اور نہ حکمت
نہ یونان محکوم ہو کر رہا کچھ
نہ ایران تاج اپنا کھو کر رہا کچھ

یہ اک خار کش صبر و ہمت میں کامل
یہ کہتا تھا محنت سے گھستا تھا جب دل
کہ جن سختیوں کا اُٹھانا ہے مشکل
وہی ہیں کچھ اک دل اُٹھانے کے قابل
حلال آدمی کو ہے کھانا نہ پینا
نہو ایک جب تک لہو اور پسینا

ہمت مردان

نہیں سہل گر صید کا ہاتھ آنا — تو لازم ہی گھوڑون کو سرپٹ بھگانا
نہ بیٹھو جو ہے بوجھ بھاری اُٹھانا — ذرا تیز ہانکو جو ہے دُور جانا
زمانہ اگر ہم سے زور آزما ہی — تو وقت اے عزیزو یہی زور کا ہی

کرو یاد اپنے بزرگون کی حالت — شدائد مین جو ہارتے تھے نہ ہمت
اُٹھاتے تھے برسون سفر کی مشقت — غریبی مین کرتے تھے کسب فضیلت
جہان کھوج پاتے تھے علم و ہنر کا — نکل گھر سے لیتے تھے رستہ اُدھر کا

عراقین[۱] و شامات[۲] و خوارزم[۳] و توران[۴] — جہان جنس تعلیم سنتے تھے ارزان
وہین اپنے سپر کرکے کوہ و بیابان — پہنچتے تھے طلاب افتان و خیزان
جہانتک عمل دین اسلام کا تھا — ہر اک رہ مین انکا تانتا بندھا تھا

۱؎ عراقین دونون عراق یعنی عراق عرب و عجم جو کہ ایران کا پہاڑی حصہ ہے اور جس کو بلاد الجبل بھی کہتے ہین ۱۲

۲؎ ملک شام کو اُسکے مختلف حصون کے لحاظ سے شامات بھی کہتے ہین جیسے گیلانات و شروانات گیلان و شروان کو کہتے ہین ۱۲

۳؎ خراسان کے شمال مین بحیرۂ خوارزم یعنی جھیل یورال تک جس کا دار الحکومت اس زمانے مین خیوا ہے۔ ابتدا سے مذہب اسلام سے سلطان محمود خوارزم شاہ تک (جسکا خاتمہ چنگیز خان نے کیا) بڑے بڑے جلیل القدر بادشاہ یہان حکمران رہے اور اب روس کے ماتحت ہے۔ کرکانج، جرجانیہ، خیوا، زمخشر اور ہزارہ سب اسکے بڑے شہر ہین ۱۲

۴؎ ملک توران زمانۂ سابق مین دریاے سندھ سے جھیل یورال تک مانا جاتا تھا اور یہ ایران کا مشرقی حصہ تھا اب اسکا کچھ رقبہ روسی عملداری مین شامل ہوگیا۔ ۱۲

نظامیہ[۱] نوریہ مستنصریہ
رواحیہ عزیہ اور قاہریہ
نفیسیہ ستیہ اور صاحبیہ
عزیزیہ زنجیہ اور ناصریہ

یہ کالج تھے مرکز سب آفاقیون کے
حجازی[۲] و کردی[۳] و قبچاقیون[۴] کے

بشر کو ہے لازم کہ ہمت نہ ہارے
جہانتک ہو کام آپ اپنے سنوارے
خدا کے سوا چھوڑ دے سب سہارے
کہ ہین عارضی زور کمزور سارے
اڑے وقت تم دائین بائین نہ جھانکو
سدا اپنی گاڑی کو گر آپ ہانکو

[۱] اس بند مین چند مدارس اسلامیہ کا نام لیا گیا ہے ۔ از انجملہ نظامیہ کے نام سے پانچ مدرسے ہرات نیشاپور، اصفہان، بصرہ، اور بغداد مین خواجہ نظام الملک طوسی وزیر الپ ارسلان سلجوقی کے بنوائے مشہور تھے۔ اور نوریہ نورالدین ارسلان شاہ صاحب موصل کا موصل مین ۔ مستنصریہ خلیفہ مستنصر باللہ عباسی کا بغداد مین۔ ستیہ یعنی مدرسہ ست الشام خاتون بنت ایوب خواہر صلاح الدین کا بنایا ہوا دمشق مین۔ صاحبیہ وزیر صفی الدین کا قاہرہ مین - رواحیہ - رواحہ کے پوتے زکی ابو القاسم ہبۃ اللہ کا دمشق مین ۔ ناصریہ ملک الناصر صلاح الدین کا مصر مین جاری تھے اور نفیسیہ، عزیزیہ - زنجیہ، عزیہ، قاہریہ وغیرہ جن کے بانیون کے نام معلوم نہین ہین بیت المقدس - موصل - بغداد - دمشق - اور اسکندریہ مین کھلے ہوئے تھے - ۱۲

[۲] حجازی حجاز کا رہنے والا حجاز عرب مین بحر احمر کے کنارے ایک پہاڑی سلسلہ ہے جو یمن سے شام تک شمالاً چلا گیا ہے چونکہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اسی سلسلہ مین ہے اس لیے اہل مکہ اور اہل مدینہ کو حجازی کہتے ہین ۱۲

[۳] کردی کرد سے منسوب ہے جو ایک ترکی قوم ہے اور سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس اسی قوم ترک کا بہت بڑا امیر گزرا ہے

[۴] قبچاقی قبچاق کا رہنے والا بحیرۂ کاسپین اور بحر اسود کے شمالی حصہ کو سابق مین دشت قبچاق کہتے تھے اور اسوقت یہ تاتاری مسلمانون کی آبادی تھی - اب یہ حصہ روس کی عملداری

بہت خوانِ[1] بے اشتہا تمنے کھائے
بہت بوجھ بندھو بندھو کے تمنے اُٹھائے
بہت آس پر ساز کی راگ گائے
بہت عارضی تمنے جلوے دکھائے
بس اب اپنی گردن پہ رکھو جوا[2] تم
کرو حاجتیں آپ اپنی روا تم

تمھیں اپنی مشکل کو آسان کروگے
تمھیں درد کا اپنے درمان کروگے
تمھیں اپنی منزل کا سامان کروگے
کروگے تمھیں کچھ اگر یان کروگے
چھپا دست ہمت مین زورِ قضا ہی
مثل ہی کہ ہمت کا حامی خدا ہی

سراسر ہو گو سلطنت فیض گستر
رعیت کی خود تربیت مین ہو یاور
مگر کوئی حالت نہین اس سے بدتر
کہ ہر بوجھ ہو قوم کا سلطنت پر
ہو اس طرح ہاتھوں مین اُسکے رعیت
کہ قبضہ مین غسّال[3] کے جیسے میّت

وہی گر تجارت کے اُسکو سجھائے
وہی صنعت اور حرفت اُسکو بتائے
وہی کشتکاری کے آئین سکھائے
وہی اُسکو لکھوائے وہ ہی پڑھائے
ملا جس رعیت کو ایسا سہارا
کیا آدمیت نے اُس سے کنارا

[1] اس بند مین بے اشتہا خوان کھانے اور بندھو بندھ کے بوجھ اُٹھانے اور ساز کے سہارے پر راگ گانے اور عارضی جلوے دکھانے سے یہ مراد ہے کہ ابتک جسقدر انگریزی تعلیم تمنے حاصل کی ہے گورنمنٹ کی ترغیب سے کی ہے اپنی تعلیم کا آپ فکر نہین کیا - ۱۲

[2] جوا - (۱) قمار - (۲) وہ لکڑی جو گاڑی کے بیلون کی گردن پر رکھی جاتی ہے ۱۲

[3] مُردے کو غسل دینے والا - ۱۲

یہی سلطنت کی ہے کافی اعانت
نفوس اور اموال کی ہو حفاظت
کہ ہو ملک مین امن اُسکی بدولت
حکومت مین ہو اعتدال اور عدالت
نہ تو رعیت پہ بیجا ہو کوئی
نہ قانون چھٹ کار فرما ہو کوئی

جہان ہو یہ اندازِ فرمانروائی
کہ ہر کام مین آسرا ڈھونڈھے پرائی
رعیت کی ہے وان نپٹ بیحیائی
کرے آپ اپنی نہ مشکل کشائی
کھڑا ہو سہارے اکاڑ دار کے گھر
ہٹی وہ جہان آرہے یہ زمین پر

گیا اب وہ دلتگیون کا زمانہ
برہمن کا سنے اگر شدر بانا
کہ اپنون کا حصہ تھا پڑھنا پڑھانا
تو اُسپر نہین کوئی اب تازیانا
ہوئے ہر طرف سب نشیب و فراز اب
سفید و سیہ مین نہین امتیاز اب

بس اب وقت کا حکم ناطق[۱] یہی ہے
یہی آج کل اصل فرماندہی ہے
کہ جو کچھ ہے دنیا مین تعلیم ہی ہے
اسی مین چھپا سرِ شاہنشہی ہے
ملی ہے یہ طاقت اسی کیمیا کو
کہ کرتی ہے یہ ایک شاہ و گدا کو

سکھاتی ہے محکوم کو یہ اطاعت
دلون سے مٹاتی ہے نقشِ عداوت
سجھاتی ہے حاکم کو راہِ عدالت
جہان سے اُٹھاتی ہے رسمِ بغاوت
یہی ہے رعیت کو حقدار کرتی
یہی ہے کہ و مہ کو ہموار کرتی

سُنی ہے غریبون کی فریاد اسی نے
رپبلک[۲] کی ڈالی ہے بنیاد اسی نے
کیا ہے غلامی کو برباد اسی نے
بنایا ہے پبلک[۳] کو آزاد اسی نے
مقید بھی کرتی ہے یہ اور رہا بھی
بناتی ہے آزاد بھی باوفا بھی

۱؎ [illegible]

۲؎ رپبلک جمہوری رعایا - انگریزی لفظ ہے ۱۱

تجارت نے رونق ہی یہ اس سے پائی
کہ ہیچ اُسکے آگے ہے فرمانروائی
فلاحت کی یہ منزلت ہے بڑھائی۔
کہ فلاح کرتے ہین معجز نمائی
ترقی یہ صنعت کو دی ہے بلا کی
کہ ہوتی ہے معلوم قدرت خدا کی

یہ نااتفاقی ہے قومون سے کھوتی
یہ قومی محبت کا ہے بیج بوتی
یہ آپس کے کینے دلون سے ہے دھوتی
یہ دانے ہے سب ایک لڑ مین پروتی
یہ نقطون پہ خط کیطرح ہو گذرتی
کہ دورون دلون کو ہے یہ ایک کرتی

جہان یہ نہین وان نہ قوم اور ملت
نہ ملکی حمایت نہ قومی حمیّت
جُدا سب کے رنج اور جُدا سبکی راحت
الگ سبکی ذلت الگ سبکی عزّت
خبر وان نہین یہ کہ ہے قوم شے کیا
چھپا ہے حق اِس تعلق مین ہے کیا

جنھون نے کہ تعلیم کی قدر و قیمت
نہ جانی مسلّط ہوئی اُنپہ ذلت
ملوک اور سلاطین نے کھوئی حکومت
گھرانون پہ چھائی امیرون کی نکبت
رہے خاندانی نہ عزت کے قابل
ہوے سارے دعوے شرافت کے باطل

نہ چلتے ہین وان کام کاریگرون کے
نہ برکت ہے پیشہ مین پیشہ ورون کے
بگڑنے لگے کھیل سوداگرون کے
ہوے بند دروازے اکثر گھرون کے
کماتے تھے دولت جو دن رات بیٹھے
وہ ہین اب دھرے ہاتھ پر ہات بیٹھے

ہنر اور فن وان ہین سب گھٹتے جاتے
ہنرمند ہین روز و شب گھٹتے جاتے
ادیبون کے فضل و ادب گھٹتے جاتے
طبیب اور اُنکے مطب گھٹتے جاتے
ہوے پست سب فلسفی اور مناظر
نہ ناظم ہین سرسبز اُن کے نہ ناثر

اگر اک پہننے کو ٹوپی بنائین
تو کپڑا وہ اک اور دنیا سے لائین
جو سینے کو وہ ایک سوئی منگائین
تو مشرق سے مغرب مین لینے کو جائین
ہر اک شی مین غیرونکے محتاج ہین وہ
مکینکس کی رو مین تاراج ہین وہ

نہ پاس انکے چادر نہ بستر ہے گھر کا
نہ برتن ہین گھر کے نہ زیور ہی گھر کا
نہ چاقو نہ قینچی نہ نشتر ہی گھر کا
صراحی ہے گھر کی نہ ساغر ہی گھر کا
کنول مجلسو نمین قلم دفترون مین
اثاثہ ہی سب عاریت کا گھرون مین

جو مغرب سے آئے نہ مالِ تجارت
تو مر جائین بھوکے وہان اہلِ حرفت
ہو تجار پر بند راہِ معیشت
دکانو نمین ڈھونڈھی نہ پائی بضاعت
پرائے سہارے ہین بیوپاری ان سب
طفیلی ہین سیٹھہ اور تجار وان سب

یہ ہین ترک تعلیم کی سب سزائین
وہ کاش اب بھی غفلت سی باز آئین
مبادا رہِ عافیت پھر نہ پائین
کہ ہین بے پناہ آنیوالی بلائین
ہوا بڑھتی جاتی ہے سرِ رہگذر ہی
چراغون کو فانوس بن اب خطر ہی

لیے فردِ بخشیِ دوران کھڑا ہے
ہر اک فوج کا جائزہ لے رہا ہی
جنھین ماہر اور کارگر دیکھتا ہے
اُنھین بخشتا تیغ و طبل و لوا ہی
یہ ہین بے ہنر یکقلم چھٹتے جاتے
رسالو سے نام اُنکے ہین کٹتے جاتے

بس اب علم و فن کے وہ پھیلاؤ ساماں
کہ نسلین تمھاری بنین جنسے انسان
غریبون کو راہِ ترقی ہو آسان
امیرون مین ہو نورِ تعلیم تابان
کوئی اُنمین دُنیا کی عزت کو تھامے
کوئی کشتیِ دین و ملت کو تھامے

باکمالون کی قدر افزائی

بنی قوم کھانے کمانے کے قابل
زمانے مین ہو منھ دکھانے کے قابل
تمدن کی مجلس مین آنے کے قابل
خطاب آدمیت کا پانے کے قابل
سمجھنے لگین اپنے سب نیک و بد وہ
لگین کرنے آپ اپنی امداد وہ

کرو قدر اُن کی ہنر جن مین پاؤ
ترقی کی اور اُن کو رغبت دلاؤ
دل اور حوصلے اُنکے ملکر بڑھاؤ
ستون اس کھنڈر گھر کا ایسے بناؤ
کوئی قوم کی جنسے خدمت بن آئے
بٹھائین اُنھین سر پہ اپنے پرائے

کروگے اگر ایسے لوگونکی عزت
تو پاؤگے اپنے مین تم اک جماعت
بڑھائیگی جو قوم کی شان و شوکت
گھرانو مین پھیلائے گی خیر و برکت
مدد جسقدر تم سے وہ آج لے گی
عوض تمکو کل اسکا دہ چند دیگی

ترقی کے یونان کی اسباب کیا تھے
ہنر پہ جہان پیر و برنا فدا تھے
تمدن کے میدانمین زور آزما تھے
وطن کی محبت مین یکسر فنا تھے
مقاصد بڑے اور ارادے تھے عالی
نہ تھا اس سے چھوٹا بڑا کوئی خالی

سبب کچھ نہ تھا اسکا جز قدردانی
کہ ہوتے تھے جو علم و حکمت کے بانی
ترقی مین کرتے تھے جو جانفشانی
حیات اونکو ملتی تھی وہان جاودانی
وطن جیتے جی اُنپہ قربان تھا سارا
پس از مرگ پُجتے تھے وہ آشکارا

لہ قدیم یونانیون مین یہ دستور تھا کہ جو شخص اہل کمال سے مرجاتا تھا تو باشندگان یونان اُس کا بت بناکر عام گزرگاہون پر نصب کرتے تھے اور اُس کو مثل دیوتا کے قرار دیکر اُس کی پرستش کیا کرتے تھے اس حوصلہ افزائی سے قوم مین بڑے بڑے علما و حکما پیدا ہوگئے تھے جن کے اسٹیچو (مجسمے) اب بھی یونان کے بعض بعض مقامات مین نظر آتے ہین۔

اسی گر نے تھا جوش سب کو دلایا کہ تھا اک جزیرہ نے رتبہ یہ پایا
اِسی شوق نے تھا دلونکو بڑھایا اسی نے تھا یونان کو یونان بنایا
اس اُمید پر کوششین تھین یہ ساری کہ ہو قوم کے دلمین عظمت ہماری

جنھین ملک مین اپنی رکھنی ہو وقعت جنھین سلطنت کی ہو مطلوب قربت
جنھین تھامنی ہو گھرانے کی عزت جنھین دین کی ہو نہ منظور ذلت
جنھین نسل و اولاد ہو اپنی پیاری اُنھین فرض ہی قوم کی غمگساری

بہت دل ہین نرم ان دونون ہوتے جاتے کہ حالت پہ ہین قوم کی اُمڈے آتے
تنزل پہ ہین اُسکے آنسو بہاتے نہین آپ کچھ کرکے لیکن دکھاتے
خبر بھی ہو دل اُنکے جلتے ہین کیسے وہ ہین آپ ہی ہاتھ ملتے ہین جیسے

رئیسون کی جاگیردارونکی دولت فقیہونکی دانشورون کی فضیلت
بزرگون کی اور واعظونکی نصیحت ادیبون کی اور شاعرون کی فصاحت
بچے تب کچھ آنکھو نہین اہل وطن کی جو کام آئے بہبود مین انجمن کی

جماعت کی عزت مین ہی سبکی عزت جماعت کی ذلت مین ہی سبکی ذلت
یہی ہی نہ ہرگز رہیگی سلامت نہ شخصی بزرگی نہ شخصی حکومت
وہی شاخ پھولیگی یہان اور پھلیگی ہری ہو گی جڑ اس گلستان مین جسکی

ذخیرہ ہے جب چیونٹا کوئی پاتا تو بھاگا جماعت مین ہے اپنی آتا
اُنھین ساتھ لے لیکے ہی یہانسے جاتا فتوح اپنی ایک ایک کو ہی دکھاتا
سدا اُنکے ہین اس طرح کام چلتے کمائی سے ایک اک کی لاکھون ہین پلتے

جب ایک چیونٹا جسمین دانش نہ حکمت
معیشت سے ایک اک کو بخشے فراغت
بنی نوع کی اپنی برلائے حاجت
کرے اُنپہ وقف اپنی ساری غنیمت
تو اس سے زیادہ ہی بے غیرتی کیا
کہ ہو آدمی کو نہ پاس آدمی کا

غضب ہی کہ جو نوع ہو سب سی برتر
فرشتون سے جو سمجھے اپنے کو بڑھکر
گنے آپ کو جو کہ عالم کا سرور
خدا کا ہے نائب جو کہ دنیا مین مظہر
نہو مردمی کا نشان اُسمین اتنا
مسلم ہے مٹی کے کیڑون مین جتنا

الٰہی بحقِ رسولِ تہامی[۱]
جسے دُور و نزدیک تھی سب گرامی
ہر ایک فرد انسان کا تھا جو کہ حامی
برابر تھے مکی[۲] و زنگی و شامی
شریرون کو ساتھ اپنے جسنے نباہا
بُرون کا ہمیشہ بھلا جسنے چاہا

طفیل اُسکا اور اُسکی عترت[۳] کا یارب
اک ابر اُسپہ بھیج اپنی رحمت کا یارب
پکڑ ہاتھ جلد اُسکی امت کا یارب
غبار اُس سے دھو دے تو ذلت کا یارب
کہ ملت کو ہی ننگ ہستی سے اُسکی
ہوا پست اسلام پستی سے اُسکی

۱ تہامی تہامہ کا رہنے والا - تہامہ ملک حجاز کے مشرقی حصہ کو جو بحر احمر کے کنارے مین سی ینبع النخل تک چلا گیا ہے کہتے ہین جسکے مشہور مقامات، خمیر، ابو عریش، حدہ، خلیص، بدر، حنین، ینبوع وغیرہ ہین - چونکہ مدینۂ منورہ بھی سرزمین تہامہ مین شامل ہی اسلیے آنحضرت صلعم کو تہامی کہتے ہین - ۱۲

۲ مکی مکہ کا، زنگی زنگبار کا - شامی شام کا رہنے والا - ۱۲

۳ عترت یعنی اولاد - ۱۲

بچا اُن کو اُس تنگنائے[1] بلا سے
نہ اُمید یاری[3] ہو یار آشنا سے
کہ رستہ ہو گم رہبر و رہنما[2] سے
نہ چشمِ اعانت ہو دست و عصا سے
چپ و راس چھائی ہوئی ظلمتین ہون
دلو نہین امیدونکی جا حسرتین ہون

انھین کل کی فکر آج کرنی سکھا دے
کمینگاہِ[4] بازیِ دوران دکھا دے
ذرا انکی آنکھون سے پردہ اُٹھا دے
جو ہونا ہے کل آج اُنکو سجھا دے
چھتین پاٹ لین تا کہ باران سی پہلے
سفینہ[5] بنا رکھین طوفان[6] سے پہلے

تمّت

۱ تنگنائے - تنگی - وہ گلی جو تنگ ہو - تنگ جگہ - درہ پہاڑ کا ۱۲

۲ رہرو سے مراد عام مسلمان اور رہنما حضرات علمائے کرام ۱۲

۳ یاری - مددگاری کرنا - مدد کرنا ۱۲

۴ کمینگاہ - گھات کی جگہ جہان دشمن کی تاک مین بیٹھین ۱۲

۵ سفینہ - کشتی - ناؤ ۱۲

۶ طوفان - آب کثیر - پانی کی رو جو مکانونکو گرا دیوے اور انسان و حیوان کو بہا لیجاوے - آندھی جو بہت تیز ہو ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض حال۔ بجناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات

ای خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہی
اُمت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہی

جو دین بڑی شان سی نکلا تھا وطن سے
پردیس مین وہ آج غریب الغربا ہی

جس دین کے مدعو تھے کبھی سیزر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقرا ہی

وہ دین ہوئی بزم جہان جس سے چراغان
اب اوسکی مجالس مین نہ بتی نہ دیا ہی

جو دین کہ تھا شرک سی عالم کا نگہبان
اب اوسکا نگہبان اگر ہے تو خدا ہی

جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اُس دین مین خود تفرقہ اب آکے پڑا ہی

جس دین نے تھے غیرونکے دل آکے ملائے
اُس دین مین خود بھائی سی اب بھائی جدا ہی

جو دین کہ ہمدرد بنی نوع بشر تھا
اب جنگ و جدل چار طرف اوسمین بپا ہی

جس دین کا تھا فقر بھی اکسیر غنا بھی
اُس دین مین اب فقر ہی باقی نہ غنا ہی

جو دین کہ گودون مین پلا تھا حکما کی
وہ عُرضۂ تیغ جہلا و سفہا ہی
سپر ۱۲

جس دین کی حجت سی سب ادیان تھے مغلوب
اب معترض اوس دین پہ ہر ہرزہ درا ہی
بیہودہ گو ۱۲

ہی دین ترا اب بھی وہی چشمۂ صافی
دینداروں مین پر آب ہے باقی نہ صفا ہی

عالم ہی سو بیعقل ہی جاہل ہی سو وحشی
منعم ہے سو مغرور ہے مفلس سو گدا ہی

یان راگ ہی دن رات تو وان رنگ شب و روز
یہ مجلس اعیان ہے وہ بزم شرفا ہی

چھوٹون مین اطاعت ہے نہ شفقت ہی بڑون مین
پیارون مین محبت ہی نہ یارون مین وفا ہی

دولت ہی نہ عزت نہ فضیلت نہ ہنر ہی
اک دین ہی باقی سو وہ بے برگ و نوا ہی

ہی دین کی دولت سے بہا علم سی رونق
بے دولت و علم اسمین رونق نہ بہا ہے

شاہد ہے اگر دین تو علم اسکا ہی زیور (رونق و زیبایش ۱۲)
زیور ہے اگر علم تو مال اوسکی جلا ہی

جس قوم مین اور دین ہین ہو علم نہ دولت (خوبصورت ۱۲)
اوس قوم کی اور دین کی پانی پہ بنا ہی

گو قوم مین تیری نہین اب کوئی بڑائی
پر نام تری قوم کا یان اب بھی بڑا ہی

ڈر ہی کہین یہ نام بھی مٹجائے نہ آخر
مدت سے اسے دور زمان میٹ رہا ہی

جس قصر کا تھا سر بفلک گنبد اقبال
ادبار کی اب گونج رہی اوسمین صدا ہی

بیڑا تھا نہ جو باد مخالف سے خبردار
جو چلتی ہی اب چلتی خلاف اوسکی ہوا ہی

وہ روشنی بام و در کشور اسلام
یاد آج تلک جسکی زمانے کو ضیا ہی (روشنی ۱۲)

روشن نظر آتا نہین وان کوئی چراغ آج
بجھنے کو ہی اب گر کوئی بجھنے سی بچا ہی

عشرتکدے آباد تھے جس قوم کے ہر سو
اُس قوم کا اک ایک گھر اب بزم عزا ہی (مصیبت ۱۲)

چاؤش تھے للکارتے جن رہگذرون مین (نقیب ۱۲)
دن رات بلند اونمین فقیرونکی صدا ہی

وہ قوم کہ آفاق مین جو سر بفلک تھی
وہ یاد مین اسلاف کی اب رو بقفا ہی

جو قوم کہ مالک تھی علوم اور حکم کی
اب علم کا وان نام نہ حکمت کا پتا ہی

کھوج اُنکے کمالات کا لگتا ہی اب اتنا
گم دشت مین اک قافلہ بے طبل و درا ہے (گھڑیال ۱۲)

بگڑی ہی کچھ ایسی کہ بنائے نہین بنتی (قضا)
ہی اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکم خدا ہی

تھی آس تو تھا خوف بھی ہمراہ رجا کے (امید ۱۲)
اب خوف ہو مدت سی دلونمین نہ رجا ہی

جو کچھ ہین وہ سب اپنی ہی ہاتھونکی ہین کرتوت
شکوہ ہی زمانے کا نہ قسمت کا گلا ہی

دیکھی ہین یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ برے کام کا انجام برا ہی

کی زیب بدن سب نے ہی پوشاک کتانی
اور برف مین ڈوبی ہوئی کشور کی ہوا ہی

درکار ہی یان معرکہ مین جوشن و خفتان
اور دوش پہ یا روکج وہی کہنہ ردا ہی

دریا ہی پر آشوب ہی اک راہ مین حائل
اور بیٹھ کے گھوڑناؤ پہ یان قصد شنا ہی

ملتی نہین اک بوند بھی پانی کی جہان مفت
وان قافلہ سب گھر سی تہیدست چلا ہی

یان نکلی ہین سودے کو درم لیکے پرانے
اور سکۂ رواں شہر ہین مدت سی نیا ہی

فریاد ہی اے کشتی امت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہی

اے چشمۂ رحمت بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي
دنیا پہ ترا لطف سدا عام رہا ہی

جس قوم نے گھر اور وطن تجھسے چھڑایا
جب تو نے کیا نیک سلوک اُنسے کیا ہی

صدمہ دُرِ دندان کو تری جنسے کہ پہونچا
کی اُنکے لیے تو نے بھلائی کی دعا ہی

کی تو نے خطا عفو ہی اُن کینہ کشون کی
کھانے مین جنھون نے کہ تجھے زہر دیا ہی

سو بار ترا دیکھ کے عفو اور ترحم
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہی

جو بے ادبی کرتے تھے اشعار مین تیری
منقول انہین مین سے تری پھر مدح وثنا ہی

برتاؤ ترے جبکہ یہ اعدا سے ہین اپنے
اعدا سے غلامون کو کچھ امید سوا ہی

کر حق سے دعا امت مرحوم کے حق مین
خطرون مین بہت جسکا جہاز آکے گھرا ہی

امت مین تری نیک بھی ہین بد بھی ہین لیکن
دلدادہ ترا ایک سی ایک انمین سوا ہی

ایمان جسے کہتے ہین عقیدہ مین ہمارے
وہ تیری محبت تری عترت کی ولا ہی

ہر چپقلش دہر مخالف مین ترا نام
ہتھیار جوانونکا ہی پیرونکا عصا ہی

جو خاک ترے در پہ ہی جاروب سے اڑتی
وہ خاک ہمارے لیے دارو ہی شفا ہی

جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرف
جس ملک نے پائی تری ہجرت سے سعادت
کل دیکھیے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا
ہم نیک ہین یا بد ہین پھر آخر ہین تمھارے
گر بد ہین تو حق اپنا ہی کچھ اوس نہ یادہ
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہین کوئی
خود جاہ کے طالب ہین نہ عزت کے ہین خواہان
گر دین کو جوکھون نہین ذلت سے ہماری
عزت کی بہت دیکھ لین دنیا مین بہارین
ہان حالیِ گستاخ نہ بڑھ حد ادب سے

اب تک وہی قبلہ تری امت کا رہا ہی
کعبے سے کشش اوسکی ہر اک دل مین سوا ہی
اب تک تو تری نام پہ اک ایک فدا ہی
نسبت بہت اچھی ہی اگر حال بُرا ہی
اخبار مین اَلْطاِلحُوْنَ لِیْ ہمنے سنا ہی
ہان ایک دعا تیری کہ مقبول خدا ہی
پر فکر ترے دین کی عزت کی سدا ہی
امت تری ہر حال مین راضی برضا ہی
اب دیکھ لین یہ بھی کہ جو ذلت مین مزا ہی
باتون سے ٹپکتا تری اب صاف گلا ہی

ہے یہ بھی خبر تجھکو کہ ہی کون مخاطب
یان جنبشِ لب خارج از آہنگ خطا ہی

تمت

خاتمۃ الطبع بفضل الٰہی سے کتاب مقبول انام مسمّٰی بہ مدوجزر اسلام معروف بہ مسدس حالی مع عرض حال مؤلفہ جناب مولوی الطاف حسین صاحب تخلص حالی دام ظلہ العالی باہتمام ابوالحسنات قطب الدین احمد غفرلہ اللہ الصمد پروپرائٹر بار اول ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۲۸ھ مطابق مئی سنہ ۱۹۱۰ع مطبع نامی لکھنؤ مین طبع ہوئی۔

اشتہارات

منصور خورشید جمال - یہ ناول سوختہ دلون کی آتش شوق بھڑکانے کے واسطے اچھا خاصہ آلہ اور ریرشتہ جگرون کو جلا جلا کے مارنے کے واسطے ہیڈ معب آتش کا پرکالہ ہے قیمت فی جلد ۴ر

رشید و زہرہ - یہ نہایت دلچسپ ناول ہے قیمت فی جلد ۴ر

سعید و زکیہ - اس ناول مین مؤلف نے یہ لطف دکھایا ہے کہ پورا پورا قصہ ہیرو کی زبان سے بیان کیا ہے اور اس مثل کو اپنی بیتی آپ خوب کہی جاتی ہے سچ کر دکھایا ہے قیمت فی جلد ۴ر

سلیم و مہرالنساء - اس ناول مین تاریخی اصول سے شاہنشاہ نورالدین سلیم مخاطب بہ جہانگیر شاہ اور بانو مہرالنساء ملقب بہ نواب نورجہان بیگم کی مواصلت اور آپس کی محبت کا فوٹو اوتارا گیا ہے قیمت فی جلد ۴ر

خورشید بہو - یہ ناول اخلاقی ناولون مین اعلیٰ درجہ کا ناول ہے زبان صاف اصطلاحات صحیح مضمون پاکیزہ عبرت انگیز درد آمیز شریف مرد عورت بیاہی کنواری دونون کی اصلاح اخلاق کے واسطے مفید ساری کتاب مین کوئی لفظ فحش یا غیر مانوس نہین قیمت فی جلد ۴ر

جفاے حسن - اس ناول مین ایک شریف خاندان کے مدوجزر کو عبرتناک الفاظ مین لکھا ہے قیمت فی جلد ۴ر

رہبر - اس ناول مین جناب ڈاکٹر سید احمد حسن صاحب نے ایک سچے بہادر باوفا عاشق اور معشوق کا نہایت تہذیب سے فوٹو دکھایا ہے رزم - بزم - کسیکو ہاتھ سے جانے نہین دیا جو باتین ناول مین ضروری ہین وہ سب اسمین موجود ہین زبان اچھی قصہ عمدہ نتیجہ بہتر قیمت فی جلد ۱۲ر

دلبر - اس ناول مین جناب عبدالشکور صاحب فرحت گورنمنٹ آف انڈیا پی ڈبلیو ڈی نے اُن حالات کا فوٹو اوتارا ہے جو وقت تعلیم نسوان نوجوان معلمون کے سبب سے پیدا ہو کے بقیۃ العمر لڑکیون سے خون تھکواتے اور اونکے والدین سے دانتون سے بوٹیان چبواتے ہین قیمت فی جلد ۶ر

عصمت - اس ناول کو مسٹر حاجی علیم الدین صاحب نے مسٹر جان لینگ صاحب کے مشہور ناول بائی فرینڈس وائف سے ترجمہ کیا ہے قیمت فی جلد ۸ر

خواب عبرت - یہ ناول اسم بامسمے بڑی عبرت کا قصہ ہے پڑھنا تو درکنار نام لیے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین قیمت فی جلد ۲ر

مشرق نیرین - دنیا مین بہت سے قصے چھپے اور کم و بیش ناظرین کو مطبوع بھی ہوے مگر یہ عاشقانہ ناول بلحاظ عبارت و نجالت قصہ اچھون مین اچھا نہین تو برا بھی نہین قیمت فی جلد ۲ر

نصائح دلپذیر - اس ناول مین روح اور دل اور دانش کا قصہ نہایت دلچسپ ہے قیمت فی جلد ۱ر

اشتہارات

دیوان خواجہ حافظ علیہ الرحمہ - مع حواشی جدید دحل لغات واصطلاحات ومستقل رسالہ اصطلاحات صوفیہ بازدیاد غزلیات ورباعیات وقطعات وقصائد ومسدس مع افراد واشعار تقریباً ۱۲۰۳ کاغذ سفید گندہ قیمت فی جلد ۱۲/

سرور سلطانی ترجمۂ شمشیر خانی مؤلفۂ مرزا رجب علی بیگ مرحوم متخلص سرور قیمت فی جلد ۸/

فتوحات بہنسا - یہ کتاب سراپا ثواب ہے کسی قصہ کہانی کی کتاب یا دل کا گڑھا ہوا ناول نہین ہے اس کتاب کو کامل تحقیق اور تدقیق سے مولانا محمد بن محمد المعز علیہ الرحمۃ نے عربی زبان مین تالیف فرمایا تھا جسے مطبع نامی لکھنؤ نے برادران ہند کے واسطے اردو زبان مین ترجمہ کرا کے مع ازدیاد فوائد فتوحات بہنسا کے نام سے طبع کر دیا ہے قیمت فی جلد عا/

فتوحات اسلام - یہ متبرک مجموعہ اسم بامسمے اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے جسقدر غزوات اور فتوح ابتدائے زمان رسالت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تا زمان وفات خلیفۂ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوئے ہین اس کتاب مین درج ہین قیمت فی جلد عہ/

گلدستۂ یوسفی - یعنے مجمع الاشعار - اس کتاب مین خواجہ محمد یوسف صاحب یوسف نے بڑی کوشش اور جانکاہی سے اکثر نامی اور لائق شعرا کی غزلین انتخاب کر کے ردیف وار لکھی ہین قیمت فی جلد ۹/

گلزار خلیل - یعنے دیوان میر دوست علی مرحوم تخلص خلیل یہ وہ کلام فصاحت التیام ہے جسکا جوئندہ ایک زمانہ ہے بلا تامل آتش مرحوم کے تلامذہ مین یہ شخص بھی یگانہ ہے قیمت فی جلد ۱۲/

نظم دل افروز - یعنے دیوان منشی امیر اللہ تسلیم آپ حضرت مین سے بہت کم وہ ہونگے جو جناب منشی امیر اللہ صاحب تسلیم اور انکی خداداد عالی مائگی اور فصاحت وبلاغت سے واقف نہون قیمت فی جلد ۱۲/

اخبار الاخیار فی اخبار الاخیار اس کتاب نایاب مین حالات وکرامات وولادت ووفات اولیائے کرام حضرات صوفیۂ عظام کا بیان ہے قیمت فی جلد ۸/

جنگ نامۂ محمد حنیف - اس کتاب مین وہ حالات ہین جو بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے محمد حنیف نے یزید پلید کا قلع قمع کیا ہے قیمت فی جلد ۴/

نوٹ - محصول ڈاک کے واسطے تخمیناً ۲/ فی روپیہ ہمراہ قیمت کتب ائدہ مرحمت فرمائیے -

التماس - یہ جملہ کتب قیمت وصول ہونے سے یا بذریعۂ ویلیو پی ایبل ارسال ہوسکتی ہین -

المشتہر

قطب الدین احمد پروپرائٹر نامی پریس لکھنؤ ماہ مئی ۱۹۱۰ء